U822 . Date 12-2-10

Title - KASHAFUL HAAJAT.

Creator - Sana Ullah Qazi.

Publisher - Matba Munshi Nawal Kishore (Kanpur)

Date - 1874.

Pages - 95.

Subjects - Islam - Fiqaa ; Islam - Masail ;
Islam - Ibadaat.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ الطاہرین وازواجہ المطہرات امہات المومنین وخلفاء الراشدین المہدیین وسائر الصحابۃ ائمۃ الدین کلہم اجمعین بعد حمد و صلوۃ کی فقیر عصیان آگین محمد نور الدین ولد محمد اشرف عفر اللہ لہ ولوالدیہ متوطن اصل عرف چاٹگام کا حضرات دین کی خدمتوں مین عرض کرتا ہی کہ یہہ ہمیچمدان بقصد تحصیل علم سے اوّل عمر مین حسب تقدیر ملک ہندوستان مین گیا تہا پہر ایک مدت طویل کی بعد طرف وطن مالوف بانی کی رجوع کرتی وقت سنہ ۱۲۶۲ ہجری قدسی مین جب دار الامارہ کلکتہ کی اندر بعض احباب وطنی کی فرمایش کی کہ رسالہ معتبرہ مالابد منہ تصنیف عالم حقانی مقبول حضرت سبحانی جامع علوم معقول و منقول قدوۃ العلما زبدۃ الفقہا مفسر کلام اللہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ کا اردو زبان مین ترجمہ کری تا عوام کو نفع عام پہنچی پس اس عاجز گنہگار کی نسخہ مشتہر کرنا وسیلہ نجات کا سمجہہ کر ارشاد احباب مخلص کا بجا لایا اور جو مقام وقت طلب تہا اوسکو خوب سا کر دیا اور فوائد لابدی بہی جابجا لکہہ دئی کیونکہ غرض ترجمہ کرنی سے سمجہنا عوام کا ہی نہ خواص نام اس ترجمی کا کشف الحاجت رکہا اب معلوم کرنا چاہئی کہ رسالہ مذکورہ کو کتاب

ایک خاتمے پر مشتمل ہی اول کتاب الایمان اس مین ایک فصل ہی نماز کی اہتمام کی بیان مین
دوم کتاب الطہارۃ اس مین دس فصلین ہین فصل پہلی وضو کی بیان مین فصل دوسری
وضو توڑنیوالی چیزون کی بیان مین فصل تیسری غسل کی بیان مین فصل چوتھی غسل واجب کرنیوالے
چیزون کی بیان مین فصل پانچوین نجاسات کی بیان مین فصل چھٹی نجاست حکمی سی طہارت کرنی
کی بیان مین فصل ساتوین نجاست حقیقی سی طہارت کرنی کی بیان مین فصل آٹھوین پانی جاری
اور پانی کثیر کی بیان مین فصل نوین کوئین کی بیان مین فصل دسوین تیمم کی بیان مین سوم
کتاب الصلوۃ اس مین پندرہ فصلین ہین فصل پہلی نماز کی وقتون کی بیان مین فصل دوسری
نماز کی شرطون کی بیان مین فصل تیسری نماز کی ارکان کی بیان مین فصل چوتھی نماز کی واجبات
کی بیان مین فصل پانچوین سجدہ سہو اور جماعت اور امامت کی بیان مین فصل چھٹی سنت کی طریق
پر نماز پڑہنی کی بیان مین فصل ساتوین نماز مین حدث ہونی کی بیان مین فصل آٹھوین فوتیہ
نماز کی قضا پڑہنی کی بیان مین فصل نوین نماز کی مفسدات اور مکروہات کی بیان مین فصل دسوین
بیمار کی نماز پڑہنی کی بیان مین فصل گیارہوین مسافر کی نماز کی بیان مین فصل بارہوین
جمعہ کی نماز کی بیان مین فصل تیرہوین واجب نمازون کی بیان مین فصل چودہوین نفلون کی
بیان مین فصل پندرہوین سجدۂ تلاوت کی بیان مین چہارم کتاب الجنائز اس مین تین
فصلین ہین پہلی فصل شہید کی بیان مین دوسری فصل ماتم کی بیان مین تیسری فصل
زیارت قبور کی بیان مین پنجم کتاب الزکوۃ اسمین تین فصلین ہین پہلی فصل زکوۃ کی مصرف
کی بیان مین دوسری فصل صدقۂ فطر کی بیان مین تیسری فصل صدقۂ نفل کی بیان مین
ششم کتاب الصوم اس مین تین فصلین ہین پہلی فصل قضا اور کفارہ واجب کرنیوالی چیزون
کی بیان مین دوسری فصل نفل روزون کی بیان مین فصل تیسری اعتکاف کی بیان مین
ہفتم کتاب الحج ہشتم کتاب التقوی اس مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل کہانی کی
چیزون کی بیان مین دوسری فصل لباس وغیرہ کی بیان مین تیسری فصل وطی [illegible]
بیان مین چوتھی فصل کسب و تجارت کی بیان مین پانچوین فصل متفرقات اور آداب معاشرت
اور حقوق الناس کی بیان مین نہم کتاب الاحسان والتقرب خاتمہ کلمات کفر

کتا **کتاب الایمان** بسم الله الرحمن الرحیم بہذا المرام والله ولی التوفیق بیان مین کی بیان مین اور بدعت
ایمان کی بیان مین **حمد اور تعریف** خاص اس خدا کی لیی ہی کہ آپ اپنی پاک ذات کی ساتھہ موجود
ہی اور تمام چیزین اُسکی پیدا کرنی کی سبب سی موجود اور وجود اور بقا مین اُسکی محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج
نہین اور وہ اکیلا ہی ذات اور صفات مین اور کاروبار مین بہی اور کسی شخص کو اُسکی ساتھہ کسی کام مین
ساجھا نہین اور نہ وجود اُسکا مانند وجود اشیا کی اور نہ حیات اُسکی مانند حیات اشیا کی اور نہ علم اُسکا
مثل علم مخلوق کی اور نہ سننا اور دیکہنا اور ارادہ اور قدرت اور کلام اُسکا مانند سُننی اور دیکہنی اور
قدرت اور ارادی اور کلام مخلوقات کی ہان حق تعالی کی اُن صفات کی ساتھہ مخلوقات کی ان صفات
کو شرکت اسمی ہی نہ حقیقی اور شرکت اسمی کی یہہ معنی ہین جسطرح حق تعالی کو عالم کہتی ہین اسیطرح مثلاً
زید کو بہی عالم کہتی ہین لاکن اُس عالم حقیقی کی علم کی کمال کی ساتھہ کیا نسبت ہی اس مشت خاک کی علم کو وقس
علیہ صفات البواقی اور تمام صفتین اور سب کاروبار حق تعالی کی بی مانند اور بی مثل ہین یعنی جو اُسکی ذات
مین ہین دوسری کی ذات مین نہین مثلاً اُسکی صفاتون مین سی ایک صفت علم کی دیکہو کہ یہہ صفت خاص
اُسکی ذات کی لیی قدیم ہی اور آگاہی بسیط یعنی وہ آگاہی شامل ہی سبکو کہ ساری معلومات ازلی اور ابدی
کو اُن کی مناسب احوال اور مخالف احوال کی سمیت ایک شامل ایک آن مین جان لیا اور خاص خاص
وقتون مین جو احوال ہر ایک کی گذرتی جاتی ہین وہ بہی ایک آن مین معلوم کر لیا کہ زید مثلاً فلانی وقت
مین زندہ ہی اور فلانی وقت مین مردہ اور اسیطرح عمرو اور خالد اور بشر وغیرہم کو بہی جانا اور جسطرح
سی اُسکی علم کی صفت شامل ہی سب کو اسیطرح اُسکا کلام بہی شامل ہی ساری کلام کو کہ تمام کتابین
اُتاری ہوی تفصیل اُس کلام کی ہین اور پیدا کرنا اور وجود مین لانا یہہ صفت بہی خاص اُس باری تعالی کی
ذات کی لیی ہی اور کسی ممکن کو طاقت نہین کہ ایک ممکن دوسری ممکن کو پیدا کر سکی پس ساری ممکن خواہ
جوہر ہون خواہ عرض خواہ بندی کی کاروبار اختیاری سب کی سب مخلوق اُس خالق کی ہین بندہ
خالق نہین نہ اپنی کام کا نہ کسی اور چیز کا لاکن اس خالق نی ظاہری اسباب اور وسیلی کو پردہ کر رکہا
اپنی کام کا یعنی ظاہر مین کہتی ہین کہ مثلاً زید نی یہہ کام کیا اور حقیقت مین کرنیوالا اُسکا حق تعالی
ہی نہ زید پر زید کو بیچ مین پردہ ڈالا بلکہ ظاہری اسباب کو دلیل کر دیا اپنی کام کی ثابت کرنی پر جیسا کہ
پتہر کی ہلنی سی ساری عقل مند ہلانی والی کی طرف عقل دوڑاتی ہین اور پہچانتی ہین کہ پتہر کی ذات مین

لیاقت اس حرکت کی نہین بیشک اُسکی لیی حرکت دینی والا کوئی اور ہی ورہ اسیطرح وہ عقلا کہ جنکی آنکہین شریعت کی
سرمہ سی روشن ہوی ہین وہ جانتی ہین کہ بندی کی افعال اختیاریہ کا خالق حق تعالی ہی بندہ نہین
اِس لیی کہ بندہ ممکن ہی اور ایک ممکن اپنی مانند دوسرا ممکن پیدا نہین کرسکتا ہی خواہ وہ دوسرا ممکن
کوئی فعل ہو افعال مین سی خواہ عرض ہو اعراض مین سی ہان بندی کی اختیاری کامون کی
درمیان اور پتہر کی حرکت کی درمیان اسقدر فرق ثابت ہی کہ حق تعالی نی بندیکو صورت قدرت
اور صورت ارادی کی بخشی ہی نہ عین قدرت اور عین ارادہ پس جب بندہ ارادہ اور قصد کسی کام کا
کرتا ہی تو حق تعالی اُس کام کو پیدا کردیتا ہی اور ظاہر مین لاتا ہی اِس لیی کہ عادت حق تعالی کی یون
جاری ہی کہ جسوقت بندہ کام کا ارادہ کری آپ اُسکو پیدا کردیوی پس بسبب اس صورت ارادہ اور
صورت قدرت کی بندیکو کاسب کہتی ہین اور تعریف اور برائی اور ثواب اور عذاب یہہ سب اُسپر ثابت
ہوتی ہین اور پتہر کو حق تعالی نی اسقدر صورت ارادہ اور صورت قدرت کی نہین دی ہی اس لیی اُسکو
کاسب بہی نہین کہتی ہین اور نہ وہ مستحق ثواب اور عذاب کا ہوتا ہی بلکہ وہ مجبور محض ہی پس پتہر اور حیوان
کی حرکت کی فرق پر ایمان لانا واجب ہی اور انکار کرنا اُس فرق کا کفر ہی اور خلاف شرع اور خلاف
ظاہر عقل کی اور خدا کی سوا کسیکو خالق اشیا کا جاننا ہی کفر ہی اسیواسطی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ ہماری امت کی اندر فرقہ قدریہ مجوس ہین ف فرقہ قدریہ ایک فرقہ ہماری پیغمبر علیہ السلام کی
امت مین سی ہی وہ کہتی ہین کہ بندی اپنی فعل کی قادر مطلق ہین یعنی خالق ہین اپنی افعال کی اور حق تعالی
کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہی اور نہ کوئی چیز اُسکی وجود مین حلول کرتی ہی ف حلول کہتی ہین ایک چیز
کی ہر ہر جزو مین دوسری چیز کی ہر ہر جزو کا داخل ہونا اور اللہ تعالی نی گہیر لیا ہی ساری اشیا کو احاطہ ذاتی
کی ساتہہ یعنی جو احاطہ مناسب اُسکی ذات کو ہی لاکن گہیرنا اُسکا اِس طرح پر نہین ہی کہ ہماری ناقص سمجہہ
کی لائق ہووی اور اللہ تعالی قرب اور معیت اشیا کی ساتہہ رکہتا ہی اور اُسکا قرب بہی اِس طور پر
نہین کہ ہم لوگ سمجہین کسواسطی کہ جو چیز ہماری دریافت کی لائق ہی وہ چیز حق تعالی کی پاک جناب کی
شایان سی نہین ہی اور جو چیز کشف اور شہود سی صاحبان کشف معلوم کرتی ہین حق تعالی کی ذات
اُس سی ہی پاک ہی پس ایمان غیب پر لانا چاہیی اور جو چیز صاحبان کشف کو کشف سی ظاہر اور واضح ہوتی
ہی وہ شبہ اور مثال ہی نہ ذات پس اُسکو بہی کلمہ لا الہ کی چاہیی داخل کرنا اور دین کی بزرگون

نی اس طرح فرمایا کہ ایمان لاتی ہین ہم کہ حق تعالی گھیرنیوالا ساری اشیا کا ہی اور قریب سبکی لاکن معنی احاطہ اور
قرب اور معیت کی ہم نہین جانتی ہین کہ کیا ہی **ف** تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ جو چیز کشف اور شہود
سی صاحبان کشف معلوم کرتی ہین اور اس شی معلوم کو ذات باری کی سمجھتی ہین فی الحقیقت وہ ذات
اسکی نہین ذات اسکی اس شی معلوم سی منزہ ہی بلکہ ذات پاک حق تعالی کی نورون کی پردی کی پیچھی ہی
وہان تک نہین اور جو چیز کشف سی ظاہر ہوتی ہی وہ محض شبہ ہی نہ ذات پس اس شبہ کو بیچ کلمہ لا الہ کی
چاہیی داخل کرنا ہرگز اس شبہ کو ذات نہ چاہیی سمجھنا کیونکہ دین کی بزرگون نی فرمایا ہی کہ ذات باری
نی بیشک سبکو گھیرا ہی اور سبکی ساتھہ قریب ہی لاکن معنی قرب اور احاطہ کی ہم نہین جانتی ہین کہ کیا ہی یعنی
اسکی حقیقت ہم کسیطرح دریافت نہین کر سکتی ہین نہ کشف سی اور نہ عقل سی اور جسطرح معنی قرب اور احاطہ کی
معلوم نہین اسیطرح معانی ان الفاظون کی بہی معلوم نہین کہ حدیثون اور آیتون مین وہ الفاظ وارد ہین
اعنی سیدہا ہونا اسکا عرش پر اور سمانا اسکا مومن کی دلمین اور اترنا اسکا آخر شب مین دنیا کی آسمان پر اور
اسیطرح لفظ ید اور وجہ کہ آیات قرآن کی ان پر ناطق ہین ان کی معنی بہی نہین معلوم لاکن ایمان انپر
چاہیی لانا اور انکو ظاہری معنی پر حمل نہ چاہیی کرنا اور ان الفاظ کی تاویل مین نہ چاہیی آنا بلکہ انکی تاویل علم
الہی پر سپرد چاہیی کرنا ایسا نہو کہ ناحق کو حق جانی تو کیونکہ خدا کی صفتون اور کاروبارون مین بشر کو بلکہ فرشتون
کو بہی حیرانی اور نادانی سوا اور کچھہ نصیب نہین پس بسبب نہ سمجھنی کی انکار کرنا آیتون کا کفر ہی اور تاویل
کرنی اسکی جہل مرکب **ف** یعنی انکار کر بیٹھنا اسطرحپر کہ خدا کی لیئی نہ ید ہی اور نہ وجہ اور نہ استوا اور نہ احاطہ
بلکہ مراد ید سی قدرت ہی اور مراد وجہ سی ذات اور مراد استوا سی استیلا اور مراد احاطہ سی احاطہ علمی
نہ احاطہ ذاتی پس اسطرحکا انکار کرنا کفر ہی اور اسطرح پر تاویل کرکی مراد اپنی طرف سی مقرر کرلینا بڑی
نادانی **بیت** دوربینان بارگاہ الست * غیر ازین پی نبردہ اند کہ ہست * اور ایک قسم دوسری قرب
اور معیت حق تعالی کو ہی کہ پہلی قسم کی ساتھہ شرکت اسمی سوا اور کچھہ ساجھا نہین اور یہہ دوسری قسم
خاص بندونکو نصیب ہی اعنی فرشتی اور انبیا اور اولیا کو اور عوام مومن بہی اس قسم قرب سی کچھ نصیب
نہین اور یہہ قرب مرتبہ بی نہایت رکہتا ہی اسکی ٹہرنی کی کوئی حد مقرر نہین چنانچہ حضرت مولوی روم
فرماتی ہین **بیت** ای برادر بی نہایت درگہیست * ہرچہ بروی میرسی بروی مایست * [illegible]
خواہ برائی جو ظاہر ہین آدمی خواہ کفر خواہ ایمان خواہ تابعداری خواہ نافرمانی جو بندی

حق تعالی کی ارادہ کی ساتھہ ہی پر حق تعالی کفر اور نافرمانی سی راضی نہین بلکہ اون پر عذاب مقرر رکہا اور تابعداری اور ایمان لانی پر ثواب دینی کا وعدہ فرمایا کوئی نہ سمجہی کہ خدا کا ارادہ اور رضامندی ایک چیز ہی بلکہ ارادہ اور چیز ہی اور رضامندی اور چیز

نعت رسول علیہ السلام

اور ہزارون ہزار درود بی شمار تصدق اوپر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی کہ اگر وی لوگ بہیجی نہجاتی تو کوئی شخص راہ ہدایت کی نہ دیکہتا اور دین کی علمون مین نہ پہنچتا ساری انبیا برحق ہین اول انکی آدم علیہ السلام ہین اور آخر انکی اور بہتر اُنسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور معراج پیغمبر علیہ السلام کی اور انکا تشریف لیجانا رات کو مکہ شریف سی بیت المقدس کی مسجد مین اور وہان سی ساتوین آسمان پر اور سدرۃ المنتہی مین جانا حق ہی اور کتابین آسمانی جو نبیون پر اتری ہین توراۃ حضرت موسیٰ پر اور انجیل حضرت عیسیٰ پر اور زبور حضرت داؤد پر اور قرآن حضرت محمد مصطفیٰ پر اور صحائف حضرت ابراہیم اور انکی غیرون پر علیہم الصلوۃ والسلام تمام حق ہین ساری انبیا اور خدا کی ساری کتابون پر ایمان چاہیی لانا لاکن ایمان لانی مین نبیون اور کتابون کی گنتی کا لحاظ نہ چاہیی رکہنا کسواسطی کہ گنتی انبیا اور کتابونکی دلیل قطعی سی ثابت نہین ہوی اور تمام انبیا صغیرہ اور کبیرہ گناہون سی پاک ہین اور جو امور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی دلیل قطعی کی ساتھہ ثابت ہوی ان پر ایمان چاہیی لانا اور چاہیی ایمان لانا اس بات پر کہ بیشک فرشتی بندی خدا کی ہین اور پاک ہین گناہون سی اور نہ مرد ہین اور نہ عورت اور محتاج طرف کہانی اور پینی کی نگاہ رکہنی والی وحی کی ہین اور اٹہانی والی عرش کی اور جس کام پر حکم کیی گیی اُسی پر قائم ہین اور انبیا اور فرشتی باوجود اسکی کہ ساری مخلوق سی بہتر ہین اور مقرب درگاہ الٰہی کی لاکن وہ سب خود اپنی ذات سی کچہہ علم اور قدرت نہین رکہتی ہین بلکہ اس مقدمی مین جیسی اور مخلوق ہین ویسی ہین ہان مگر جسقدر علم اور قدرت خدا نی انکو دیا اُسقدر جانتی ہین اور اُسقدر کا اختیار رکہتی ہین اور وہ لوگ خدا کی ذات اور صفات پر ایمان رکہتی ہین مانند ساری مسلمانونکی اور خدا کی کنہ معلوم کرنی کی باب مین عاجزی اور قصوری کی قائل ہین اور بندگی کی حقوق بجا لانی مین بقدر طاقت کی کوشش کرتی ہین اور خدا نی اس بندگی پر اُن کو جو توفیق دی اُسکی شکرگزار ہین خدا کی خاص بندونکو خدا کی صفتون مین شریک ٹہیرانا یا انکو اُسکی بندگی مین شریک جاننا کفر ہی

جسطرح اور کفار نبیون کی انکار سی کافر ہوی اسطرح نصارا حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہکر کافر ہوی اور عرب کی
مشرکون نی فرشتونکو خدا کی بیٹیان کہا اور علم غیب کا جاننا ان پر مسلم رکہا وہ بہی کافر ہوی اور فرشتونکو خدا کی
صفتون مین شریک نہ چاہیئ کرنا اور غیر انبیا کو یعنی مثل ولی وغیرہ کو انبیا کی صفات مین شریک نہ چاہیئ
کرنا اور عصمت انبیا اور فرشتون کی سوا اورون کی لئی ثابت نہ چاہیئ کرنا خواہ وہ صحابہ ہوون
خواہ اہل بیت خواہ اولیا اور تابعداری نبیون کی قول اور فعل کی چاہیئ کرنی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی جس چیز کی خبر دی اسپر ایمان چاہیئ لانا اور جو فرمایا اسپر عمل چاہیئ کرنا اور جس چیز سی منع کیا اُسی
باز چاہیئ رہنا اور جس شخص کی بات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قول اور فعل سی سر کی بال برابر خلاف
ہو اُسکو ترک چاہیئ کرنا اور پیغمبر خدا نی خبر دی کہ منکر اور نکیر کا سوال کرنا قبر مین حق ہی اور عذاب قبر
حق ہی خاص کر کافرونکو اور بعض مسلمان گناہگارونکو بہی ہوتا ہی اور بعد موت کی قیامت کی دن
اُٹھنا حق ہی اور صور کا پھونکنا مارنی اور جلانی کی لئی حق ہی اور اول صور مین پھٹ جانا آسمانونکا
اور گر پڑنا ستارون کا اور اڑنا پہاڑون کا اور فنا ہونا زمین کا اور دوسری صور مین نکل آنا مُردونکا
قبرون سی اور پھر پیدا ہونا عالم کا بعد فنا کی حق ہی اور حساب دن قیامت کا اور گواہی دینی اعضا
کی اور تولنا عملونکا ترازو مین اور رکہنا پل صراط کا دوزخ کی پیٹھ پر تلوار سی تیز زیادہ اور بال سی
باریک زیادہ ہی حق ہی اور اُس پل صراط پر بعض مانند بجلی اور بعض مانند گہوڑی تیز رو کی اور بعض آہستہ
چلی جائینگی اور بعض کٹ کر دوزخ مین گر پڑینگی اور شفاعت انبیا اور اولیا اور نیک آدمیونکی حق ہی اور
حوض کوثر حق ہی پانی اوسکا سفید زیادہ دودہ سی اور میٹھا زیادہ شہد سی ہی اور اُسکی پاس کوزی
ہوویں گی مانند ستارون کی جو شخص اُسی ایکبار پیویگا اُسکی بعد پیاسا نہوگا اور حق تعالیٰ مختار ہی اگر
چاہی گناہ کبیرہ کو بغیر توبہ کی بخشش دیوی اور اگر چاہی صغیرہ پر عذاب کری اور جو شخص صدق دل سی
توبہ کرتا ہی گناہ اُسکا حق تعالیٰ موافق وعدہ کی بیشک بخش دیتا ہی اور کفار ہمیشہ دوزخ کی عذاب مین
رہینگی اور گناہگار مسلمان سب اگر دوزخ مین پڑینگی تو آخر کار خواہ جلدی خواہ دیر سی بیشک نکلینگی
اور بہشت مین داخل ہووینگی اور بعد اُسکی بہشت مین ہمیشہ رہینگی اور مسلمان گناہ کبیرہ کرنی سی
کافر نہیں ہوتا ہی اور نہ ایمان سی باہر ہوتا ہی اور جو اقسام عذاب دوزخ کی ہین یعنی سانپ اور بچہو
اور زنجیرین اور طوق اور آگ اور گرم پانی اور کانٹی اور پیپ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ان عذابونکا

ذکر فرمایا اور قرآن اُن پر ناطق ہی سب حق ہین اور جو اقسام بہشت کی نعمتون کی ہین جنی کہانا پینا اور
حور اور مکانات مصفا اور غیر انکی یہہ بہی حق ہین اور بہشت کی نعمتون مین سب سی عمدہ نعمت خدا کا دیدار
ہی کہ ساری مسلمان حق تعالی کو بہشت مین بغیر حجاب کی دیکہینگی لاکن نہ کوی کیفیت اور نہ کوئی مثال ہوگی
ف تحقیق اُسکی یون ہی کہ دنیا مین جب ہم کوئی چیز دیکہتی ہین تو اُسکی ساتہہ دوسری چیز بہی دکہائی دیتی
ہی اس سبب سے مقابلہ اور طرف اور دوسری خصوصیات عقل کی نظر مین یہہ ساری لحاظ ہوتی ہین اور الله
تعالی کی دیکہنی مین سب چیزین پیچہ ہوجائینگی اور حق تعالی کی ساتہہ دوسری کوئی چیز اصلا دکہائی نہ دیگی
اس سبب سی لحاظ جہت اور مقابلہ اور دوسری خصوصیات کا عقل کی نظر سی ساقط ہوگا یہہ خلاصہ ہی
تقریر تفسیر عزیزیہ کا **بیان ایمان** اور ایمان عبارت ہی تصدیق کرنا دلسی رغبت کی ساتہہ اور اقرار زبانی
کی ساتہہ لاکن اقرار زبانی ضرورت کی وقت ساقط ہوتا ہی **ف** تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ دل کی
سچی اعتقاد سی رسول اور احکام شرع کو حق جاننا اور اُن احکام پر رغبت کرنا اور زبان سی بہی اقرار کرنا اسکا
نام ایمان ہی اور جو فقط اقرار زبانی ہوا اور تصدیق قلبی نہو تو اسکو ایمان نہین کہتی ہین اور جو دل مین یقین ہو
اور زبانی اقرار موقوف ہو ضرورت کی لئی تو اسکو ایمان کہتی ہین مثلا کسی شخص کو کافر زور سی کلمہ کفر
کا کہلا وی اور وہ نہ کہی تو یقینا مارا جای تو اس صورت لاچاری مین اگر اقرار زبانی موقوف ہوجای تو
بہی ایمان باقی رہیگا اور صحابہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی سب عادل تہی کوئی فاسق نہ تہا اگر کسی
سی کبہی کوئی گناہ ظاہر ہوا پس وہ تائب ہوا اور بخشا گیا اور بہت آیتین قرآن کی اور بہت حدیثین
صحابیون کی تعریف سی پر ہین اور قرآن مین یہہ بہی ہی کہ وہ سب آپسمین پیار اور ملاپ کہتی تہی اور
کافرون کی مقابلہ اور انکی سزا دینی پر بڑی سخت تہی جو شخص عقیدہ رکہتا ہی کہ صحابہ آپسمین بغض اور
دشمنی رکہتی تہی وہ شخص قرآن کا منکر ہی اور جو شخص انکی ساتہہ بغض اور خفگی رکہتا ہی قرآن مین اسکو
کافر کہنا آیا ہی چنانچہ فرمایا الله تعالی نی لیغیظ بہم الکفار تا کہ غصی مین ڈالی سبب انکی کافرونکو صحابہ
یاد رکہنی والی قرآن کی اور روایت کرنی والی فرقان کی تہی پس جو شخص منکر صحابہ کا ہوگا اسکو قرآن
پر اور قرآن کی سوا ایمان کی اور متواترات چیزون پر ایمان لانا ممکن نہوگا **ف** وجہ ممکن نہونیکی یہہ
ہی کہ قرآن اور قرآن کی سوا جو چیزین ایمان کی ہین یہہ ساری ہم لوگونکو صحابیون کی وسیلی سے
پہنچین پس اگر اسنی صحابہ رضی الله عنہم کو معاذ الله فاسق یا کافر کہا تو روایات انکی اسکی نزدیک معتبر نہ

قابل سند کی نہوینگی جب روایات اونکی قابل سند کی نہوئین تو قرآن کا اثر بار رسول علیہ السلام پر اور اسکا
برحق ہونا کس طرح پر ثابت ہوگا اور اجماع صحابہ اور آیتون سی ثابت ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سارے
اصحاب سی افضل ہین بعد انکی عمر رضی اللہ عنہ اور ساری صحابہ نی ابوبکر کو افضل جانکی انکی خلافت پہ
بیعت کی اور ابوبکر کی حکم سی عمر کی خلافت پر بیعت کی اور ابوبکر کی بعد عمر کی فضلیت پر اجماع ہوا اور عمر کی
بعد تین صحابہ نی آپس مین مشورہ کیا پہر عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل جانکر انکی خلافت پر اجماع کیا
اور بیعت کی اور عثمان کی پیچہی تمام صحابہ مہاجرین اور انصار کی جو مدینہ مین تہی سب نی علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کی ساتہہ بیعت کی جن نی علی کرم اللہ وجہہ کی ساتہہ قصہ کیا وہ خطا پر تہا لاکن بد گمانی کسی
صحابہ پر نہ چاہیی کرنی اور انکی آپس کی لڑائی اور قصہ کو نیک محل پر قیاس چاہیی کرنا اور ہر ایک
صحابہ کی ساتہہ اعتقاد اور محبت چاہیی کہنی یہی عقیدہ اہل حق کا ہی یعنی سنت وجماعت کا **فصل**
در اہتمام نماز نماز کی کوشش کرنی کی بیان مین اول عقیدہ درست کرنا چاہیی اور عقیدہ درست
کرنی کی بعد بدنی عبادتون مین سب سی عمدہ عبادت نماز ہی صحیح مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سی روایت
ہی کہ فرمایا رسول علیہ السلام نی کہ پیوند درمیان بندہ مومن اور درمیان کفر کی ترک نماز ہی یعنی ترک
نماز کفر مین پہنچاتا ہی اور احمد اور ترمذی اور نسائی نی روایت کی بریدہ رضی اللہ عنہ سی اور بریدہ
نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ عہد درمیان ہماری اور درمیان آدمی کی نماز ہی جو شخص نماز
ترک کریگا کافر ہوگا اور ابن ماجہ نی ابی الدردا رضی اللہ عنہ سی روایت کی کہ کہا ابی الدردا
نی کہ وصیت کی مجکو میری دوست پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شرک خدا کی ساتہہ نکر تو اگرچہ مارا جاوی
یا جلایا جاوی اور نافرمانی ماباپ کی مت کر تو اگرچہ حکم کرین تجہکو کہ الگ ہوجا اپنی عورت اور اولاد
اور مال سی اور نماز فرض قصدا ترک مت کر کہ جو شخص نماز فرض قصدا ترک کرتا ہی ذمہ خدا کا اوسکی
چہوٹ جاتا ہی **ف** یعنی کسی حال پر حق تعالی اوسکی حمایت نہین کرتا ہی اور احمد اور دارمی اور
بیہقی نی روایت کی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سی اور عمرو نی آن سرور علیہ السلام سی کہ جو شخص
نماز پر محافظت کریگا اوسکو نور اور حجت اور خلاصی ہوگی دن قیامت کو اور جو شخص محافظت نکریگا
اوسکو نور نہ دلیل نہ خلاصی ہوگی اور ہوویگا وہ شخص فرعون اور ہامان اور قارون اور ابی بن
خلف کی ساتہہ اور ترمذی نی عبد اللہ بن شقیق سی روایت کی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی کوئی ایسی چیز کو نہین جانتی تہی کہ اُسکا چہوڑنا سبب کفر کا ہوئی مگر نماز کو یعنی نماز چہوڑنی سی جانتی تہی کہ
ترک کرنیوالا اُسکا کافر ہوا سبب ان حدیثون کی امام احمد حنبل قصداً ایک نماز ترک کرنیوالی کو کافر جانتی
ہین اور امام شافعی اُسکو حکم قتل کا کرتی ہین نہ حکم کفر کا اور نزدیک امام اعظم کی اُس شخص کو ہمیشہ قید رکہنا
واجب ہی جب تک توبہ نکری واللہ اعلم پس چاہیی جاننا کہ نماز کی لئی شرائط اور ارکان ہین چنانچہ عنقریب
ذکر کئی جائینگی اور نماز کی شرائط مین سی ہی پاک کرنا بدن کا نجاست حقیقی اور حکمی سی اور پاک کرنا مکان
اور کپڑیکا پس چاہیی کہ پہلی مسائل طہارت کی سیکہین **کتاب الطہارۃ** اُس مین دس فصلین ہین
فصل پہلی وضو کی بیان مین جان تو کہ وضو مین چار چیزین فرض ہین **پہلی** دہونا منہہ کا ماتہی کی
بالون سی تہڈی کے نیچی تک اور دونو کان تک **دوسری** دہونا دونو ہاتہہ کا دونو کہنی سمیت
تیسری مسح کرنا چوتہائی حصہ سر کا **چوتہی** دہونا دونو پاؤن کا ٹخنون سمیت اگر داڑہی گہنی ہووی
تو پہنچانا پانی کا داڑہی کی بالون کی نیچی ضرور نہین اگر ان چار اعضا سی ناخن کی برابر بہی سوکہا
رہ جائی تو وضو درست نہوگا اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کی نیت اور ترتیب
بہی وضو مین فرض ہی اور نزدیک امام مالک کی ایک عضو سوکہنی کی قبل دوسریکا دہونا بہی فرض
ہی اور نزدیک احمد رحمہ اللہ کی بسم اللہ کہنی اور پانی منہہ اور ناک مین ڈالنا بہی فرض ہی اور
احمد اور مالک کی نزدیک تمام سر کا مسح کرنا بہی فرض ہی پس احتیاط وہ ہی یہہ سب افعال
ادا کئی جائین اور یہہ سب افعال نزدیک امام اعظم کی سنت ہین **مسئلہ** سنت وضو مین وہ ہی کہ پہلی
دونو ہاتہہ پہنچون تک تین بار دہووی اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی اور تین بار پانی منہہ مین ڈالی
اور مسواک کری اور تین بار پانی ناک مین ڈالی اور ناک جہاڑی اور تین بار تمام منہہ دہووی اور
تین تین بار دونو ہاتہہ کہنیون سمیت دہووی اور مسح تمام سر کا ایک مرتبہ کری اور دونو کانون کو
بہی سر کی ساتہہ مسح کری اُسکی لئی نیا پانی لینا شرط نہین اور اگر پاؤن مین موزہ ہووی اور پوری
وضو کی بعد موزہ پہنا گیا ہی تو مقیم کو چاہیی کہ حدث کی وقت سی ایک رات اور ایک دن تک موزہ
پاؤن سی نہ نکالی اُس موزی پر مسح کرتا رہی اور مسافر کو چاہیی کہ حدث کی وقت سی تین رات
اور تین دن تک موزہ پاؤن سی نہ نکالی اور مسح موزی پر کرتا رہی **ف** حدث کی وقت سی
مسح کی مدت مقرر کرنی کی مثال یون ہی کہ ایک مقیم نی مثلاً فجر کی وقت وضو کرکی موزہ پہنا اور

اُسکا وضو اسدن کی مغرب تک رہا جب مغرب کی نماز پڑہ چکا تب وضو ٹوٹا تو اس مقیم کی مسح کی
اِس مغرب سی لیکر دوسری دن کی مغرب تک شمار ہی اور جو صبح کا وضو کرکی موزہ پہنا تہا
وضو سی اُس دن کی مغرب پڑہی تہی تو اُسکا حساب نہوگا اور اگر موزہ پہٹا ہوا سطرحپر کہ چلنی
تین انگلی کی برابر پاؤن ظاہر ہوتا ہی تو مسح کرنا اُس موزی پہ درست نہوگا اگر ایک شخص با وضو
اُسنی ایک موزہ یکو پاؤن سی اُس حدتک نکالا کہ اکثر حصہ قدمکا اپنی جگہہ سی موزی کی پنڈلی
آیا یا موزہی کی مسح کی مدت تمام ہوئی تو ان دونو صورت مین دونو موزی نکال کر دونو پاؤن
دہوئی اور دُہرانا تمام وضو کا ضرور نہین مگر نزدیک مالک رحمہ اللہ کی اعادہ وضو کا ضرور ہی اا
کی تین انگلی کی برابر موزی کا مسح کرنا فرض ہی پاؤن کی پیٹہہ پر اور سنت مسح مین وہ ہی کہ پانچون
انگلیان ہاتہہ کی پاؤن کی انگلیون کی سرون سی پنڈلی تک کہینچی اور یہہ نزدیک امام احمد کی فرض
ہی اور اسمین احتیاط ہی اور پوری وضو کی بعد یہہ دعا پڑہی أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ
الْمُتَطَهِّرِينَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ
إِلَيْكَ گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ کسیکی بندگی نہین سوا اللہ کی کہ وہ ایک ہی اُسکا شریک
کوئی نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اُسکی ہین اور رسول اُسکی بار خدایا کردی
تو مجکو توبہ کرنیوالون مین اور کردی تو مجکو پاک لوگون مین پاکی بولتا ہون تیری ای اللہ اور مشغول
ہون تیری تعریف مین گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ نہین کوئی معبود مگر تو اور بخشش مانگتا
ہون تجہسی اور توبہ کرتا ہون تیری طرف اور دو رکعت نماز پڑہی تحیۃ الوضو کی **فصل دوسری**
وضو توڑنیوالی چیزون کی بیان مین جو چیز آگی یا پیچہی کی راہ سی نکل آوی وہ چیز وضو توڑنیوالی
ہی اور نجاست سائلہ مثل لہو یا پیپ کہ بدنسی نکلی اگر اُس مکان تک بہی کہ جسکا دہونا غسل اور
وضو مین لازم ہوتا ہی تو وضو ٹوٹ جاویگا **ف** جانو کہ نجاست بدن کی اندر سی نکل
اُسکی بہنا بہی شرط ہی اس لئی کہ اگر نجاست بدنسی نکلی اور نہ بہی تو اس صورت مین وہ نجاست
وضو نہ توڑی کی مثلاً لہو کہ زخم کی سری پر آگیا اور نہ بہا تو یہہ لہو وضو نہ توڑیگا اور دوسری شرط
اس مین یہہ ہی کہ بہنا اس نجاست کا ایسی مکان پر ہووی کہ جسکا دہونا فرض ہوتا ہی خ

غسل کی حالت مین خواہ وضو کی حالت مین تب وضو توڑنیوالی ہوگی اور اگر نجاست بدن سی نکل کر ایسی
مکان پر نہ پہنچی کہ جسکا دہونا فرض ہوتا ہی غسل یا وضو مین بلکہ اس مکان پر پہنچی کہ جسکا دہونا فرض
نہین ہوتا ہی تو اُس صورت مین بہی وہ نجاست باہر آنیوالی وضو نہ توڑیگی مثلاً آنکہہ مین خون نکل آیا لیکن
آنکہہ کی باہر نہ بہا تو اس خون کی نکلنی سی وضو نہ ٹوٹیگا اس لئی کہ اندر آنکہہ کی دہونا نہ غسل مین فرض ہے
اور نہ وضو مین اور قی منہہ بہر کر نکلنی سی وضو ٹوٹتا ہی خواہ قی کہانا ہو خواہ پت خواہ لہو جما ہو سوا بلغم کی
اونکے نزدیک ابی یوسف رح کی اگر بلغم پیٹ سی منہہ بہر کر نکلی تو وضو ٹوٹ جاے اور اگر لہو تہوک سمیت
نکلی اور تہوک کا رنگ سرخ کر دیوی تو وہ لہو وضو توڑیگا اور اگر تہوک کا رنگ زرد کر دی تو نہ توڑیگا
اور اگر تہوڑی تہوڑی قی کئی بار کی پس اگر ایک متلی کی سبب سی کی ہی تو ابی یوسف کی نزدیک یہہ
ہی کہ وہ قی جمع کی جاوی **ف** اگر جمع کرنی کی بعد منہہ بہر ہی تو اُس سی وضو ٹوٹیگا اور اگر اسقدر
نہین تو نہ ٹوٹیگا اور نزدیک امام محمد رح کی یہہ ہی کہ اگر مجلس متحد ہی یعنی ایک مجلس ہی تو وہ قی جمع کی جاے
ف یعنی نزدیک امام محمد رح کی اتحاد مجلس کا معتبر ہی نہ اتحاد سبب کا پس اگر ایک مجلس مین چند بار
قی کی ہی تو اسکو بعد جمع کرنی کی دیکہا چاہئی اگر وہ منہہ بہر ہی تو وضو ٹوٹ جائیگا اور اگر اسقدر نہین
تو نہ ٹوٹیگا اور نیند خواہ چت سو جاوی خواہ کروٹ پر خواہ تکیہ لگا کر کسی چیز مین اسطرح کہ اگر تکیہ نکالا جاوے
تو گر پڑی اور سو جانا کہڑی یا بیٹہی بغیر تکئی کی رکوع یا سجدہ مین ناقص وضو کا نہین لاکن رکوع اور سجدہ
سنت کی طور پر ہونا شرط ہی **ف** یعنی اسمین پیٹ ران سی دور رہی اور دونو بازو زمین سی دور
رہین اور اگر ایسا نہووی بلکہ اسکی برعکس ہووی تو اس رکوع اور سجدی مین سونی سی وضو ٹوٹ
جاتا ہی اور بالغ نماز کی قہقہی کی ہنسی وضو توڑتی ہی رکوع اور سجدی والی نماز مین اور دیوانگی اور
مستی اور بیہوشی سی ہر حال مین وضو ٹوٹتا ہی یعنی حالت نماز مین بہی اور اسکی غیر مین بہی اور
مباشرت فاحشہ وضو توڑتی ہی **ف** مباشرت فاحشہ اُسکو کہتی ہین کہ مرد اور عورت دونو ننگی
ہووین اور ایک کا بدن دوسری کی بدن سی لگ جاوی پر دخول نہووی اور اپنی عضو مخصوص
سی عورت کو ہاتہہ لگانی سی نزدیک امام اعظم کی وضو نہین ٹوٹتا اور نزدیک دوسری اماموں
کی ٹوٹتا ہی اور اونٹ کی گوشت کہانی سی نزدیک امام احمد کی وضو ٹوٹتا ہی اور بچنا ان سب
سی بہت بہتر ہی **فصل تیسری** غسل کی بیان مین فرض غسل مین تین ہین ایک تو تمام بدنکا

دہونا اور دوسرا غرغرہ کرنا تیسرا ناک مین پانی ڈالنا اور سنت غسل مین وہ ہی کہ اول ہاتہہ دہووے
بعد اسکی وضو کری لاکن اگر پانی جمنی کی جگہہ مین نہاوی تو پاؤن بعد نہانی کی دہولیوی اور تین بار
ساری بدن کو دہووی اور عورت پر فرض ہی پانی پہنچانا گندہی ہوی بالون کی جڑ مین اور کہولنا
بالونکا ضرور نہین اور اگر مرد کی سر پر بال ہووین تو کہولنا ان کا اور سر سی جڑ تک ہونا ان کا فرض ہی

فصل چوتھی غسل واجب کرنیوالی چیزون کی بیان مین تین چیزین غسل واجب کرنیوالی ہین
ایک ان مین سی وطی ہی واجب کرتی ہی غسل فاعل اور مفعول پر خواہ قبل مین ہووی خواہ دبر مین اگرچہ منی
نہ نکلی دوسری ان مین سی نکلنا منی کا کود کر شہوت کی ساتہہ جاگتی مین وہ نکلی خواہ نیند مین اور خواب
دیکہنی سی غسل واجب نہین ہوتا ہی بغیر انزال کی اور اگر منی شہوت کی ساتہہ کود کر خارج ہووی
تو غسل واجب ہوگا لاکن منی جسوقت اپنی مکان سی جدا ہووی اسوقت شہوت ہونا شرط ہی
پس اگر منی اپنی مکان سی شہوت کی ساتہہ جدا ہوئی اور اسنی سر ذکر کا پکڑ لیا شہوت رک گئی بعد
چہوڑنی کی منی نکل پڑی تو اس صورت مین بہی غسل واجب ہوگا اور اگر بدون شہوت کی منی اپنی
مکان سی جدا ہووی اور نکل پڑی تو امام اعظم رح کی نزدیک غسل واجب نہوگا تیسری ان مین سی
حیض اور نفاس ہی جب موقوف ہوئین یہہ دونو تب غسل واجب ہووی **مسئلہ** کمتر مدت حیض
کی تین دن ہی اور اکثر مدت اس کی دس دن پس اس مدت کی اندر جس رنگ کا لہو ہو خالص سپیدی
سوا وہ لہو حیض کا ہی اور اکثر مدت نفاس کی چالیس روز ہی اور اس سی کمتر کی مدت نہین پس اس
چالیس روز کی درمیان جس رنگ کا لہو ہوگا سوا خالص سفیدی کی وہ لہو نفاس مین شمار ہوگا اور حیض کی
دنون مین جو خون تین دن سی کم ہو یا دس دن سی زیادہ وہ خون حیض کا نہین بلکہ بیماری ہی نماز
اور روزی کا مانع نہین ہوتا اور اسیطرح حالت نفاس مین جو خون چالیس دن سی بڑہ جاوی وہ بہی
ان دونو کو مانع نہین ہونیکا اور اگر کسی عورتکو حیض اپنی عادت سی زیادہ ہوجاوی تو دس روز تک
حیض کہا جائیگا اور اگر دس دن سی زیادہ ہو تو جتنی دن زیادہ عادت سی بڑہین گی سو وتنی دن
مرض کی ہین اور جو عادت تہی سو قائم رہی گی **ف** مثلاً کسی عورت کو عادت حیض کی چہہ روز
کی تہی اسنی خلاف عادت کی دس دن تک لہو دیکہا اس صورت مین عادت سی بڑہ کر جو چار
دن لہو دیکہا وہ بہی گنتی مین حیض کی ہووی اور اگر مثلاً تیرہ دن لہو دیکہا تو اس صورت مین

عادت کے بعد جو سات دن رہی وہ استحاضی مین شمار ہونگی نہ حیض مین اور عادت جو اسکی تہی سو قائم رہیگی
اور اول حیض والی کو جو لہو دس دن سی سوا ہو وہ بیماری کہلاوی گی **ف** مثلاً ایک نو برس کی
عورت نی پہلی بار چودہ روز تک لہو دیکہا پس دس دن حیض کی ٹہری اور چار دن استحاضی کی اور
طہر کی مدت پندرہ دن سی کم نہین ہوتی اور جو طہر اس سی کم ہوا اور وہ طہر حیض کی اندر پایا جاوے
تو وہ بہی حیض مین گنا جائیگا نہ طہر مین **ف** مثلاً کسی عورت کو ہر چاند مین حیض کی عادت دس
دن کی تہی جب اسکی عادت آپہنچی تب اسنی ایکدن خون دیکہا بعد اسکی آٹہہ دن تک پاک رہی
پہر دسوین دن لہو دیکہا اس صورت مین جو بیچ مین آٹہہ دن پاک رہی وہ بہی حیض مین شمار ہونگی
اس لیی کہ یہہ طہر متخلل کم ہی پندرہ دن سی اور دوسری صورت یہہ ہی کہ اگر اس عورت نی ایکدن
خون دیکہا بعد اس کی چودہ روز پاک رہی پہر پندرہوین دن خون دیکہا تو اس صورت مین اول کی
دس دن حیض مین شمار ہونگی اور اخیر کی چہہ روز پاکی مین یہہ دونو صورتین موافق مذہب امام ابی یوسف رح
کی ہین اور اکثر علما کا فتوی اسی پر ہی حیض اور نفاس سی نماز معاف ہو جاتی ہی اور روزی کو بہی
وہ دونو مانع ہوتی ہین پر اسکا قضا کرنا ہوتا ہی اور وطی حیض اور نفاس مین حرام ہی نہ استحاضی
مین اور حیض اگر دس دن سی آگی موقوف ہو جائی تو عورت کی نہانی بدون وطی درست نہوگی مگر
اس صورت مین درست ہوگی کہ بعد موقوف ہونی حیض کی وقت ایک نماز کا گذر جاوی اور دس
دن گذرنی کی بعد جب موقوف ہو تو بغیر غسل کی بہی وطی درست ہی اور اکثر اماموںکی نزدیک اس
صورت مین بہی بغیر غسل کی وطی درست نہین **مسئلہ** بی وضو کو قرآن چہونا درست نہین
اور بغیر ہاتہہ لگای پڑہنا درست ہی اور ناپاک اور حیض اور نفاس والی کو نہ چہونا درست ہی نہ پڑہنا
اور انکو مسجد مین جانا اور کعبہ کا طواف کرنا بہی درست نہین **فصل پانچوین** نجاسات کی بیان
مین پیشاب جانور ماکول اللحم اور گہوڑیکا اور بیٹ چڑیی غیر ماکول اللحم کا نجاست خفیفہ ہی جو چہائی
کپڑی سی کم مین بہر جاوی تو معاف ہی نماز اوس کپڑی چائز ہوگی لاکن اگر تہوڑی پانی مین پڑی
اگی تو پانی پلید کردیگی اور بنجال چڑیی ماکول اللحم کا پاک ہی سوای بنجال مرغ اور بطکی **ف**
ماکول اللحم کہتی ہین ان جانوروںکو کہ جنکا گوشت حلال ہی اور غیر ماکول اللحم انکو کہتی ہین کہ جنکا گوشت
حرام ہے آدمی کا پیشاب اگرچہ طفل ہو اور گدہی اور تمام حیوان غیر ماکول کا پیشاب اور گوہ آدمی

کا اور گوبر اور لید وغیرہ چارپایونکا نجاست غلیظہ ہی اور ہر جانور کا بہنی والا لہو بہی نجاست
غلیظہ ہی اور شراب اور منی ہی اور نجاست غلیظہ دو قسم ہی ایک پتلی دوسری گاڑہی پتلی
روپی کی مقدار یعنی ہتیلی کی غار برابر اور گاڑہی مین ساڑہی چار ماشہ کی انداز معاف
تہوڑی پانی کو اسقدر بہی ناپاک کرتی ہی اور جوٹہا آدمی اور گہوڑی اور ہر جانور ماکول کا اور
پسینا ان سب کا اور پسینا گدہی اور خچر کا پاک ہی اور جوٹہا بلی اور چوہا اور گہر مین رہنی والی جانور
اور پنجہ گیر چڑیونکا مکروہ ہی اور جوٹہا کتی اور سور اور پہاڑنیوالی جو پانی اور سوا انکی اور حرام گوشت
والی جانورونکا نجس ہی اور پیشاب کی چہینٹین اگر سوئی کی سر کی مانند پڑ جاوین تو معاف ہین

فصل چہٹی نجاست حکمی سی پاکی حاصل کرنیکی بیان مین جانو کہ نجاست حکمی سی پاکی حاصل
نہین ہوتی ہی مگر پانی سی خواہ وہ پانی مینہہ سی اترا ہو یا زمین سی نکلا مانند پانی دریا اور کوئین
اور چشمی کی مطلب یہہ ہی کہ درخت یا پہل کی پانی سی جیسی پانی تربوز یا کیلی کا اس سی پاکی
حاصل نہین ہوتی اور اگر پانی مین کوئی پاک چیز گر جاوی مانند مٹی اور صابون اور زعفران کی
تو وضو اوس سی درست ہی مگر جب اس پانی کو گاڑہا کر دی یا اجزا اسکا پانی کی برابر یا پانی سی
زیادہ مل جاوی چنانچہ آدہ سیر گلاب آدہ سیر پانی مین مل گیا یا پانی کا نام باقی نرہا مثلاً نام اوسکا
شوربا یا سرکہ یا گلاب وغیرہ ہوگیا تو ان صورتون مین وضو اور غسل اس پانی سی بالاتفاق جائز نہوگا
اور نجس کپڑی وغیرہ کا اس سی دہونا جائز ہی امام اعظم کی نزدیک اور نزدیک امام شافعی اور محمد
اور غیر ان دونون کی جائز نہین **فصل ساتوین** نجاست حقیقی سی پاکی حاصل کرنی کی بیان
مین جو منی گاڑہی خشک کپڑی پر لگجاوی تو کہرچنی سی کپڑا پاک ہوتا ہی اور تلوار وغیرہ مسح کرنی
سی پاک ہوتی ہین اور نجس زمین اگر خشک ہوجائی اور اثر نجاست کا اس سی اٹہہ جاوی تو نماز
اسپر درست ہوجاویگی نہ تیمم اور یہہ حکم اینٹ کی فرش اور درخت اور دیوار اور گہاس غیر کٹی کا
ف یعنی یہہ چیزین بہی پاک ہوجاتی ہین جب نجاست خشک ہوکر اثر سمیت جاتی رہی اور کٹی
ہوئی گہاس بغیر دہونی کی پاک نہین ہوتی ہی اور جس چیز مین نجاست نظر آنیوالی ہو اوس نجاست
کا جسم دہو جانی سی وہ چیز نزدیک امام اعظم کی پاک ہوجاتی ہی اور نزدیک بعض کی
دور ہونی کی بعد اس چیز کو تین دفعہ چاہیی دہونا اور ہر بار چاہیی نچوڑنا اگر ہوسکی ا

تو چاہیی خشک کرنا قطری ٹپکنی تک اور نجاست غیر دکہائی دینی والی کو تین بار سی ساتہہ پاک
چاہیی دہونا اور ہر بار چاہیی نچوڑنا اور اگر گوبر جلکر راکہہ ہو تو نزدیک امام محمدؒ کی پاک ہو جاتا ہی
نہ نزدیک ابی یوسفؒ کی اور گدہا اگر نمک کی کہان مین گر کر نمک ہو جاوے تو نزدیک امام محمدؒ کی پاک ہو جاتا ہے
اور کہال مردار کی دباغت سی پاک ہوتی ہی **فصل آٹہوین پانی جاری اور پانی کثیر کی بیان مین**
ان دونون پانیون مین نجاست پڑنی سی پانی ناپاک نہین ہوتا ہی اور نہ وہ پانی نجاست غیر مرئی پڑنے سے
ناپاک ہوتا ہی مگر جسوقت نجاست کا رنگ یا مزہ یا بو اوسمین ظاہر ہو تو نجس ہوگا اور اگر کتا جاری
پانی کی نہر مین بیٹہہ جاوی یا کوئی مردار اوسمین گر جاوی یا قریب پرنالی کی نجاست پڑی ہو اور مینہہ کا پانی
اوس چہت کی پرنالی سی بہہ رہا ہو الغرض تو مین اگر اکثر پانی کتی اور نجاست کو ملا ہوا بہہ رہا ہی تو نجس
ہوگا اور اگر ایسا نہین تو پاک ہی اور تہوڑا سا پانی تہوڑی نجاست گرنی سی پلید ہوتا ہی اور پانی
قلتین کا کہ پانچ مشک پانی ہوتا ہی اور ہر مشک بمقدار سو رطل کی ہی نزدیک اکثر امام کی آب کثیر ہی
ف وزن ایک رطل کا چہتیس روپیہ کے برابر ہوتا ہی دلی کی سکی سی چنانچہ صدقہ فطر کی فصل مین بیان
ہوگا اوسکا چالیس اس ایک رطل پر حساب کر لینا چاہیی اور رطلونکو اور نزدیک امام اعظمؒ کی آب کثیر اوسکو
کہتی ہین کہ ایک طرف کی پانی ہلانی سی دوسری طرف کا پانی نہ ہلی اور پچہلی علمانی اسطور پر اندازہ
کیا کہ جس پانی کا چارون طرف دس دس گز ہو سو آب کثیر ہی **فصل نوین کوئین کی بیان مین**
اگر کوئی جانور کوئین مین گر کر مر جاوی پس اگر پہول گیا یا ریزہ ریزہ ہوا تو تمام پانی اوس کوئین کا
نکالنا ضروری اور اگر نہ پہولا اور نہ ریزہ ریزہ ہوا پس اسصورت مین اگر جانور بڑا ہی مثل بلی کی یا
اوسی ہی بڑا تو بہی سارا پانی نکالنا چاہیئے اور اگر تین جانور اوسط مرغی کی گر جاوین جب بہی یہی
حکم ہی اور اگر جانور چہوٹا ہی مانند چوہی اور گوریہ کی تو بیس ڈول کہینچنا چاہئی تیس تک اور کبوتر
اور اوسکی مانند کی مرغی سی چالیس ڈول نکالنا واجب ہی ساٹہہ تک مستحب اور تین گوریہ کا ایک
کبوتر کا حکم ہی واللہ اعلم **فصل دسوین تیمم کی بیان مین** اگر مصلی پانی پر قادر نہو وی اس سبب سے
کہ پانی ایک کوس کی فرق پر ہی اور کوس چار ہزار قدم کا یا اوسکی پاس پانی موجود ہی لاکن
بیماری پیدا ہونی کی یا صحت مین دیر لگنی کی یا مرض کی زیادتی کا خوف کرتا ہی یا پانی کی گہاٹ
پر دشمن یا پہاڑ کہانیوالا جانور بیٹہا ہی یا پاس پانی ہی پر ڈرتا ہی کہ اگر اوس پانی سی وضو

کری تو آپ پیاسا رہ جاوی یا کوان پاس ہی پر ڈول و رسّی میسر نہین ان سب صورتون مین او سکو
جایز ہی کہ وضو اور غسل کی عوض تیمم کر لی زمین کی جنس پر خواہ مٹی ہو خواہ بالو خواہ چونا خواہ
پتھر سرخ خواہ کالا خواہ مرمر بشرطیکہ یہ چیزین پاک ہون اول نیت تیمم کی کر لی
پر مارکی ایک مرتبہ تمام منہ پر ملی اور پھر زمین پر مارکی دونون ہاتھ کہنیون سمیت ملی تین
چیزین تیمم مین فرض ہین اگر ناخن کی برابر بھی ہاتھ یا منہ سی کوئی عضو باقی
نہو گا پس اگر ہاتھ مین انگوٹھی ہو تو اوسی ہلا دی اور خلال انگلیون کری
قبل تیمم کر لینا درست ہی اور ایک تیمم سی کئی نمازین فرض اور نفل پڑھنی بھی جایز ہین اور جب
پانی پر قادر ہو گا تب تیمم اوسکا باطل ہو گا اور نماز کی اندر اگر قادر ہوا تو نماز اوسکی ٹوٹ گئی
اور اگر کوئی نمازی کہ سارا بدن اور کپڑا اوسکا ناپاک ہی اور وہ بیچارہ پانی کی استعمال پر
قدرت نہین رکھتا ہی تو اوسکو اوس ناپاکی کی سمیت نماز پڑھنی جایز ہی بشرطیکہ ستر ڈھانکنے
کی قدر کپڑا پاک اوسی میسر نہو **مسئلہ** اگر وضو کی اعضا مین سی ایک عضو مین مرض ہی
کہ پانی پہنچانی مین اوس عضو پر ضرر ہوتا ہی یا مرض بڑھتا ہی تو اوسکو جایز ہی کہ اوس عضو پر
مسح کری اور دوسری اعضا کو دھو دی اور اگر وضو کی اعضا مین سی اکثر اعضا مین زخم
یا مرض ہو کہ دھونا ان اعضا کا ضرر کرتا ہے تو اس صورت مین تیمم کر لے

کتاب الصلوۃ

اسمین پندرہ فصلین ہین **فصل پہلی** نماز کی وقتون کی بیان مین وقت آنی سی نماز فرض ہوتی مسلمان
عاقل بالغ پر اور جو عورت حیض اور نفاس سی پاک ہوا اوسپر **مسئلہ** نماز کا وقت اگر تحریمہ کی قدر باقی
رہ جائی اور اوسوقت مین کوئی کافر مسلمان ہو جائی یا لڑکا بلوغ مین پہنچی یا دیوانہ ہوش مین آوی
تو اوسپر نماز اوسوقت کی فرض ہو گی **ف** دوسری وقت اوس نماز کی قضا اوسپر لازم ہو گی اور
اگر نماز کی اخیر وقت مین عورت کا حیض یا نفاس موقوف ہو تو اوس صورت مین اگر اسقدر وقت باقی
رہی کہ اوسمین نہانا اور تحریمہ کرنا ہو سکتا ہی تو اوسوقت کی نماز اوسپر فرض
مین اسقدر وسعت نہین ہی تو نماز اوسوقت کی اوسپر فرض نہو گی فجر کی نماز
کی نکلنی سی شروع ہوتا ہی آفتاب کا کنارہ نظر آنی تک باقی رہتا ہی اور

وع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک سایہ ہر چیزون کا برابر اُن چیزون کی ہوتا ہی سایہ
یعنی اوس برابر ہونی مین سایہ اصلی کو حساب مین نہین شمار کرتی ہین یہہ قول
امام محمد اور بہت علما کا ہی اور امام اعظم کی ایک روایت بھی اِس قول کی موافق ہی
امام اعظم سی یہہ ہی کہ جب تک سایہ ہر چیز کا دو چند اوسکی ہووی سوا سایہ
کا وقت نمازی کی ہاتہہ سے نہ جائیگا اور سایہ اصلی وہ ڈیڑہ قدم کا ہوتا ساوہین
بعد ایک ایک بڑہتا جاتا ہی چار تک بعد اوسکی دو دو اور قدم ساتوان حصہ ہے ہوتا
اور جب وقت ظہر کا تمام ہوتا ہی خواہ اول قول کی موافق خواہ ثانی قول کی موافق تب وقت عصر کا شروع
ہوتا اور آفتاب کے زردی ہونے تک کامل وقت رہتا ہی اور بعد اوسکی وقت کراہت کا ہی سورج ڈوبنے تک اور
اوسوقت مکروہ مین اوسدن کا عصر ساتہہ کراہیت تحریمی کی جایز ہی اور دوسری نماز فرض اور نفل
جایز نہین اور بعد غروب سورج کی مغرب کا وقت آجاتا ہی سرخی ڈوبنی تک وقت اوسکا رہتا ہی
نزدیک اکثر علما کی اور نزدیک امام اعظم رح کی دو قول ہین ایک قول موافق انہی اکثر کی ہی اور دوسرا
قول انکا یہہ ہی کہ سپیدی ڈوبنی تک وقت مغرب کا رہتا ہی اور ستارے ظاہر ہونی کی پیچھی نماز مغرب
کی پڑہنی مکروہ تنزیہی ہی اور مغرب کے وقت تمام ہونی کی بعد وقت عشا کا شروع ہوتا ہے خواہ اول قول کے
بعد خواہ ثانی قول کی بعد اور آدہی رات تک باقی رہتا ہی نزدیک جمہور کی اور نزدیک امام اعظم کی صبح صادق کے
نکلنی تک رہتا ہے کراہیت تحریمی کی ساتہہ اور وقت وتر کا عشا کی بعد سی صبح صادق نکلنی تک رہتا ہے اور دیر
کرنی نماز ظہر کی گرمی مین اور دیر کرنی نماز عشا کی تہائی رات تک مستحب ہے اور اجالا کرنا فجر کے وقت کو اوس حد تک
کہ قراءت مسنون کی ساتہہ نماز اوسمین ادا کرسکی اور بعد ادا کرنی کی اگر فساد ظاہر ہووے خواہ وضو خواہ نماز مین پہر
ساتہہ قراءت مسنون کی یعنی ساتہہ چالیس آیت کے نماز ادا کرسکی یہہ مستحب ہے اور دوسری نمازون مین نزدیک فقیر کی
جلدی کرنی بہت بہتر ہے مگر جس حال مین منتظر جماعت کی لیی ہووے تو جلدی نکری اور سورج نکلتی وقت اور
دوپہر کو اور سورج ڈوبتی وقت مطلق نماز منع ہی اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازہ کی بہت منع ہے لاکن نماز عصر
ب ڈوبتی وقت جایز ہی بشرطیکہ غروب شروع ہونے کی قبل نیت باندہ لیا ہو اور جب فجر کا
تو اوسوقت مین فجر کی سنت اور نماز قضا کی سوا اور نفلین پڑہنی مکروہ ہین اور بعد عصر
بہی یہی حکم ہی مسئلہ اور قضا نماز کی واسطے اذان اور تکبیر کہنی سنت ہے اور صفت اذان کی

مشہور ہی ف یعنی اذان کہنی کی وقت منہہ طرف قبلہ کی کری اور اپنی دونو انگلیان شہادت کے
دونو کانونمین رکہی اور جب حی علی الصلوۃ کہی تب منہ داہنی طرف پہیری اور جب حی علی الفلاح
کہی تب بائین طرف اور فجر کی وقت حی علی الفلاح کی بعد الصلوۃ خیر من النوم دو مرتبہ کہی اور
اذان کی الفاظ ٹہر ٹہر کی کہی اور مسافر کو اذان ترک کرنی مکروہ ہی اور جو شخص گہر مین نماز پڑہتا ہے
اذان شہر کی اوسکو کفایت ہی **فصل دوسری** نماز کی شرطون کی بیان مین شرطین نماز کی
چہہ ہین پہلی شرط پاک ہونا بدن نمازی کا نجاست حقیقی اور حکمی سی چنانچہ اوپر گذر چکا بیان ان
دونونکا دوسری شرط پاک ہونا کپڑی کا تیسری شرط پاک ہونا جای نماز کا چوتہی شرط منہ کرنا
قبلی کی طرف پانچوین شرط ستر ڈہاکنا مرد اور لونڈی کو ناف سی لیکر گہٹنی کی نیچی تک مگر لونڈی کو پیٹ اور پیٹہ
کا ڈہاکنا زیادہ ہی مرد سی اور آزاد عورت کو سارا بدن ڈہاکنا فرض ہی منہ اور دونون ہاتہہ اور پاؤن کی
ہتیلی کی سوا **مسئلہ** جو اعضا کہ ڈہاکنا ان کا فرض ہی خواہ مرد خواہ عورت کو چوتہائی حصہ اگر ان میں
سی کہل جاوی تو نماز فاسد ہوتی ہی اور جو بال عورت کی سر سی لٹکتی رہتی ہین وہ علاحدہ اعضا مین
شمار ہین ان کی بہی چوتہائی کہلنی سی نماز ٹوٹ جاتی ہی **مسئلہ** کتاب نوازل مین لکہا کہ عورت
کی آواز بہی ستر مین داخل ہی ابن ہمام نی کہا کہ اس تقدیر پر اگر عورت قرآن آواز سی پڑہی گی تو نماز
اوسکی فاسد ہوگی **مسئلہ** جسکو ستر ڈہاکنی کی لئی کپڑا میسر نہو تو اوسکو بغیر کپڑی کی ہی نماز پڑہنی
جائز ہی **مسئلہ** اگر نمازی کو جہت کعبہ کی معلوم نہو تو جسطرف اوسکا دل گواہی دی اوسی طرف
سوچ کر نماز پڑہ لیوی اور بغیر سوچ کی اوسکی نماز درست نہوگی **مسئلہ** جو شخص قبلی کی طرف
منہ نہ کر سکی خواہ دشمن کی ڈر سی خواہ مرض کی سبب سے تو اوسکو درست ہی کہ جدہر اوسی طاقت
ہو اودہر نماز پڑہی **مسئلہ** نفل نماز شہر کی باہر سواری پر درست ہی سواری جسطرف چاہی اوسطرف
جاوی مضایقہ نہین **مسئلہ** چہٹی شرط ان شرطون مین سی نیت کرنی نماز کی پس نفل اور سنت اور
تراویح کی لئی مطلق نیت درست ہی ف مثلا دل مین یون قصد کر لی کہ نماز اللہ کی ادا کرتا ہون
اور نام نہ لی سنت یا نفل کا تو بہی درست ہوگی اور فرض اور وتر کی واسطی تحریمہ کی وقت نیت کا
تعین کرنا اور سمجہنا چاہیے کہ ظہر کی نماز پڑہتا ہون یا عصر کی یہہ فرض ہی اور مقتدی پر فرض ہے
اقتدا کی نیت کرنی امام کی پیچہی اور رکعتون کی شمار کی نیت فرض نہین ہی ف یہہ چہہ

غرض نماز سی خارج ہین کسواسطی کہ طہارت بدن وغیرہ اور چیزین اور نماز اور چیز ایک دوسری مین
داخل نہین ہان یہہ چیزین نماز کی شرط ہین کہ بدون ان کی نماز صحیح نہین ہوتی ہی اور جو چیز شرط
ہوتی ہی وہ باہر ہوتی ہی شروط سی **فصل تیسری** نماز کی ارکان کی بیان مین **ف** یعنی ان فرضون کی
بیان مین جو نماز مین داخل ہین سات فرض ہین اندر نماز کی ایک ان مین سی تحریمہ باندہنا لیکن
تحریمہ کی لیی پاکی بدن اور ستر عورت اور منہ طرف قبلی کی ہونا شرط ہی جسطرح باقی ارکانمین شرط ہی **ف**
باقی ارکان سی مراد قیام اور قرآءت اور رکوع اور سجدہ اور قعدۂ اخیرہ اور دوسرا فرض
ان مین سی قعدہ اخیرہ کرنا فجر مین دو رکعت کی بعد اور ظہر اور عصر اور عشا مین چار چار کی
بعد اور مغرب اور وتر مین تین تین کی بعد اور نفل مین دو کی بعد اور تیسرا فرض نزدیک امام اعظم رح
کی نماز سی خارج ہونا کسی کام کی ساتھہ اسکی فرضیت امام اعظم کی سوا اور کی نزدیک نہین اور چوتہا
فرض کہڑا ہونا ہر رکعت مین پانچوان فرض رکوع کرنا چہٹا فرض سجدہ کرنا ساتوان فرض
قرارت پڑہنی لیکن قرارت نزدیک امام شافعیؒ اور احمدؒ کی فرض اور نفل کی ہر رکعتون مین فرض
ہی اور نزدیک امام اعظمؒ کی پانچون وقتون مین دو رکعت کی اندر فرض ہی اور وتر کی تینون رکعت
مین اور نفل کی ہر رکعت مین اور قومہ اور جلسہ اور قرار پکڑنا رکوع اور سجدی مین یہہ سب فرض
ہین نزدیک ابی یوسفؒ کی اور اکثر علما کی نزدیک فرض نہین **ف** رکوع کی بعد سیدہی کہڑی
ہونی کا نام قومہ ہی اور دونو سجدی کی بیچ مین بیٹہنی کا نام جلسہ اور امام اعظم کی نزدیک قرارت
ایک آیت کی فرض ہی اور ابی یوسف اور محمد کی نزدیک تین آیت چہوٹی یا ایک آیت بڑی کہ
تین آیت کی برابر ہو اور نزدیک امام شافعی اور احمد کی سورۂ فاتحہ پڑہنی فرض ہی اور بسم اللہ ہی
اوسمین شامل ہی اس لیی کہ بسم اللہ فاتحہ کی آیتون مین ہی ایک آیت ہی ان دونو کی نزدیک
اور سجدی مین پیشانی اور ناک رکہنی فرض ہی اور ضرورت مین ان دونو سی ایک پر اکتفا
کرنا ہی جائز ہی اور شافعی اور احمد کی نزدیک سجدی مین ماتہا اور ناک اور ہتیلی دونو ہاتہہ
کی اور دونو گہٹنی اور انگلیان دونون پاؤن کی رکہنی فرض ہی اور نماز کی ارکان مین ترتیب
نگاہ رکہنی فرض ہی **ف** یعنی جو رکن ہر رکعت مین مکرر نہین آتا ہی مثلا رکوع اس مین ترتیب
نگاہ رکہنی فرض ہی پس اگر کوئی شخص فراموشی سی پہلی رکوع مین گیا پہر جب یاد آیا رکوع

سی سیدہا ہوکر سورت پڑہی اب اوسپر فرض ہوا کہ پہر رکوع کرلی اور اگر رکوع نہ کیا تو نماز
اوسکی فاسد ہوئی کسواسطی کہ ترتیب فوت ہوئی رکن غیر مکرر مین آہ اگر کسی نی ایک رکعت
مین ایک سجدہ کیا اور دوسرا سجدہ بہول گیا پہر دوسری رکعت مین اوس سجدہ کو کیا اور
سجدہ سہو کرلیا تو اس صورت مین نماز فاسد نہوئی ف
سجدہ رکن غیر مکرر مین سے نہین بلکہ رکن مکرر مین سے ہی کسواسطی کہ سجدہ
اتا ہی اوسمین ترتیب فرض نہین بلکہ واجب ہے اور واجب ترک ہونی سی
سہو کا واجب ہوتا ہی پس ترتیب خلاف کرنی کی بعد جب سجدہ سہو کیا تب اوسکی نماز کامل
ہوگئی اور اگر سجدہ سہو کا نکرتا تب بہی نماز جائز ہوجاتی پر نقصان کی ساتہہ اور ابن ہمام نی حاکم کی
کتاب کافی سی نقل کی ہی کہ کسی شخص نی نماز شروع کی اور قرات اور رکوع دونو کرلی اور سجدہ
نکیا پہر کہڑی ہوکر قرات پڑہی اور سجدہ کیا رکوع نکیا تو یہہ تمام ایک رکعت ہوئی ف ان دونو
صورت مین ایک رکعت ہونی کی وجہ یہہ ہی کہ پہلی صورت مین سجدہ ترک کیا اور دوسری صورت مین
رکوع پس پہلی صورت کا رکوع اور پچہلی صورت کا سجدہ ملکر ایک رکعت پوری ہوئی اور اسیطرح پر اگر
اول رکوع کیا پہر کہڑی ہوکر قرات پڑہا اور رکوع اور سجدہ کئی تو بہی ایک رکعت ہوئی اور اسی
پر اگر پہلا سجدہ کیا پہر کہڑی ہوکر قرات پڑہی اور رکوع کیا اور سجدہ نکیا بعد اوسکی کہڑی ہوکر
قرات پڑہی اور سجدہ کیا اور رکوع نکیا یہ سب ایک رکعت ہوئی اور اسیطرح پر اگر پہلی مین رکوع کیا اور
سجدہ نکیا اور دوسری مین بہی رکوع کیا اور سجدہ نکیا اور تیسری مین سجدہ کیا اور رکوع نکیا یہ سب بہی ایک رکعت
ہوئی ف وجہ ان ساری صورتون کی قیاس کرلینا چاہیی پہلی دو صورت کی وجہ مذکور پر اور
قعدہ اولی کرنا اور اوسمین اور آخری قعدہ مین التحیات پڑہنی فرض ہی نزدیک امام احمد کی
نہ ان کی غیر کی نزدیک مگر نزدیک امام اعظم کی یہہ دونو واجب ہین اور آخری قعدہ مین التحیات
کی بعد درود پڑہنی فرض ہی نزدیک امام شافعی اور احمد کی اور سلام پہیرنا بہی فرض ہی نزدیک
اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کی نہ نزدیک امام اعظم کی بلکہ ان کی نزدیک واجب ہے اور رکوع اور
سجدہ مین سر جہکاتی وقت اور اونکی اوٹہاتی وقت تکبیر کہنی اور رکوع مین سبحان
ایک مرتبہ کہنا اور سجدہ مین سبحان ربی الاعلی ایک بار کہنا اور رکوع سی سیدہا ہوتی وقت

[illegible] حمده کهنا اور دونون سجدون کی بیچ بیٹهکر رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کهنا یه ساری امور فرض هین
امام احمد کی نزدیک اونکی غیر کی نزدیک لیکن اگر بهول کی یه سارا امور یا ان مین کوئی امر ترک کریگا تو نماز فاسد هوگی
[illegible] مقتدی پر فرض هی نزدیک امام شافعی کی اونکی غیر کی نزدیک بلکه نزدیک
امام احمد کی [illegible] ف سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پاک هی پروردگار میرا بڑا سُبْحَانَ رَبِّیَ
الْاَعْلٰی پاک هی پروردگار [illegible] سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قبول کیا الله نی واسطی اوسکی جسنی تعریف کی اوسکی
رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ای رب میری بخش مجکو فصل چوتهی نماز کی واجبون کی بیان مین امام اعظم کی
نزدیک پندره چیزین واجب هین پهلی الحمد پڑهنی دوسری الحمد کی ساته پوری سورت یا ایک
آیه بڑی یا تین آیتین چهوٹی نفل اور وتر کی هر رکعت مین اور فرض کی دو رکعت مین ملانی تیسری اگر
چار رکعت فرض هو تو پهلی دو رکعت مین قرارت مقرر کرنی چوتهی قیام اور رکوع اور سجدون مین
ترتیب کی نظر رکهنی ف یعنی هر فرض اور واجب کو اوسکی مقام پر ادا کرنا پانچوین رکوع
اور سجدون مین ایک تسبیح کی قدر قرار پکڑنا چهٹی سیدها کهڑا هونا رکوع کی بعد ساتوین سیدها
بیٹهنا دونون سجدون کی بیچ فتاوی قاضی خان مین لکها هی که اگر نمازی رکوع سی سجده مین گیا
بدون قومه کرنی کی تو نماز اوسکی ابو حنیفه اور محمد کی نزدیک جایز هوگی پر سجده سهو کا اوسپر
واجب هوگا آٹهوین قعده اولی نوین التحیات پڑهنی اوسمین دسوین پی درپی ارکان
ادا کرنی پس اگر ایک رکعت مین دو رکوع کیے یا تین سجده کیے یا پهلی التحیات کی بعد درود پڑها
اور تیسری رکعت کی قیام مین دیر لگی تو ان تینون صورتون مین سجده سهو لازم آویگا ف وجه سجده
سهو لازم آنی کی یه هی که پهلی صورت مین دوسری رکوع کی سبب سجده کرنی مین دیر لگی اور دوسری صورت مین
تیسری سجده کی سبب کهڑی هونی مین دیر لگی اور تیسری صورت مین درود پڑهنی کی باعث تیسری رکعت کی قیام
مین دیر لگی پس ان صورتون مین ارکان کی پی درپی ادا هونی مین خلل واقع هوا اسلیئے سجده سهو لازم آیا
گیارهوین التحیات پڑهنی آخر قعده مین بارهوین قرارت پکار کی پڑهنی امام کو دو رکعت مین فجر اور
مغرب اور عشا اور جمعه اور دونون عید کی اور آهسته پڑهنی ظهر اور عصر اور دن کی نفلون مین تیرهوین
باهر هونا نماز سی لفظ سلام کهه کر چودهوین دعا قنوت پڑهنی وتر مین پندرهوین
دونون عید کی نماز مین چهه چهه تکبیرین کهنی اور امام اعظم کی نزدیک فرض اور چیز هین واجب [illegible]

اور جیز فرض ترک کرنی سی نماز باطل ہوتی ہی اور واجب ترک کرنی سی بہول کر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے
پس اگر کسی نی بہول کر واجب ترک کیا پہر اوسنی سجدہ سہو کرلیا تو نماز درست ہوئی اور
سجدہ سہو نہ کیا تو واجب ہی کہ نماز پہر پڑہی اور اگر واجب قصدا ترک کیا تو [illegible]
اعادہ نماز کا واجب ہی ف اور جو پہر کی نماز نہ پڑہی فرض ادا ہو گیا پر واجب کی ترک سی گناہ
سہر رہا اور اماموں کی نزدیک فرض اور واجب ایک چیز ہی ف یعنی وہ لوگ اوسی فرض
کو فرض ہی کہتی ہین اور واجب ہی پس جن چیزون کو امام اعظم واجب کہتی ہین اُن کی نزدیک
بعضی اون مین سی فرض ہی اور بعضی سنت مگر وہ لوگ فرماتی ہین کہ سجدہ سہو بعضی فرض کی ترک
سی بہی لازم آتا ہی اور بعضی سنت کی ترک سی بہی ف مراد ان فرضون اور سنتون سی وہ فرض
اور سنتین ہین کہ جنکو امام اعظم واجب کہتی ہین اور وہ لوگ اُن مین سی بعض کو فرض ٹہراتی ہین
اور بعض کو سنت واللہ اعلم بالصواب **فصل پانچوین** سجدہ سہو کی بیان مین **مسئلہ**
سجدہ سہو کا طریق یون ہی کہ آخری قعدی مین التحیات کی بعد داہنی طرف سلام پہیر کی دو
سجدی کری بعد اوسکی پہر التحیات اور درود اور دعا پڑہ کر دونو طرف سلام پہیری اور اگر سلام
پہیرنی کی قبل سجدہ سہو کر لیا تو بہی درست ہی اور اگر ایک نماز مین کئی واجب بہول کر
چہوڑ دی تو ایکبار سجدہ سہو کر لینا کفایت کرتا ہی اور اگر امام سجدہ سہو کری تو مسبوق کو
چاہیی کہ اوسمین امام کی تابعداری بجا لاوی اگرچہ جسوقت امام نی سہو کیا تہا اسوقت وہ
وہ شریک نہ تہا اور اگر مسبوق نی امام کی سلام پہیرنی کی بعد اپنی باقی نماز پڑہنی مین سہو کیا تو پہر
سجدہ کرلیوی ف مسبوق اوسکو کہتی ہین کہ جسکی کچہہ نماز ہاتہہ سی گئی ہو یعنی امام جب ایک رکعت
یا دو رکعت پڑہ چکی تب وہ آکر مل جاتی **مسئلہ** پانچون وقت کی نمازون مین جماعت
فرض ہی نزدیک امام احمد رح کی لیکن نماز منفرد کی بہی درست رکہتی ہین اور داؤد رحمہ اللہ کی
نزدیک نماز منفرد کی اصلا درست نہین اور شافعی رحمہ اللہ کی نزدیک جماعت فرض کفایہ ہی
ف یعنی محلی کی مسجد مین اگر بعضی لوگ جماعت قایم کرلین تو اورونکی ذمی سی جماعت کی فرضیت
ساقط ہو جاتی ہی نہ فرضیت فرض کی اور ابو حنیفہ اور مالک رحمہما اللہ کی نزدیک جماعت سنت مؤکدہ
قریب واجب کی اور اگر جماعت تمام ہو جانیکا احتمال ہو تو فجر کی سنت باوجود اسکی کہ سب سنتون سی تاکید

اسکی زیادہ ہی اوسکو بہی چہوڑ دیوی اور شہر کی لوگ اگر ترک جماعت کی عادت کرین تو اون سی لڑائی
چاہیی کرنی جب تک کہ جماعت قایم نکرین **مسئلہ** صرف عورتون کی جماعت ابو حنیفہ کی نزدیک
مکروہ ہی اور اماموں کی نزدیک درست ہی **مسئلہ** امامت کی لیی سب سی بہتر وہ شخص ہی کہ جو
اچہی قرات جانتا ہو اور وہ ایسا ہو کہ نماز کی فرایض اور واجبات اور سنتین اور مکروہات اور
مفسدات اور مستحبات سی واقف ہو بعد قاری کی عالم بہتر ہی اور وہ عالم ایسا ہو کہ نماز صحیح
ہونی کی قدر قرآن پڑہ جانتا ہو اور اکثر علما کی نزدیک قاری سی عالم بہتر ہی ف یعنی نری قاری
سی البتہ عالم بہتر ہی اور جو قاری واقف ہو نماز کی احکام سی تو ویسا قاری بیشک اور بی شبہ نری عالم
سی بہتر ہی اور امامت فاسق کی مکروہ ہی پر اوسکی پیچہی نماز جائز ہوگی اور پڑہی ہوئی بالغ مرد کو لڑکی
اور عورت اور امی کی پیچہی اقتدا کرنا درست نہین اور فرض پڑہنی والی کی اقتدا نفل پڑہنی والی
کی پیچہی بہی درست نہین اور کسی امی نی ایک قاری اور ایک امی کی امامت کی تو نماز تینوں کی
باطل ہوئی اور بیوضو کی پیچہی نماز درست نہین اور امام کی نماز فاسد ہونی سی مقتدی کی نماز بہی فاسد
ہوتی ہی اور کہڑی ہونی والی کی نماز بیٹہنی والی کی پیچہی اور وضو کرنیوالی کی نماز تیمم کرنی والی کی پیچہی
درست ہی اور رکوع اور سجدہ کرنی والی کی نماز اشارہ سی پڑہنی والی کی پیچہی درست نہین **مسئلہ**
اگر ایک مقتدی ہو تو امام کی برابر داہنی طرف کہڑا ہو جاوی اور اگر دو مقتدی یا زیادہ دو سی ہین تو امام
کی پیچہی کہڑی ہووین اور اگر کسی نی صف کی پیچہی اکیلی نماز پڑہی تو نماز اوسکی مکروہ ہوگی اور نزدیک
احمد کی نماز اوسکی درست نہوگی اور اگر مقتدی امام سی آگی بڑہ جاویگا تو نماز اوسکی باطل ہوگی اور ابن ماجہ
نی انس رضی اللہ عنہ سی روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ نماز مرد کی اپنی گہر مین
پڑہنی سی ثواب ایک نماز کا رکہتی ہی اور نماز مرد کی محلی کی مسجد مین ثواب پچیس نماز کا اور نماز مرد کی جمعہ
مسجد مین ثواب پانسو نماز کا اور نماز مرد کی میری مسجد مین یعنی مدینہ کی مسجد مین ثواب پچاس ہزار نماز کا اور
نماز مرد کی خانہ کعبی مین ثواب لاکہہ نماز کا رکہتی ہی **فصل چہٹی** سنت کی طریق پر نماز پڑہنی کی بیان مین
طریق سنت کا وہ ہی کہ فرضون مین اذان اور تکبیر کہی جاوی اور نزدیک حی علی الصلوۃ کی امام کہڑا ہووی
اور نزدیک قد قامت کی تکبیر تحریمہ کی کرکی نیت کری اور دونو ہاتہہ کان کی لو تک اوٹہاوی اور
مقتدی امام کی تکبیر کی بعد تکبیر کہی اور داہنا ہاتہہ بائین ہاتہہ پر ناف کی نیچی رکہی نزدیک ابی حنیفہ کی

اور عورت دونون ہاتھ کندہی تک اوٹھا کر سینی پر داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھی بعد اوسکی امام اور مقتدی اور
اکیلا پڑہنی والا سُبحانکَ اللّٰھُمَّ وبحمدِکَ وتبارکَ اسمُکَ وتعالیٰ جدُّکَ ولا الٰہَ غیرُکَ
اسکے پڑہی پاک ہی تو یا اللہ وپاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف تیری کی اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہی
بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیری بعد اوسکی امام اور اکیلا نمازی اعُوذُ باللّٰہِ من الشّیطانِ
الرّجیم بسمِ اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرّحیم اسکے پڑہی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کی شیطان راندی ہوئی
شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالی مہربان کی اور مسبوق کو جسقدر امام کی ساتھ نماز
نہین ملی اوسکی ادا کرنی کی شروع مین اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑہنی چاہیی نہ مقتدی **ف** یعنی مقتدی
امام کی پیچھی اعوذ باللہ اور بسم اللہ نہ پڑہی اسواسطی کہ اعوذ باللہ اور بسم اللہ تابع قرارت کی ہین اور قرات
پڑہنی مقتدی کو نہین ہی بلکہ فقط امام کو ہی اور مسبوق کو قرارت پڑہنی ہوتی ہی اسقدر مین کہ امام
کی ساتھ اوسکو نہین ملی بعد اوسکی امام اور اکیلا نمازی الحمد پڑہی پہر امام اور مقتدی اور اکیلا نمازی
آمین کہی آہستہ پس امام اور اکیلا پڑہنی والا سورہ ملاوین اور سنت وہ ہی کہ مقیم چین کی حالت مین فجر اور
ظہر کی نماز مین طوال المفصل پڑہی یعنی سورہ حجرات سی سورہ بروج تک اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل
پڑہی بروج سی لم یکن تک اور مغرب مین قصار مفصل لم یکن سی آخر قرآن تک **ف** سورہ حجرات سے بروج
تک کی سورتونکو طوال المفصل کہتی ہین اور بروج سے لم یکن تک کی سورتونکو اوساط مفصل اور لم یکن سی آخر
قرآن تک کی سورتونکو قصار مفصل لاکن اسطور پر لازم پکڑنا سنت نہین کہ کبہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فجر
کی نماز مین قُل اعُوذُ بربِّ الفلق اور قُل اعُوذُ بربِّ النّاس پڑہی اور کبہی مغرب کی نماز مین
سورہ طور اور سورہ نجم اور سورہ والمرسلات پڑہی اور اگر سب مقتدی بیکار رہو دین اور
لمبی قرات کی خواہش رکہتی ہون تو امام کو جائز ہے کہ قرارت دراز پڑہی ابو بکر رضی اللہ عنہ نی فجر کی ایک رکعت
مین سورہ بقر پڑہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی مغرب کی دو رکعت مین سورہ اعراف پڑہا اور عثمان رضی اللہ
عنہ فجر کی نماز مین اکثر سورہ یوسف پڑہتے تہی لاکن امام کو مقتدیونکی احوال پر نظر رکہنی ضروری ہی معاذ بن
جبل رضی اللہ عنہ نی ایک بار عشا کی نماز مین سورہ بقر پڑہی ایک مقتدی نی پیغمبر علیہ السلام
شکایت کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای معاذ مگر تو فتنہ اور بلا اور گناہ مین ڈالتا ہی **ف** مقصود
اسقدر دراز پڑہتا ہو کہ لوگ نماز چہوڑ دیتی ہین اور گناہگار ہوتے ہین مثل سبح اسم اور والشمس اور انکی مانند پڑہا کر غرض

کہ مقتدیون کی احوال پر نظر رکھنی بہت ہی ضروری ہی اور جمعہ کی دن صبح کی نماز مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی سورۂ الٓمٓ سجدہ اور سورۂ دہر پڑہی اور مقتدی چپ ہو کر امام کی قرأت کی طرف متوجہ رہی اور نفل نمازون
مین رغبت اور خوف کی آیات مین دعا مانگنی اور معاف چاہنا اور دوزخ سی پناہ مانگنا اور بہشت
کا سوال کرنا سنت ہی جب قرأت سی فراغت ہو تو اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع مین جاوی اور رکوع مین جانے کی
اور رکوع سی سر اوٹھانی کی وقت دونو ہاتھہ اوٹھانا نزدیک ابو حنیفہ کی سنت نہین لیکن اکثر فقہا اور محدثین
اوسکو سنت ثابت کرتی ہین اور رکوع مین دونو گھٹنی کو دو ہاتھہ سی مضبوط پکڑی اور انگلیون کو کھلی رکھی
اور سر اور پیٹ کو چوتڑ کی ساتھہ برابر کری اور جسقدر قرأت مین دیر کی اوسکی مناسب رکوع
مین بھی دیر کری اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین یا پانچ یا سات بار کہی یعنی رعایت طاق
کی رکھی اور ادنی مرتبہ تین بار ہی اور مقتدی امام کی بعد رکوع اور سجدی مین جاوی اور مقتدی
کو امام کی آگی رکوع اور سجدی مین جانا حرام ہی پہلی امام سر اوٹھاوی بعد اوسکی مقتدی اور
سر اوٹھاتی وقت نزدیک امام اعظم کی امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہی اور مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
اور اکیلا پڑہنی والا دونو کہی اور نزدیک امام ابی یوسف اور امام محمد کی امام بھی دونو کہی بعد
اوسکی تکبیر کہتی ہوی سب سجدی مین جاوین پہلی دونو گھٹنی رکھین بعد اوسکی دونو ہاتھہ پھر
ناک اور ماتھا دونو ہاتھہ کی بیچ مین رکھین اور انگلیان دونو ہاتھہ کی ملا کر قبلی کی طرف رکھین
اور بازو کو بغل سی اور پیٹ کو ران سے اور پنڈلی اور بازو کو زمین سی دور رکھین
اور عورتین ان سب کو ملا رکھین قیام اور رکوع کی مناسب سجدی مین دیر کری اور سُبْحَانَ رَبِّيَ
الْاَعْلٰى تین یا پانچ یا سات بار پڑہی اور بہتر یہہ ہی کہ تین بار پڑہی آہستہ اور اطمینان کی ساتھہ
بعد اوسکی اللہ اکبر کہہ کر سر اوٹھاوی اور قرار کی ساتھہ بیٹھہ کر دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ
وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور راہ دکھا مجکو
اور روزی دی مجکو اور بلند کر رتبہ میرا اور غنی کر مجکو روایت کی اسکو ترمذی نی ابن عباس
رضی اللہ عنہما سی بعد اوسکی اللہ اکبر کہہ کر پھر سجدہ کری مانند پہلی کی اور اسی طرح سُبْحَانَ رَبِّيَ
الْاَعْلٰى کہی پیچھی تکبیر کہتا ہوا اٹھی اول منہ بعد اوسکی دو ہاتھہ اوسکی بعد دونو گھٹنی اٹھا کر کھڑا
ہووی اور دوسری رکعت پہلی کی طرح پڑہی لاکن اس مین ثنا اور اعوذ نہ پڑہی اور جب

دوسری رکعت تمام کری تب بانیان پاؤن بچھاوی اوراوسپر بیٹھی اور دا ہنے کو کھڑا رکھی اور انگلیان دونون پاؤنکی قبلہ کی طرف رکھی اور دونون ہاتھہ کو دونون زانون پر رکھی اور داہنا ہاتھہ کی خنصر اور بنصر کو بند کری اور بیچ کی اونگلی اور ابہام کو ملاکر حلقہ کری اور شہادت کی اونگلی کہلی رکھی اور التحیات پڑہی اور اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑہنی کیوقت اشارہ کری یہ اشارہ کرنا چارون امام کی روایتون سی ثابت ہے لاکن مشہور مذہب امام اعظم کا وہی کہ اشارہ نکری ف مختار یہ ہے کہ اشارہ کری اس لئے کہ بہت فقہا اور محدثون سی ثابت ہوا اور نگاہ دونون ہاتہہ کی کبھی کیطرف متوجہ رکھے اور پہلی قعدہ مین تشہد سی زیادہ نہ پڑہی اور تشہد کی بعد اللہ اکبر کہتا ہوا تیسری رکعت کی لئی اٹہی اور اوس اوٹہنی مین دونون ہاتہہ اوٹہانا بہت عالم کی نزدیک سنت ہے نہ نزدیک ابو حنیفہ اور شافعی کی اور تیسری اور چوتھی رکعت مین فقط الحمد بسم اللہ سمیت پڑہی آہستہ جب چارون رکعت سی فارغ ہو تب قعدہ اخیر کری جسطرح پر قعدہ اولی کیا تہا اور اوس مین بعد تشہد کی درود پڑہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ یا اللہ رحمت خاص بہیج حضرت محمد پر اور اوپر تابعدارون حضرت محمد کی جیسی کہ رحمت بہیجی تونی اوپر ابراہیم اور اوپر تابعدارون ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر محمد کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسی کہ برکت اتاری تونی اوپر ابراہیم اور اوپر تابعدارون ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے بعد درود کی جو دعا مشابہ ساتہہ الفاظ قرآن کی ہو وہ پڑہی اور جو دعائین حدیث سے نقل کی گئین وہ بہتر ہین خصوصًا یہ دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے دوزخ کی عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری عذاب قبر سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری کانی دجال کی فتنی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری زندگانی اور موت کی فتنی سی یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے گناہ اور قرض سے

اور عورت دونون جلسی مین بائین چوتڑ پر بیٹھی اور دونون پاؤن داہنی طرف سی نکال
دیوی اور جب دعا پڑہ چکی تب سلام پھیری دونون طرف اکیلا نمازی نیت فرشتون کی کری
ف یعنی دل مین قصد کری کہ مین فرشتون پر سلام علیک کرتا ہون اور امام نیت مقتدیون
اور فرشتون کی کری اور مقتدی نیت امام اور قوم اور فرشتون کی اور چاہیی کہ نماز حضور دل اور
تواضع کی ساتھہ پڑہی اور سجدی کی جگہہ نظر رکھی اور بعد سلام کی آیۃ الکرسی ایک بار اور سبحان اللہ
تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار پڑہی نہین معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی
شریک اوسکا اوسکی لیی بادشاہت ہی اور اوسکی لیی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی

فصل ساتوین نماز کی حدث کی بیا نمین اگر نماز مین حدث لاحق ہووی تو وضو کری اور
اوسی پر نماز بنا کری ف یعنی وضو اگر آپ سی ٹوٹ جای تو وضو کری اور اوسی نماز کو پوری کری
جس مقام مین حدث ہوا اوسی مقام سی پڑہی اور اگر نمازی اکیلا ہو تو اوسکو پھر شروع ہی
نماز پڑہنی بہتر ہی اور اگر امام ہو تو خلیفہ پکڑی بعد اوسکی وضو کر کی مقتدیون مین داخل ہو جائے
اور اگر مقتدی ہو تو وضو کر کی پھر اوس مکان مین آوی جہان سی گیا تھا اور اس عرصے
مین جو کچھ امام پڑہ چکا ہو اول اوسکو ادا کری بغیر قرأت کی پھر امام کی ساتھہ شریک ہو جائے
اور اگر امام نماز سی فارغ ہو تو مقتدی مختار ہی اگر چاہی پہلی مکان مین پھر آوی اور اگر چاہی
جس مکان مین وضو کیا اوسی مکان مین نماز پوری کری اور اگر قصدًا حدث کریگا تو نماز
فاسد ہوگی بنا کرنی درست نہوگی اور اگر نماز مین باولا ہوا یا احتلام ہوا یا کہل کہلا کی ہنسا
یا نجاست منع کرنی والی نماز کی اوس پر پڑی یا کوئی زخم لہو بہنی والا اوسکو پہنچا یا وضو ٹوٹنی
کی گمان پر مسجد سی نکل آیا پیچھی اوسکی ظاہر ہوا کہ وضو نہین ٹوٹا تھا یا مسجد کی سوا کسی اور جگہہ
مین نماز پڑہتا تھا اوس جگہہ وضو ٹوٹنی کی گمان سی صف سی الگ ہوا بعد اوسکی معلوم ہوا
کہ حدث نہین ہوا تھا ان صورتون مین نماز فاسد ہوگی بنا جایز نہوگی اور اگر مسجد یا صف سے
باہر نہین ہوا تو بنا کر لی اور اگر قعدہ اخیر مین التحیات کی بعد حدث لاحق ہوا تو وضو کر کی
اور سلام پھیری اور اگر التحیات کی بعد قصدًا حدث کیا تو نزدیک امام اعظم کی نماز اوسکی

تمام ہوئی **ف** وجہ تمام ہونیکی یہہ ہی کہ نمازی کو کوئی فعل کی ساتھہ نماز سی نکلنا فرض ہی نزدیک
امام اعظم کی پس قصداً حدث کرنا بعد تشہد کی یہی ایک فعل ہی اور اگر التحیات کی بعد تیمم کرنیوالا پانی پر
قادر ہوا یا امی نی کوئی سورت سیکھی یا ننگا کپڑی پر قادر ہوا یا اشاری سی پڑہنی والا رکوع اور سجدے
پر قادر ہوا یا مدت مسح موزی کی تمام ہوئی یا موزہ تہوڑی عمل کی ساتھہ پاؤن سی نکالا یا صاحب
ترتیب کو قضا یاد آئی آگی کی فصل مین ذکر صاحب ترتیب کا آتا ہی یا قاری نی امی کو خلیفہ
پکڑا یا فجر کی نماز مین آفتاب نکل آیا یا جمعہ کی نماز مین التحیات کی بعد عصر کا وقت داخل ہوا یا
صاحب عذر کو مثل سلسل البول وغیرہ والی کو عذر جاتا رہا یا زخم اچہا ہوکر اوسکی پٹی گر پڑی ان
صورتوں مین نزدیک امام اعظم کی نماز باطل ہوئی اس سبب سے کہ مصلی کا باہر ہونا نماز سی فعل
کی ساتھہ فرض تہا اور وہ فعل پایا نہین گیا ان صورتون مین کیونکہ یہہ امور مذکورہ اوسکی اختیار کی
نہین پس اگر کوئی امر انہین مین سی التحیات کے بعد حادث ہو جائی تو گویا کہ بیچ نماز مین ہوا اسلیے
نماز اوسکی باطل ہوئی اور نزدیک صاحبین کی باطل نہین ہوئی **ف** اس باعث سے کہ اون کی نزدیک
نماز سی فعل اختیاری کی ساتھہ باہر ہونا فرض نہین ہی پس التحیات کی بعد اگر کوئی امر انہین
مین سی حادث ہو جائیگا تو نماز سی خارج ہونا ثابت ہوگا **مسئلہ** اگر امام کو حدث ہوا اور اوسنی مسبوق
کو خلیفہ کیا تو مسبوق نماز امام کی پوری کرکی پہر مدرک کو خلیفہ کری تا مدرک قوم کی ساتھہ سلام پہیرے
مسبوق بعد اوسکی کہڑا ہوکر اپنی نماز تمام کر لی **ف** مدرک اوسکو کہتی ہین کہ جسنی تمام نماز امام
کی ساتھہ پڑہی **مسئلہ** اگر رکوع یا سجدہ مین حدث لاحق ہو وضو کی بعد جب بنا کریگا تب اوس
رکوع اور سجدہ کو پہر ادا کری اور اگر رکوع اور سجدہ مین یاد آیا کہ پہلی رکعت مین سے ایک سجدہ یا سجدہ
تلاوت کا فوت ہوا تہا تو اوس سجدہ کو قضا کری لاکن دوہرانا اوس سجدہ کا مستحب ہے واجب
نہین اور اگر امام کو حدث ہوا اور مقتدی ایک مرد ہی تو وہ مرد خلیفہ ہو گا بدون تعین کرنیکی اور
اگر مقتدی ایک عورت ہے تو نماز دونون کی فاسد ہوگی اور اگر مقتدی ایک لڑکا ہی تو اوس
صورت مین بہی یہی حکم ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نماز امام کی فاسد نہوگی اگر عورت یا لڑکی کو
خلیفہ نکیا ہو **مسئلہ** اگر امام قرات سے بند ہو جائی تو اوسکو خلیفہ کرنا درست ہے اگر قدر نماز جائز ہونیکی قدر پڑہ چکا
ہو **مسئلہ** اگر کوئی شخص امام کو نماز مین پاوے تو جس رکن مین پایا اوس رکن مین داخل ہو جاوے اگر رکوع مین پایا

تو رکعت ملی اور اگر رکوع مین نه پایا تو رکعت نه ملی پس جسوقت امام اپنی نماز سے فراغت کرے تو
اوسوقت مسبوق جسقدر نماز اوسکی فوت ہوئی ہے اوسکو پڑہ لیوے اور مسبوق کی نماز قراءت کے حق مین اول
نماز کا حکم رکہتی ہے اور بیٹہنے کے حق مین آخر نماز کا حکم **ف** یعنی مثلاً اگر ایک رکعت فجر کی یا دو رکعت
مغرب کی یا تین رکعت عشا کی امام کی ساتہہ ملی تو امام کی سلام پہیرنیکے بعد کہڑا ہوکر ثنا اور اعوذ
باللہ پڑہے جسطرح اول نماز مین پڑہتے ہین بعد اوسکے الحمد اور سورة کی ساتہہ ایک رکعت پڑہ کر قعدہ
اخیرہ کرکے سلام پہیرے اور اگر مثلاً ایک رکعت مغرب کی ملی تو دوسرے رکعت مین ثنا اور اعوذ باللہ
کے بعد الحمد سورة سمیت پڑہ کر قعدہ اولی کرے پہر کہڑا ہوکر ایک رکعت اور الحمد سورة سمیت پڑہ کے
قعدہ اخیرہ کرے اور سلام پہیرے **مسئلہ** مسبوق کے پیچہے نماز پڑہنی درست نہین نزدیک ابو حنیفہ کے اور
شافعی اوسکو جائز رکہتے ہین **ف** یعنی امام کے سلام پہیرنیکے بعد مسبوق جب اپنے فوتی نماز کو قضا پڑہتا
ہو تو اوسوقت اگر کسی نے اوسکے پیچہے اقتدا کیا تو اوس مقتدی کی نماز درست نہوگی نزدیک ابو حنیفہ
رحمه اللہ کے اور نزدیک شافعی رحمه اللہ کے جائز ہوگی **مسئلہ** اگر نمازی دو رکعت کے بعد بہولکر تیسرے
رکعت کیلئے اوٹہا اور قعدہ اولی نہ کیا تو جب تک بیٹہنے کے قریب ہے تو بیٹہہ جاوے اس صورت مین
سجدہ سہو واجب نہوگا اور اگر کہڑے ہونے کے قریب ہوگیا تو کہڑا ہو جاوے نہ بیٹہے اگر بیٹہیگا تو نماز فاسد ہوگی اور
بعض کے نزدیک فاسد نہین ہوتی ہے پر سجدہ سہو کرنا ہوگا اور اگر چار رکعت کے بعد کہڑا ہوگیا تو
جب تک پانچوین رکعت کیواسطے سجدہ نہین کیا تو بیٹہہ جاوے اور قعدہ اخیرہ کرکے سلام پہیرے اور
سجدہ سہو کرلے اور اگر پانچوین رکعت کیلئے سجدہ کیا تو نماز اوسکی باطل ہوئی اب اگر
چاہے چہٹی رکعت پڑہ کر سلام پہیرے اور سجدہ سہو کرے اور چاہے چہٹی رکعت نہ پڑہے اوس جگہہ
قعدہ اخیرہ کرے اور سلام پہیرے اس صورت مین چار رکعت نفل ہونگے اور ایک رکعت باطل ہوگی

فصل اٹہوین وقتیہ نماز کی قضا پڑہنے کی بیان مین اگر نماز کا وقت فوت ہو جاوے تو قضا
پڑہے اذان اور تکبیر کی ساتہہ مانند ادا کے پس اگر قضا جماعت کی ساتہہ پڑہی جاوے تو مغرب
اور عشا اور فجر کی نماز مین قراءت پکارکے پڑہنی واجب ہے اور اگر اکیلا پڑہتا ہو تو آہستہ پڑہے **مسئلہ** قضا
اور وقتیہ نماز مین ترتیب فرض ہے اور فرض اور وتر مین نزدیک امام اعظم کے پس باوجود قضا یاد ہونیکے اگر نماز وقتیہ
پڑہیگا تو نماز وقتیہ فاسد ہوگی پہر اگر فائتہ کی نماز پڑہ لی دوسرے وقتیہ کے اول اگر نیکی آگے تو پہلی وقتیہ کے

فرضیت باطل ہوگئی اور اگر فایتہ کی قضا پڑہنی کی آگی پانچ نماز وقتیہ ادا کی تو یہہ سب وقتیہ صحیح ہوئین نزدیک امام اعظم کی نہ نزدیک صاحبین کی **ف** تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ جو شخص صاحب ترتیب ہووی اوسکو قضا اور وقتیہ مین نماز ترتیب کی ساتہہ پڑہنی فرض ہی صاحب ترتیب اوسکو کہتی ہین کہ جس شخص کی نماز چہہ سی کم قضا ہو خواہ ایک ہو خواہ دو خواہ تین خواہ چار خواہ پانچ اور جو پوری چہہ ہوئین تو وہ صاحب ترتیب نرہا پس جب تک صاحب ترتیب ہی تب تک اوسپر فرض ہی کہ اول قضا نماز پڑہ لیوی اوسکی بعد وقتیہ پڑہے اور اگر قضا یاد رکہہ کی وقتیہ پڑہیگا تو وقتیہ فاسد ہوگی مثلا ایک نماز فوت ہوی اوسنی اوسکو یاد رکہہ کر ایک وقتیہ پڑہی تو یہہ وقتیہ فاسد ہوگئی لاکن فساد اسکا موقوف ہی یعنی اگر اس وقتیہ کی پیچہی یک تخت اور پانچ وقتیہ پڑہتا گیا اور اوس فوتی کو انکی بیچ مین نپڑہی تو یہہ سب وقتیہ صحیح ہوئین اور فساد وقتیہ اولی کا بہی اوٹہہ گیا اور اگر اوس نی ایسا نکیا بلکہ فوتی کو یاد رکہہ کر ایک وقتیہ پڑہی پہر دوسری وقت مین وقتیہ سی پہلی اوس فوتی کو پڑہی تو اسصورت مین پہلی وقتیہ کی فرضیت باطل ہوی یعنی فرض نرہی نفل ہوگئی **مسئلہ** اگر عشا بہول کر بلی وضو پڑہ لی اور سنت اور وتر کو وضو کی ساتہہ پڑہی تو عشا کی ساتہہ سنت پہر پڑہی اور وتر نہ پڑہی نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کی وتر بہی پڑہی **مسئلہ** ترتیب ساقط ہوتی ہی تین چیز کی سبب ایک تو وقتیہ نماز کی وقت تنگ ہونی کی سبب دوسری بہولنی کی سبب تیسری جس وقت اوسکی ذمہ چہہ یا زیادہ چہہ سی نماز فایتہ ہوئین خواہ نئی ہوئین خواہ پرانی اوسکی سبب **ف** مثلاً کسی نی چہہ نمازین قضا کین اب ساتوین نماز ان چہہ کی یاد رکہی پر اوسنی پڑہ لی تو بہی درست ہی پس جسوقت فوتی نمازین ادا کر چکیگا تو ترتیب پہر عود کریگی اور اگر چہہ یا زیادہ چہہ سی فوت ہوئین اور کتنی نمازین ان مین سی قضا پڑہی یہان تک کہ کم چہہ سی باقی رہین تو نزدیک بعض کی اس صورت مین ترتیب رجوع کریگی اور فتوی اوس قول پر ہی کہ ترتیب رجوع نکریگی جب تک تمام ادا نہوگی **فصل** نوین نماز فساد کرنی والی اور مکروہ کرنی والی چیزون کی بیان مین کلام اگرچہ بہول کر ہو یا نیند مین نماز فاسد کرتا ہی اور اسی طرح سوال کرنا اوس چیز کا کہ جو چیز اوسکو دینی

ہی مانگتا ہو سکی **ف** مثلاً کہنا یا اللہ فلانی عورت کی ساتھہ میرا نکاح کر دی اور نالہ کرنا اور
درد سی آہ اور پریشانی سی اُف کہنا اور ساتھہ آواز کی رونا اور یا مصیبت سی نہ بہشت اور
دوزخ کی ذکر سی **ف** یعنی بہشت اور دوزخ کا ذکر سنکر رونی سی نماز فاسد نہیں ہوتی ہی
اور کھنکارنا بی عذر اور چھینک نی والی کو یرحمک اللہ کہنا اور خوش خبری کا جواب الحمد للہ کی
ساتھہ دینا اور بری خبر کا جواب انا للہ وانا الیہ راجعون کی ساتھہ اور خبر تعجب کا جواب
سبحان اللہ یا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی ساتھہ دینا یہہ امور نماز کو فاسد کرتی ہین اور اگر
اپنی امام سے سہو اور کو بتا دی تو نماز فاسد ہوتی ہی اور اپنی امام کو بتانی سی فاسد
نہیں ہوتی ہی اور سلام کرنا قصداً اور جواب دینا سلام کا خواہ قصداً ہو خواہ سہواً یہہ دونوں
نماز کو فاسد کرتی ہین نہ سلام سہواً اور قرآن دیکھہ کر پڑہنا اور کہانا اور پینا اور عمل کثیر یہہ سب
نماز کو فاسد کرتی ہین اور عمل کثیر وہ ہی کہ اوس کام مین دونون ہاتھہ لگانی کی حاجت ہو
اور نزدیک بعض کی عمل کثیر وہ ہی کہ اوس کام کی کرنی والی کو دیکھنی والا جانی کہ یہہ شخص نماز میں
نہیں اور بعض نی کہا کہ جس کام کو نمازی آپ کثیر سمجھی وہ عمل کثیر ہی اور اگر نجاست پر سجدہ کیا
تو نماز فاسد ہوگی اور اگر ایک شخص نماز پڑہ رہا تہا اوسکی تمام ہونی کی قبل دوسری نماز شروع کی
نئی تحریمہ سی تو پہلی نماز باطل ہوگی اور اگر اوس پہلی نماز کو پہر نئی تحریمہ کی ساتھہ شروع کی تو باطل
نہوگی اور جو کہانا کہ دانت مین لگا تہا اگر اوسکو زبان سی نکال کر کہا لیا پس اگر وہ چنی سی
کم ہی تو نماز فاسد نہوگی اور اگر چنی کی برابر ہی تو فاسد ہوگی اور اگر کسی مکتوب پر نظر کی اور معنی
اوسکی دریافت کی تو نماز فاسد نہوگی اور اگر زمین یا دوکان پر نماز پڑہتا ہی اور اوسکی سامنی سی
کوئی چلا گیا تو نماز فاسد نہوگی اگرچہ جانی والا عورت ہو یا گدہا یا کتا لیکن اگر عقلمند چلا گیا
تو جانی والا گناہ گار ہوگا مگر جسوقت کہ دوکان بلند ہو اس طور پر کہ جانی والی کا سر نمازی
کی پاؤن کی برابر نہو تو گناہ گار نہوگا اور سنت وہ ہی کہ نمازی میدان یا سر راہ مین ایک
لکڑی کہڑی کری ایک ہاتھہ کی لنبی اور ایک انگلی برابر موٹی اور اپنی قریب داہنی یا بائین
ابرو کی برابر کہڑی کری اور ستُرہ سامنی رکہہ دینا یا زمین پر خط کہینچنا فایدہ نہین رکھتا ہی اور امام
کا ستُرہ قوم کو کفایت کرتا ہی اور اگر ستُرہ نہو تو نمازی گذرنی والی کو اشاری سی یا تسبیح کہہ کر

گذرنی سی دفع کری نہ دونون سی **ف** یعنی یون نکری کہ اشارہ ہی کری اور تسبیح ہی سے
مسئلہ اگر دو تہ والی کپڑی پر نماز پڑہی اور اوسکی استر کی تہ نجس تہی اس صورتمین اگر وہ دونون
سئی ہوئی نہین ہین تو نماز صحیح ہوگی اور اگر سئی ہوئی ہین تو صحیح نہوگی اور اگر بچہی ہوئی کپڑی
پڑہی اور ایک طرف اوسکا نجس ہے تو نماز جایز ہوگی پاک کی جانب ہلانی سی ناپاک کی جانب
ہلی یا نہ ہلی اور اگر کپڑا لمبا ہی کہ ایک طرف اوسکا پہن کر نماز پڑہتا ہی اور جسطرف نجس ہی
پر پڑا ہی اس صورتمین اگر مصلی کی ہلنی سی نجس کی جانب ہلتا ہی تو نماز درست نہوگی اور اگر
نہین ہلتا ہی تو درست ہوگی **مسئلہ** مکروہ ہی کپڑی یا بدن کی ساتہہ نماز مین کہیلنا اگر یہہ عمل
قلیل ہی اور اگر کثیر ہی تو نماز کو فاسد کریگا اور مکروہ ہی کنکریان سجدی کی جگہہ سی ہٹانا مگر اس
صورتمین کہ سجدہ کرنا ممکن نہو تو ایک بار یا دو بار ہٹا دی **ف** اگر تین بار ہٹاویگا تو نماز
فاسد ہوگی اور مکروہ ہی اونگلیون کو ہل کرا اور کہینچکر چٹخانا اور ہاتہہ کمر پر رکہنا اور داہنی یا بائین
طرف منہہ لانا بدون سینہ پہیرنی کعبی کی طرف سی اور اگر سینہ پہر جائیگا تو نماز فاسد ہوگی اور
مکروہ ہی اقعا یعنی دونو زانو کہڑا کر کی اور دونو ہاتہہ زمین مین رکہہ کی چوتڑ پر ٹکنی کی بیٹہک
بیٹہنا اور دونون باہون کو سجدی مین بچہانا اور سلام کا جواب ہاتہہ سی دینا اور
فرض مین بی عذر چار زانو بیٹہنا اور کپڑی کو مٹی لگنی کی احتیاط سی سمیٹنا اور سدل
ثوب یعنی کپڑی کو سر اور کندہی پر ڈال کر دونو کناری کو بدون ملانی کی لٹکا دینا اور جمہائی
یعنی چاہیئی کہ جمہائی کو دفع کری اور کہانسی کو جہانتک ہو سکی دفع کری اور انگڑانا یعنی
بدن کو سستی دفع کرنیکی لئی کہینچنا اور آنکہین بند رکہنی بلکہ چاہئی کہ نظر سجدی کی جگہہ پر رکہی
اور سر کی بالون کو سر پر لپیٹ کی گرہ دیکر نماز پڑہنی بلکہ سنت یہہ ہی کہ اگر سر پر بال ہوں دین تو
بالونکو چہوڑ دیوے تاکہ بال بہی سجدہ کرین اور نماز ننگی سر پڑہنی مگر عاجزی اور انکساری کی لئی مضایقہ نہین
اور آیتون اور تسبیحون کو ہاتہہ سی شمار کرنا لیکن نزدیک صاحبین کی یہہ مکروہ نہین ہے اور امام
اکیلا مسجد کی طاق مین ہو اور سارے لوگ باہر ہوون یا امام تنہا اونچی پر ہو اور سارے لوگ نیچی اور
صف سے پیچھی اکیلا کہڑا ہونا ساتہہ اونکی کہ صف مین جگہہ ہی اور اگر صف مین جگہہ نہو تو ایک آدمی
صف سے کہینچ کر اپنی ساتہہ صف کر لیوی اور پہننا اوس کپڑی کا کہ جسمین تصویر آدمی یا جانور

ہووی یا تصویر سر پر یا سامنے کی یا داہنے یا بائین ہاتھہ کیطرف ہووے اور اگر پیچھی قدم تلے یا پیچھی پیٹھہ کے ہووی تو
مضایقہ نہین اور تصویر درخت اور اوسکی مانند کی اور اسطرح تصویر کہ سر نہووے مضایقہ نہین اور بیمار کا
اور ... کا نماز مین مکروہ نہین اور مکروہ ہے کہ امام مسجد مین کھڑا ہووے اور سجدہ مسجد کے طاق مین کرے مکروہ نہین
ہی نماز پڑہنا اوس مرد کے پیٹھہ کیطرف کہ بات کرتا ہے اور کلام اللہ کیطرف یا تلوار لٹکے ہووی یا شمع یا چراغ کیطرف

فصل دسوین بیمار کی نماز کی بیان مین

اگر بیمار کو کھڑا ہونیکی طاقت نہوے یا مرض بڑہنی کا خوف ہو تو نماز بیٹھہ کر پڑہے
اور رکوع اور سجدہ بجالاوی اور اگر رکوع اور سجدہ کرنیکی طاقت نہو اور کھڑی ہونیکی طاقت ہو
تو نزدیک امام اعظم کی فتوی یہہ ہے کہ بیٹھہ کر نماز پڑہنی اوسکی لیئی بہتر ہی کھڑی ہوکر پڑہنی سی پس
بیٹھہ کر نماز پڑہی اور رکوع اور سجدہ سر کی اشاری سی کری اور اشارہ سجدی کا بہت جھک کر
کری رکوع کی اشارے سی اور اگر کھڑی ہوکر سر کی اشاری سی نماز پڑہی گا تو بہی درست ہے اور نزدیک
فقیر کی بہتر ہی کہ کھڑی ہونی پر طاقت ہوتی ہوئی کھڑا ہونا ترک نکری اور اگر کھڑی ہونے اور رکوع
اور سجدی پر طاقت نہین رکھتا ہی تو بیٹھہ کر اشاری سی پڑہی اور اگر بیٹھنیکی بہی طاقت نرکھی تو چت
لیٹے اور دونون پاؤن قبلی کیطرف کری یا کروٹ لیٹی اور منہ قبلی کی جانب کری سر کی اشارے سی
اور اگر رکوع اور سجدہ کرنا سر کی اشاری سی ممکن نہو تو نماز موقوف رکھی جب تک طاقت
اشاری کی حاصل ہووی اور اگر اس عرصی مین مرگیا تو گناہگار نہوگا اور اگر نماز کی بیچ مین بیمار
ہو جاوی تو موافق اپنی طاقت کی نماز کو تمام کری اور اگر بیمار بیٹھہ کر رکوع اور سجدی کے ساتھہ
نماز ادا کرتا تہا پہر نماز کی اندر کھڑی ہونی پر قادر ہوا تو کھڑا ہو جاوی اور اوس نماز کو پوری کرے
اور نزدیک امام محمد کی نماز سر سی شروع کری اور اگر بیمار نماز اشاری کی ساتھہ پڑہتا تہا اور نماز کی
بیچ مین رکوع اور سجدی پر قادر ہوا تو اس صورتین بالاتفاق نماز سر سی شروع کری اور جو شخص
دیوانہ رہا ایک رات ایک دن تک تو نماز اوس ایک رات اور ایکدن کی قضا کر لی اور اگر
ایک رات اور ایک دن سی ایک ساعت زیادہ گذری گی تو قضا واجب نہوگی اور نزدیک
... تک چھٹی نماز کا وقت نہ آویگا تب تک قضا واجب ہوگی

فصل گیارہوین

مسافر کی نماز کی بیان مین جو کوس چار ہزار قدم کا کہلاتا ہے ویسی پندرہ پندرہ کوس کی تین منزل چلنی کی قصد
سے جو شخص اپنی گھر سی نکل کر شہر کی عمارتونسی باہر ہووی تو اوس شخص کو چاہیی کہ چار رکعت والی

فرض مین دو رکعت پڑہی اور اگر اوسنی چار رکعت پڑہی اس صورت مین اگر دو رکعت کی
بعد بیٹہا تہا تو نماز ادا ہوی مگر ہان دو رکعت فرض ہونی اور دو رکعت نفل لیکن فرض اور نفل اکٹہا
کرنی کی سبب گناہ گار رہا اگر بہول کر ایسا کیا تو سجدہ سہو کر لیوی کیونکہ سلام پہیرنے مین دیر لگی
اور اگر دو رکعت کی بعد نہین بیٹہا تو فرض اوسکا باطل ہوا چارون رکعت نفل ہوتین سجدہ سہو
کر لیوی مسافر کو جب تک اپنی اصلی وطن مین داخل نہوگا یا کسی شہر یا گاؤن مین پندرہ یا زیادہ
پندرہ دن کی رہنی کا قصد نکریگا تب تک اوسکو حکم قصر کا رہیگا اور میدان مین نیت اقامت کی معتبر نہین
اور جو لوگ کہ ہمیشہ میدان مین رہا کرتی ہین اور کسی جگہہ اقامت نہین کرتی ہین مگر دس پانچ روز
تو اون لوگون کو حکم ہی کہ ہمیشہ نماز اقامت کی پڑہین قصر نکرین ہان جسوقت ایک بارگی تین منزل یا بیس
کوس چلنی کا ارادہ کرین تو اوسوقت قصر پڑہین اور اگر وقتیہ مین مسافر نی مقیم کی پیچہی اقتدا کیا تو
چار رکعت والی نماز مین مسافر پر چار رکعت لازم ہوگی اور وقت کی بعد یعنی قضا مین مسافر کو
مقیم کی پیچہی اقتدا کرنا درست نہین اور مقیم کو مسافر کی پیچہی وقتیہ اور قضا دونون مین اقتدا کرنا
درست ہی جب مسافر دو رکعت پڑہ کر سلام پہیری تو مقیم کہڑا ہوکر دو رکعت اور پڑہ لیوی **ف**
مسافر کو قضا پڑہنی مین مقیم کی پیچہی اقتدا کرنا درست نہونی کی وجہہ یہہ ہے کہ نماز وقتیہ مین امام کی اقتدا
کی سبب مسافر پر فرض چار رکعت ہو جاتی ہے اور وقت بعد مسافر کا فرض بدلتا
نہین اور مقیم کو مسافر کی پیچہی قضا مین بہی اقتدا درست ہی بشرطیکہ دونونکا فرض ایک ہو
مثلاً عشا دونون کی فوت ہوی تو اس صورت مین مقیم کی اقتدا مسافر پر درست ہوگی جب
مسافر دو رکعت پڑہ کر سلام پہیری تو مقیم کہڑا ہوکر باقی پڑہ لیوی اور ایک وطن اقامت
دوسری وطن اقامت اور وطن اصلی اور سفر کی سبب باطل ہوتا ہی **ف** مثلاً ایک مسافر
نی کسی شہر مین اقامت کی تہی پہر چند روز کی بعد وہان سی کسی اور شہر مین جا کر مقیم ہوا یا وطن
اصلی یا اور کہین سفر مین چلا گیا تو جو پہلی اقامت تہی وہ باطل ہوی جب وہان دوبارا اویگا
تو بدون نیت اقامت کی مقیم نہوگا اور گہر مین جو نماز قضا ہو وی اوسکو سفر مین چار رکعت پڑہی
اور سفر مین جو قضا ہوی اوسکو گہر مین دو رکعت **مسئلہ** سفر معصیت مین یعنی مثلاً چوری
یا قزاقی کیلیئی جو سفر کرتی ہین اوسمین تینون امام کی نزدیک قصر نماز مین منع ہی اور نزدیک

امام اعظم کی قصر نماز مین واجب ہی اور افطار روزہ مین جایز اور اقامت اور سفر مین نیت متبوع کی
معتبر ہی نہ تابع کی یعنی نیت امیر کی معتبر ہی نہ لشکر کی اور نیت مولی کی معتبر ہی نہ غلام کی اور نیت
خاوند کی معتبر ہی نہ جورو کی **فصل بارہوین** جمعہ کی نماز کی بیان مین جمعہ کی صحت کے واسطی
چہہ چیزین شرط ہین جب وہ چہہ پائی جائین گی تب جمعہ ادا ہوگا اور جمعہ پڑہنی والی کی ذمی سے
ظہر ساقط ہوگی پہلی شرط شہر کا ہونا کہ جسمین حاکم اور قاضی ہووین یا کنارہ شہر کا کہ بنایا گیا
ہے شہر لوگون کی حاجت کی لیئی مثلا مردی دفنانی یا لشکر جمع کرنی کی لیئی پس نزدیک امام اعظم
کی دیہاتون مین جمعہ درست نہین اور نزدیک شافعی اور اکثر اماموں کے
دیہاتون مین درست ہی شہر کی کنارہ مین درست نہین دوسری شرط حاضر ہونا بادشاہ
یا اوسکی نائب کا تیسری ظہر کا وقت ہونا چوتہی خطبہ پڑہنا لاکن نزدیک امام اعظم کی ایک
تسبیح کی برابر کفایت کرتا ہی اور نزدیک صاحبین کی فرض وہ ہی کہ ذکر دراز ہووی اور دو
خطبہ پڑہنا اسطور پر کہ شامل ہووین حمد اور درود اور تلاوت قرآن اور مسلمانونکی نصیحت
اور اپنی نفس اور مسلمانون کی استغفار پر یہہ سنت ہے اور ترک کرنا اونکا مکروہ ہی پانچوین جماعت
اور وہ جماعت چالیس آدمی کی چاہیئی نزدیک شافعی اور احمد رحمہما اللہ کی اور نزدیک ابو حنیفہ
رحمہ اللہ کی تین آدمی سوا امام کی اور نزدیک ابی یوسف کی دو آدمی سوا امام کی اگر نماز
کی درمیان سی جماعت کی لوگ بہاگ جاوین تو امام اور باقی رہنی والونکا جمعہ فوت ہوگا وہ
لوگ ظہر سر سے شروع کرین ف فوت ہونا جمعہ کا اوس صورت مین ہی کہ تمام آدمی امام کی
سجدہ کرنی کی قبل بہاگ جائین اور اگر ساری نہ بہاگین امام کی سوا تین آدمی رہ جائین یا
امام کی سجدی کی بعد سب بہاگین تو ان دونون صورت مین جمعہ فوت نہوگا امام کو چاہیئی جمعہ
تمام کری چہٹی اذن عام یعنی کسیکو نہ روکی **مسئلہ** جمعہ لڑکی اور غلام اور عورت اور مسافر
اور بیمار پر واجب نہین اور اسی طرح اندہی پر نزدیک امام اعظم کی اگرچہ اوسکو لیجانی والا میسر
ہووی اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد کی اگر لیجانی والا میسر ہے تو اندہی پر جمعہ واجب
ہی اور اگر میسر نہین تو نہین اور نزدیک احمد کی غلام پر جمعہ واجب ہے **مسئلہ** اگر غلام یا عورت یا بیمار
یا مسافر نماز جمعہ کی ادا کرین تو ادا ہوگی اور ظہر اونسی ساقط ہوگی اور جو شخص شہر کی باہر رہتا ہے

اگر اذان جمعہ کی سنتا ہو تو اوسپر لازم ہے جمعہ مین حاضر ہونا غلام اور بیمار اور مسافر کو اگر جمعی مین امام ہو پڑہی
تو درست ہے اگر مسافرون کی جماعت نے شہر کی اندر نماز جمعہ کے پڑہی اور مقیم اونمین کوئی نہ تہا تو نزدیک امام اعظم کی
جمعہ اونکا صحیح ہوگا اور نزدیک شافعی اور احمد کی درست نہین جب تک چالیس آدمی مقیم آزاد تندرست وممیز
نہ ہوین مسئلہ ایک بے عذر نی اگر جمعہ سے آگی ظہر پڑہا تو ادا ہوئے کراہیت تحریمہ کی ساتھہ پہر اگر وہ جمعہ کی طرف
چلا اور امام اب تک فارغ نہین ہوا تو ظہر باطل ہوگئی پس اگر نماز جمعہ ملے تو بہتر اور اگر نہ ملی تو ظہر پہر پڑہی
اور نزدیک صاحبین کی اگر نماز جمعہ ہاتہہ نہ لگی تو ظہر باطل نہوگی مسئلہ معذور اور قیدی کو
جمعی کی دن نماز ظہر کی جماعت کی ساتھہ پڑہنی مکروہ ہی مسئلہ جس شخص نی امام کو جمعہ مین
التحیات یا سجدہ سہو کی اندر پایا اور نماز مین داخل ہوا تو وہ شخص بعد سلام امام کی دو رکعت
جمعہ کی تمام کری اور نزدیک محمد کی اگر دوسری رکعت کا رکوع نہین پایا تو چار رکعت ظہر کی اوسی
تحریمہ پر تمام کری مسئلہ جب جمعہ کی پہلی اذان کہی جاوی تب جانا واجب ہوتا ہے
اور اوسوقت خرید فروخت حرام ہوتا ہے اور جب امام منبر پر چڑہی خطبہ پڑہنی
منع ہی جب تک خطبی سی فارغ نہو اور جب امام منبر پر بیٹھی تب اذان دوسری
جاوی اور لوگ امام کیطرف متوجہ رہین اور جب خطبہ تمام ہو چکی تکبیر کہو
سورہ جمعہ اور منافقون پڑہنی سنت ہے اور ایک روایت مین سبح اسم او
مسئلہ ایک شہر مین جمعہ کئی جگہہ درست ہے اور امام اعظم کی ایک روایت
کی جایز نہین اور امام ابی یوسف سی روایت ہے کہ اگر شہر کی درمیان نہر جاری
دو نو طرف جمعہ پڑہنا درست ہی

فصل تیرہوین واجب نمازون

کی نزدیک پانچون وقت کے فرض کی سوا اور کوئی نماز واجب نہین اور نزدیک
کی واجب ہے اور عید الفطر اور عید الضحی کی ہی اور ون کی نزدیک یہہ
ف نماز کی واجبات کی فصل مین گذر چکا کہ امام اعظم کی سوا اور اماموں
واجب ایک چیز ہی اور وتر تین رکعت ہی نزدیک امام اعظم کی ایک سلام
رکعت مین الحمد اور سورۃ پڑہا اور تیسری رکعت مین قرات کی بعد رکوع کی ق
سال اور نزدیک شافعی کی رمضان کی آخری پندرہ دنون مین قنوت پڑہی ا

رکوع کی بعد قومی مین پڑہنی سنت ہی اور قنوت فجر کی نماز مین پڑہنی بدعت ہی اور نزدیک شافعی کی سنت ہی او
مستحب ہی کہ وتر کی پہلی رکعت مین سبح اسم اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ
احد پڑہی مسئلہ نماز عید کی شرایط وجوب و ادا کی مانند نماز جمعہ کی ہین یعنی جن شرطون نماز جمعہ
واجب ہوتی ہی اور ادا ہوتی ہی انہین شرطون سی نماز عید بہی واجب ہوتی ہی اور ادا ہوتی ہی مگر فرق یہہ ہی کہ عید
مین خطبہ شرط نہین بلکہ سنت ہی کہ بعد نماز عید دو خطبہ پڑہی مانند جمعہ کی اور اونمین مناسب اوس دن کی
احکام صدقہ فطر یا احکام قربانی کی اور تکبیرین ایام تشریق کی بیان کری مسئلہ عید الفطر کی دن سنت ہی کہ
پہلی کچھہ کہاوی اور صدقہ فطر کا دیوی اور مسواک اور غسل کری اور اچھی کپڑی پہنی اور خوشبو لگاوی اور تکبیر
کہتا ہوا عیدگاہ مین جاوی لیکن تکبیر پکار کی نہ کہی اور جب سورج بلند ہوا اسقدر کہ آنکہ اوسکی دیکہنی مین چندہلاوی
اوسوقت سی دوپہر سی قبل تک وقت عید کی نماز کا وقت ہی اور جب نماز عید کی پڑہنی لگی تو تحریمہ کی بعد پہلی
رکعت مین تین تکبیر زواید کی کہی اور ہر تکبیر کی ساتہہ دونون ہاتہہ اوٹہاوی اور تکبیرون کی بعد ثنا
پڑہی اور دوسری رکعت مین قرات کی پیچہی رکوع سی پہلی تین تکبیر زواید کہی اور ہر تکبیر کی ساتہہ دونون ہاتہہ
اوٹہاوی بعد اوسکی تکبیر رکوع کی کہی یہہ چہہ تکبیرین اور تکبیر رکوع کی نماز عید مین واجب ہین اگر
یہہ فوت ہون تو سجدہ سہو لازم آوی اور اگر قصداً ترک کریگا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور دونون عید
کی نماز اگر کسی نی امام کی ساتہہ نپائی تو پہر اوسکی قضا نہین اور اگر کوئی عذر کی سبب نماز عید الفطر
کی امام اور قوم سی فوت ہوجاوی تو دوسری دن اوسکو ادا کرین نہ بعد اوسکی اور عید الضحی کی نماز
بارہوین تک بہی جایز ہی اور نماز عید الضحی کی مانند نماز عید الفطر کی ہی مگر فرق اتنا ہے کہ
عید الضحی مین مستحب ہی کہ قبل نماز کی کچھہ نہ کہاوی بلکہ بعد نماز کی اپنی قربانی کی گوشت مین سی کہاوی
اور قبل نماز کی کہانا بہی مکروہ نہین اور قربانی کرنی قبل نماز کی درست نہین اور عید الضحی مین تکبیر
عیدگاہ کی راہ مین پکار کی کہتا جاوی مسئلہ ایام تشریق مین تکبیرین کہنی ہر فرض نماز کی بعد جب جماعت کی
ساتہہ پڑہی جاوی مقیم پر شہر مین واجب ہے اور نوین ذی الحجہ کی صبح سی دسوین کی عصر تک ایام تشریق
کی ہین نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کی تیرہوین کی عصر تک اور فتوی صاحبین کی
قول پر ہے اور اگر عورت یا مسافر مقیم کی پیچہی اقتدا کرین تو ان پر بہی تکبیر کہنی واجب ہے تکبیر آواز بلند کی ساتہہ
کہنا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

نہین کوئی معبود بندگی کی لایق سوا اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی اور نزدیک علی اللہ کی ہی ساری خوبی

اور اگر امام ترک کری تو بہی مقتدی ترک نکری **فصل چودہوین نفلون کی بیان مین** فجر کی

نماز کی قبل سنت دو رکعت ہی سورہ کافرون اور قل ہو اللہ اوسمین پڑہی اور نماز ظہر اور جمعہ

قبل چار رکعتین ہین ساتھہ ایک سلام کی اور بعد ظہر کی دو رکعت ہی اور بعد جمعہ کی چار

رکعت اور نزدیک ابی یوسف کی بعد جمعہ کی چھہ رکعتین ہین اور مستحب یہ ہی کہ ظہر کی بعد

چار رکعت پڑہی دو سلام کی ساتھہ اور نماز عصر کی قبل دو رکعت یا چار رکعت پڑہنا مستحب

اور بعد نماز مغرب کی دو رکعت سنت ہی اور بعد اوسکی چھہ رکعتین اور مستحب ہین کہ ان کو

صلوۃ الاوابین کہتی ہین اور ایک روایت مین نماز مغرب کی بعد بیس رکعتین [illegible]

اور قبل عشا کی چار رکعت مستحب ہے اور بعد عشا کی دو رکعت سنت ہی اور چار رکعت اور

مستحب ہی اور بعد وتر کی دو رکعت بیٹھہ کر پڑہنی مستحب ہے پہلی رکعت مین اذا زلزلت الارض

اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون پڑہی نماز تہجد کی سنت مو[illegible] پیغمبر صلی اللہ علیہ

وسلم نی کبہی ترک نہین فرمائی اور اگر کبہی فوت ہو جاتی تو بارہ رکعت دن کو قضا پڑہ لیتی

اور نماز تہجد کی حدیث مین چار رکعت سے کم نہین آئی اور بارہ رکعت سی زیادہ [illegible]

ہوی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز تہجد کی بعد پڑہتی تہی [illegible]

اپنی نفس پر اعتماد ہو تو وہ وتر تہجد کی بعد آخر رات کو پڑہی کہ یہہ بہتر ہی اور [illegible]

سونی کی قبل پڑہ لیوی کہ اسمین احتیاط ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کبہی [illegible]

رکعت پڑہی اور کبہی نو رکعت اور کبہی گیارہ رکعت اور کبہی تیرہ رکعت اور کبہی پندرہ رکعت [illegible]

رکعت اور کبہی چار چار رکعت اور کبہی سبکی سلام کی ساتھہ اور کبہی [illegible]

کو تازہ وضو اور مسواک کی ساتھہ پڑہی اور [illegible]

مین قیام بہت دراز فرمائی تہی یہان تک کہ دونو [illegible]

جاتی تہی اور کبہی چار رکعت پڑہی پہلی رکعت مین سورہ بقرہ [illegible] آل عمران [illegible]

چوتہی مین سورہ مائدہ پڑہی اور جسقدر قیام فرمایا اوسی قدر [illegible] اور اوسی قدر [illegible]

اور اوسیقدر جلسہ ادا فرمایا اور ایک رکعت مین یہہ چارون سورے جمع فرمائی [illegible]

رضی اللہ عنہ نی وتر کی ایک رکعت مین تمام قرآن ختم کیا لیکن مستحب یہ ہی کہ ہر روز اسقدر پڑہی کہ
ہمیشہ پڑہنی کی ایک مہینی مین ایک ختم کری یا دو ختم یا تین ختم اور اکثر صحابہ سات رات مین ختم فرماتی
تہی اول رات مین تین سورہ پڑہتی تہی سورہ بقر اور سورہ آل عمران اور سورہ نسا اور دوسری رات
[illegible] سات پہر نو پہر گیارہ پہر تیرہ پہر آخر قرآن تک اور اس ختم کو فمی بشوق نام رکہتی
ہین ف [illegible] سی سورہ فاتحہ اور میم سی سورہ مایدہ اور ی سی سورہ یونس اور ب سی سورہ
بنی اسرائیل اور شین سی سورہ شعرا اور و سی سورہ والصافات اور قاف سی سورہ ق اور
چاہیی کہ قرآن ترتیل کی ساتہہ پڑہی ف ترتیل کی معنی آہستہ آہستہ اور صاف صاف پڑہنا اور
حروف [illegible] تشدید کو بخوبی ادا کرنا اور وعدہ اور وعید کی مقام مین غور کرنا اور مستحب یہ ہی
کہ صبح کی نماز جماعت کی ساتہہ پڑہ کر سورج نکلنی تک ذکر مین مشغول رہی جب سورج نکل چکی
تب دو رکعت نفل پڑہی تو ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کا پاویگا اور اگر چار رکعت پڑہیگا تو حق تعالے
فرماتا ہی کہ اوسدن کی آخر تک اوسکی مرادون کی لینی مین بس ہون یعنی ساری پوری کرونگا اور
اسی نماز کو نماز اشراق کی کہتی ہین نماز چاشت کا بیان یون ہی کہ جب سورج گرم ہو جاوی
تب دو پہر سی قبل چاشت کی نماز آٹہہ رکعت پڑہنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی گئی
ہی اور دو پہر ڈہلنی کی بعد ظہر کی قبل چار رکعت نفل پڑہنی حدیث سے ثابت ہوئی ف لطائف
مین لکہا ہی کہ پیغمبر علیہ السلام ابتدای نبوت سی آخر عمر تک یہہ چار رکعتین ساتہہ ایک
سلام کی پڑہا کیا کرتی تہی اور قراءت اوسمین لمبی پڑہا کرتی تہی اور جب تازہ وضو کری تب
دو رکعت تحیۃ الوضو کی پڑہنی سنت ہی اور جسوقت مسجد مین داخل ہوا وسوقت دو رکعت
تحیۃ المسجد کی پڑہنی سنت ہی اور عصر کی بعد سورج ڈوبنی تک ذکر الہی مین مشغول رہنا سنت ہی
مسئلہ نفل مین جماعت مکروہ ہی مگر رمضان مین سنت ہی کہ ہر رات عشا کی بعد بیس رکعت
جماعت کی ساتہہ پڑہی دس سلام کی ساتہہ اور ہر رکعت مین دس آیتہ پڑہی کہ تمام رمضان مین قرآن
ختم ہو جاوی اور قوم کی سستی کی سبب اس سی کم نکری اور اگر قوم کو رغبت زیادہ ہو تو
[illegible] تین یا چار ختم کری اور ہر چار رکعت کی بعد چار رکعت کی اندازہ بیٹہی
[illegible] اس بیٹہنی کا نام ترویحہ ہی اور بعد تراویح کی وتر جماعت کی ساتہہ

اور رمضان کی سوا اور دنون مین وتر جماعت کی ساتھہ پڑہنی مکروہ ہی **نماز استخارہ کا بیان** یون ہی کہ اگر کوئی کام آگی آدمی تو سنت ہی کہ استخارہ کری اس طریق سی کہ پہلی وضو کری اور دو رکعت نماز نفل پڑہی اور بعد اوسکی حمد اور درود پڑہ کر یہہ دعا پڑہی اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَقَدِّرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ یا اللہ تحقیق مین بہلا مانگتا ہون تجہہ سی اس کام مین تیری علم کی مدد کی ساتھہ اور قدرت مانگتا ہون تجہہ سی بہلا حاصل ہونی پر تیری قدرت کی وسیلی کی ساتھہ اور مانگتا ہون تجہہ سی مراد اپنی تیری بڑی فضل سی پس بیشک تو قدرت رکھتا ہی ہر چیز پر اور مین نہین قدرت رکھتا ہون کسی چیز پر اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو بہت جاننی والا ہی چہپی ہوی باتون کا یا اللہ جو تو جانتا ہی کہ بیشک یہہ کام بہتر ہی میری لیی بیچ میری دین اور میری دنیا اور زندگانی اور میری انجام کار مین پس حکم کر اوسکو میری لیی اور آسان کر اوسکو میری لیی پہر برکت دی میری لیی اوسمین اور جو تو جانتا ہی کہ بیشک یہہ کام برا ہی میری لیی بیچ دین اور میری دنیا اور زندگانی اور میری انجام کار مین پس پہیر اوسکو مجہسی اور پہیر مجکو اوسی اور حکم کر اور موجود کر میری لیی بہلی جہان کہین ہووی پہر راضی کر مجکو ساتھہ اوسکی **نماز توبہ کا بیان** یون ہی کہ اگر کوئی گناہ ظاہر ہووی تو چاہیی کہ جلد وضو کری اور دو رکعت نماز پڑہی اور استغفار کری اور گناہ سی توبہ کری اور جو گناہ کر چکا ہی اوس سی پشیمان ہووی اور دل مین قصد کری کہ آیندہ گناہ پہر اختیار نہین کرینگی ہم **نماز حاجت کا بیان** یون ہی کہ اگر کسی کو کوئی حاجت آگی آدمی تو وضو کری اور دو رکعت نماز حاجت پڑہی اور تعریف خدا کی کری اور درود رسول پر بہیجکر یہہ دعا پڑہی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ

الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اسئلک موجبات
رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والعصمۃ من کل ذنب والسلامۃ
من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ہما الا فرجتہ ولا دینا الا
قضیتہ ولا حاجۃ من حوائج الدنیا والاخرۃ ہی لک رضا الا قضیتہا یا
ارحم الراحمین ۔ نہین کوئی معبود مگر اللہ حلیم والا بزرگ پاک ہی اللہ مالک عرش بڑیکا
تمام تعریف ہی اللہ کی لیی جو پالنی والا ساری جہان کا مانگتا ہون مین تجہہ سی خصلتین
اچہی نہ واجب کرنی والی ہون تیری رحمت کی اور مانگتا ہون تجہسی کامون کو کہ لازم کرنی
والی ہون تیری بخشش کو اور چاہتا ہون پوری نیکی ہر نیکی سی اور بچاؤ ہر گناہ سی اور سلامتی
ہر گناہ سی نہ چہوڑ میری لیی کوئی گناہ مگر کہ بخشدی تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی غم مگر کہ دور
کری تو اوسکو اور نہ چہوڑ تو کوئی قرض مگر کہ ادا کر دیوی تو اوسکو اور نہ چہوڑ تو کوئی حاجت
دنیا اور آخرت کی حاجتون سی کہ وہ تیری نزدیک اچہی ہووی مگر جاری کر دی تو اوسکو
ای بہت مہربانون کی صلوۃ التسبیح کا بیان یون ہی کہ صلواۃ التسبیح تمام چہوٹی
بڑی گناہون کی مغفرت کی لیی ہی خواہ وہ گناہ خطاً ہو خواہ قصداً خواہ پردی مین
خواہ ظاہر مین حدیث مین آیا ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نی اپنی چچا عباس رضی اللہ عنہ کو
بتائی طریقہ اوسکا یون ہی کہ چار رکعت نماز پڑہی ہر رکعت مین بعد قرأت کی پندرہ بار
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑہی اور رکوع مین دس بار
اور قومہ مین دس بار اور سجدہ مین دس بار اور جلسی مین دس بار اور دوسری سجدہ مین دس بار
اور دوسری [illegible] دس بار پس ہر رکعت مین پچہتر بار کہ چارون مین تین
سو بار ہوتی ہین [illegible] تو یہہ نماز ہر روز پڑہا کری نہین تو ہفتہ مین ایک بار یا
مہینے [illegible] ایک بار یا تمام عمر مین ایک بار پڑہی اور بہتر یہہ ہی کہ چار رکعت
[illegible] سی پڑہی اور مسبحات کی سات سورتین ہین سورہ بنی اسرائیل اور سورہ
[illegible] صف اور سورہ جمعہ اور سورہ تغابن اور سورہ اعلی [illegible]
[illegible] کہ جب سورج گہن لگی تو سنت ہی کہ جمعہ پڑہانی والا امام دو رکعت نماز

ساتھہ پڑہی اور ہر رکعت مین ایک رکوع کری مثل اور نمازون کی اور قرارت لنبی پڑہی لاکن آہستہ
پڑہی آور نزدیک صاحبین کی پکار کی پڑہی اور نماز کی پیچھی ذکر مین مشغول رہی جب تک آفتاب
صاف ہو جائی اور اگر جماعت نہو تو اکیلا پڑہی خواہ دو رکعت پڑہی خواہ چار رکعت اوسی
طرح چاند کی گہن آور تاریکی آور تند ہوا آور زلزلہ اور ان کی مانند مین پڑہی **نماز استسقا کا**
بیان یون ہی کہ پانی کی لیی رسول علیہ السلام نی کبہی فقط دعا مانگی اور کبہی
مین دعا کی آور عمر رضی اللہ عنہ پانی مانگنی کی لیی باہر گیی اور فقط استغفار کیا اسی واسطی امام
اعظم کی نزدیک پانی کی طلب مین نماز پڑہنی سنت موکدہ نہین ہی بلکہ کہا ہی کہ پانی کی طلب دعا
اور استغفار ہی آور اگر اکیلا نماز پڑہی تو درست ہی لیکن صحیح روایت مین نبی علیہ السلام سے
ثابت ہوا استسقا مین نماز جماعت کی ساتھہ پڑہنی اسی واسطی امام ابو یوسف اور محمد اور باقی
علما نی کہا کہ امام مسلمانون کی جماعت کی ساتھہ عیدگاہ مین جاوی اور کفار ساتھہ نہ جاوین
پس امام جماعت کی ساتھہ دو رکعت نماز پڑہی اور قرائت پکار کی پڑہی اور نماز کی پیچھی عید
کی دو خطبہ پڑہی اور استغفار کری اور دعا استسقا کی حدیث کی دعاؤن مین سی پڑہی اللّٰھُمَّ
اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ اَللّٰھُمَّ
اسْقِ عِبَادَكَ وَبَھَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْیِ بَلَدَكَ الْمَیِّتَ
یا اللہ برسا ہم پر مینہہ فریاد کو پہنچنی والا بہت ارزانی کرنیوالا نفع دینی والا نہ ضرر کرنی والا جلدی
والا نہ دیر کرنیوالا یا اللہ پانی دی اپنی بندون کو اور چارپایون کو اور اتار رحمت اپنی اور زندہ کر
شہر مردہ اپنی کو اور امام چادر اپنی پہیرا دی نہ قوم **ف** چادر پہیرانی کا طریق یون ہی کہ
سرا بائین طرف ہو جاوی اور بایان سرا داہنی طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا رخ اندر
مسئلہ نفل اگر شروع کیا تو واجب ہوا پہر اگر فاسد کیا تو دو رکعت قضا کریوی اور نزدیک
امام ابی یوسف کی اگر چار رکعت کی نیت کی اور پہلی قعدی کی آگی فاسد کیا تو چار رکعت قضا
کری اور اسی طور پر اختلاف ہی اوس صورت مین کہ چار رکعت نفل پڑہی چارون مین قرأت
ترک کی اخیر کی دو مین سی فقط ایک مین پڑہی **ف** پس ان دونون صورتون مین نزدیک امام
اعظم اور محمد کی دو رکعت قضا کری آور نزدیک ابی یوسف کی چار رکعت اور اگر

ترک کی اخیر کی دو مین سی فقط ایک مین پڑہی ف پس ان دونون صورتون مین نزدیک
امام اعظم اور محمد کی دو رکعت قضا کری اور نزدیک ابی یوسف کے چار رکعت اور اگر پہلی دو
رکعت مین یا آخری دو رکعت مین قرارت کی یا پہلی دو مین سی ایک مین یا پچھلی دو مین سے
ایک مین ترک کی تو ان چارون صورت مین دو رکعت قضا کریگا بالاتفاق اور اگر پہلی
دو رکعت مین سی ایک مین قرارت کی اور تین مین نہ کی یا پہلی دو مین سی ایک مین کی
اور آخری دو مین سی ایک مین کی ان دونون صورت مین نزدیک محمد کی دو رکعت قضا
کریگا اور نزدیک شیخین کی یعنی امام اعظم اور ابی یوسف کی چار رکعت اور قعدہ اولی ترک
کرنی سی نزدیک محمد کی نماز باطل ہوتی ہی اور نزدیک شیخین کی باطل نہین ہوتی ہی لیکن سجدہ
سہو کر لیوی اگر ایک عورت نی نذر کی کہ کل نماز نفل پڑہون گی مین یا روزہ رکھون گی
پس حایض ہوی تو اوسپر قضا لازم آویگا مسئلہ نفل بدون عذر کی بیٹھ کر پڑہنی بہی جایز ہے
کھڑی ہونی کی طاقت ہوتی ساتہہ اور اگر کھڑا ہو کر شروع کیا اور بیٹھ کی تمام کیا تو بہی درست
ہی مگر مکروہ ہی لاکن عذر مین مکروہ نہین اور عذر کی سبب دیوار مین تکیہ لگا کر نفل پڑہنی جایز ہے
مسئلہ شہر کی باہر سواری پر نفل پڑہنی درست ہی اشاری سی رکوع اور سجدہ کری جس
طرف سواری جاوی اگر سواری پر شروع کیا بعد اوسکی زمین پر اترا تو اوسی نماز کو رکوع اور
سجدی کی ساتہہ پوری کری اور نزدیک ابی یوسف کے سری سی شروع کری اور اگر
زمین پر شروع کیا بعد اوسکی سوار ہوا تو نماز اوسکی فاسد ہوئی اس صورت مین بنا کرے
بالاتفاق **فصل پندرہوین سجدہ تلاوت کی بیان مین** سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہی
جسنی آیتہ سجدی کی پڑہی اوسپر یا جسنی سنی اوسپر اگرچہ قصد سننی کا نہین رکھتا تھا اور امام
کی پڑہنی سی مقتدی پر سجدہ واجب ہوتا ہی اور مقتدی کی پڑہنی سی کسی پر واجب نہین ہوتا ہے
نہ مقتدی پر اور نہ امام پر ہان جو شخص نماز مین داخل نہین اوسنی سنی تو اوسپر واجب ہوتا ہے
مسئلہ اگر نماز کی خارج کسی نی آیتہ سجدہ کی پڑہی اور نمازی نی سنلی تو نمازی
نماز کی بعد سجدہ کر لیوی اگر نماز کی اندر سجدہ کریگا تو درست نہوگا لاکن نماز باطل نہوگے
اگر امام نی آیتہ سجدی کی پڑہی اور ایک شخص نماز مین داخل نہ تھا اوسنی آیتہ

سنی بعد اوسکی اوس امام کی پیچھی اوسنی اقتدا کیا پس اگر امام کی سجدہ کرنی کی آگی اقتدا
تو امام کی ساتھہ سجدہ کری اگر امام کی سجدہ کرنیکی بعد اوس رکعت مین داخل ہوا
تو کری یعنی نہ نماز کی اندر اور نہ بعد نماز کی اور اگر دوسری رکعت مین داخل ہوا تو بعد نماز کی
اوس شخص کی کہ جسنے اقتدا نہین کیا ہی اور جو سجدہ تلاوت کا نماز مین واجب
اوسکی قضا نہین **ف** یعنی واجب تہا ادا کرنا اوسکا نماز مین اور اگر ادا نکیا تو پہر
قضا نکری کیونکہ منع ہی قضا کرنا نماز کی بعد لاکن وہ شخص گناہ گار ہوا سوا توبہ کی او
اگر کسینے آیت سجدیکی خارج نماز کی پڑہی اور سجدہ نکیا بعد اوسکی نماز مین شروع کر
کو پہر پڑہی تو ایک سجدہ کفایت کریگا اور اگر سجدہ کیا بعد اوسکی نماز مین شروع کیا اور پہر اوسی
آیت کو پڑہی تو پہر سجدہ کری **مسئلہ** اگر ایک شخص نی ایک مجلس مین ایک آیت سجدیکی کئی بار
پڑہی تو ایک سجدہ کفایت کریگا اور اگر دوسری آیت پڑہی یا مجلس بدل گئی تو
اور اگر مجلس پڑہنی والی کی واحد ہی اور سننی والی کی متعدد تو پڑہنی والی پر ایک
سننی والی پر متعدد اور اگر مجلس سننی والی کی واحد ہی اور پڑہنی والی کی متعدد تو سننی
ہی اور پڑہنی والی پر متعدد **مسئلہ** کیفیت سجدہ کرنیکی یہہ ہی کہ نماز کی شرطون کی
بدن وغیرہ کی ساتھہ اللہ اکبر کہہ کر سجدی مین جاوی اور تسبیحات پڑہی پہر اللہ
سی سر اوٹہاوی اور تحریمہ اور التحیات اور سلام سجدہ تلاوت مین نہین
ہی کہ تمام سورۃ پڑہی اور آیت سجدی کی چہوڑی اور اگر آیت سجدی کی
ساری سورۃ چہوڑی تو مکروہ نہین مگر سجدی کی آیت کی ساتھہ دو ایک
بہتر ہی اور بہتر وہ ہی کہ آیت سجدیکی آہستہ پڑہی تاکہ سننے والی پر سجدہ

کتاب الجنایز

جنازیکی بیان مین موت کو ہمیشہ یاد رکہنا اور جس چیز مین وصیت کرنی و
میت نامہ کو ساتھہ رکہنا مستحب ہی بلکہ جس وقت گمان موت
جب ہی حدیث مین آیا کہ جو شخص ہر روز بیس مرتبہ موت کو یاد کریگا
مسئلہ جب مسلمان مرنیکی قریب ہووی تو کلمہ شہادت کا اوسکی پا

یعنی پڑھ پڑھ کی اوسکو سناوین کہ وہ سُنی اور سمجھی اوسکو نہ کہین کہ تو بہی پڑھ اور سورۂ یسین
اوسکی سر کی پاس پڑہی جاوی اور جب مر چکی منہ بند کیا جاوی اور آنکھین بہی اور دفنانی
مین جلدی کی جاوی مسئلہ جب نہلانا چاہین تب عود جلاکی اول تختی کو تین بار خوشبو
دین میت کا ستر چہپاکر اور ساری بدن سی کپڑی اوتارکی اوس تختی پر لادین اول
نجاست حقیقی بدن سی پاک کی جاوی بعد اوسکی بدون کلی کروانی اور ناک مین پانی ڈالنی
کی وضو کروایا جاوی **ف** درمختار مین لکہتا ہی کہ جب ناپاک یا حیض یا نفاس کی حالت
مین مری تب مضمضہ اور استنشاق کروایا جاویگا بالاتفاق اور اون کی سوا اور دن کو ایک
ٹکڑا کپڑا اتر کر کی ہونٹہ اور منہ اور حلق پاک کیا جاوی بعد اوسکی اوس پانی سی نہلایا جاوی
کہ جس مین تہوڑی بیری کی پتی یا مانند اوسکی ڈال کی جوش کیا گیا ہو اور اوسکی ڈاڑہی اور
سر کی بالونکو گل خیرو یا اوسکی مانند کی ساتھ دہووین اوسکی بعد اول بائین کروٹ لٹاکر
داہنی طرف دہووین پہر داہنی کروٹ لٹاکر بائین طرف دہووین اور تکیہ لگاکی بیٹہاکر اوسکی
پیٹ مین اگر کچھہ نکلی تو اوسکو پاک کرین دہرانا غسل کا ضرور نہین پیچہی اوسکی
بدن خشک کرکی خوشبو سر اور داڑہی پر اور کافور سجدی کی جگہہ پر مل
کفن پہناوین مرد کو تین کپڑی سنت ہین بقول ابوحنیفہ کی ایک کفنی کہ آدہی
پنڈلی تک ہووی اور دو چادر سر سی قدم تک اور صحیح حدیث مین آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو تین چادرین کفن کی دی گئین پیراہن اوسمین نہ تہا اور دستار باندہنا بدعت
ہی اور اگر تین کپڑی میسر نہ ہون تو دو کفایت ہی اور حمزہ رضی اللہ عنہ ایک چادر مین
دفن کئی گئی جب سر چہپاتی تہی تو پاؤن کہلی ہوتی تہی اور جب پاؤن چہپاتی تہی تو سر ننگا ہوتا تہا آخر پیغمبر
علیہ السلام کی فرمانی سی اوس چادر کو سر طرف کہینچا اور پاؤن پر گہاس ڈالدی اور عورت کو دو کپڑی زیادہ
دیی جاوین ایک دامنی کہ سر بال اوسکی لپیٹ کر سینی پر رکہتی ہین **ف** وہ دو گز کی لمبی اور ایک بالشت کی چوڑی
سینہ بند کہ بغل سی ٹخنون تک ہوتا **ف** وہ تین گز کا لمبا اور بغل سی زانو تک کا چوڑا
کپڑی میسر نہ ہووین تو تین کفن کفایت ہی اور ضرورت کی وقت جو
مین میت کو غسل دینا اور کفن گور کا کرنا اور جنازی کی نماز پڑہنی

اور دفنانا فرض کفایہ ہی **ف** کفایہ اوسکو کہتی ہین کہ جو بعض لوگ ادا کرین تو سب چہوٹ جائین اور اگر کوئی ادا نکری تو سب گنہگار ہون اور بدون نہلانی اور کفنانیکی نماز جنازیکی درست نہین **ف** جب کفنانی کا قصد کرین تو پہلی لفافہ بچہا کر اوسپر ازار بچہا وین پہر اوسپر کفنی بچہاوین آور بخور جلا کی تین بار کفنون کو خوشبو کرین اور عطر لگا وین پس میت کو کفنی پہنا کی ازار اور لفافی پر لٹا کر منہ اور ڈاڑہی پر اوسکی خوشبو ملکر ازار کو بائین طرف سے لپیٹین پہر داہنی طرف سے اور پہر اسیطرح لفافہ کو لپیٹین اور اگر عورت ہو دی تو سینہ بند اوسکا لفافہ اور ازار کے بیچ مین رکہین بعد اوسکی کفنی پہنا وین اوسکی پیچہی داہنی سر پر رکہکر بالون کو دو حصہ کر کی داہنی سی لپیٹ کی کندہے کی دونون طرف سی کفنی پر رکہین بعد اوسکی اول ازار کو لپیٹین تب سینہ بند کو پہر لفافہ کو آور جنازی کی امامت کی لئی بادشاہ اولی ہی بعد اوسکی قاضی پہر محلی کا امام پہر ولی اقرب یعنی سب اقربا مین سی جو شخص زیادہ قریب ہو جیسا بیٹا پہر پوتا پہر باپ پہر دادا پہر بہائی پہر بہتیجا وعلی ہذا القیاس لاکن میت کا باپ امامت کی لئی بہتر ہی اوسکی بیٹی سی آور نماز جنازی کی چار تکبیرین ہین پہلی تکبیر کی بعد سبحانک اللہم پڑہی آخر تک اور نزدیک امام اعظم کی جنازیکی نماز مین الحمد پڑہنی جائز نہین اور اکثر عالم جائز کہتی ہین آور دوسری تکبیر کی بعد درود پڑہی آور تیسری کی بعد میت اور سب مسلمانون کی واسطی دعا مانگی اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰہُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰہُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یا اللہ بخش تو ہماری زندون کو اور ہماری مردون کو اور ہماری چہوٹون اور ہماری بڑون کو اور ہماری مردون اور ہماری عورتون کو اور ہماری حاضرون اور ہماری غائبون کو یا اللہ جسکو زندہ رکہی تو ہم مین سی پس زندہ رکہہ اوسکو اسلام پر اور جسکو ماری تو ہم مین سی پس مار تو اوسکو ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر تو ہملوگون کو اوسکی ثواب سی اور نہ گمراہ کر ہملوگون کو بعد اوسکی اور لڑکی کی جنازی پر یہہ دعا پڑہی اَللّٰہُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا یا اللہ کر تو اسکو ہماری لئی آگی بہیجنی والا

اور اسباب تیار کرنیوالا اور کردی تو اوسکو ہماری لئی اجر اور توشہ آخرت کا اور کردی
تو اوسکو ہماری لئی شفاعت کرنیوالا اور مقبول ہو جاوی تیری جناب مین شفاعت اوسکی
اور اگر لڑکی ہو تو یون کہی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا
وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً اور چوتھی تکبیر کی بعد سلام پھیری اور جو شخص امام کی
تکبیر کی بعد حاضر ہووی پس جسوقت امام دوسری تکبیر کہی اوسوقت امام کی ہمراہ تکبیر کہکر
داخل نماز کی ہو جاوی اور امام کی سلام پھیرنی کی بعد پہلی تکبیر کو قضا کر لیوی اور نزدیک
ابی یوسف کی اوس شخص کو امام کی دوسری تکبیر کی انتظاری کرنی ضرور نہین مانند اوس
شخص کی کہ امام کی تحریمہ کی وقت حاضر تھا اور امام کی ساتھہ اوسنی تکبیر تحریمہ کی نہ کہی بلکہ
جب امام تکبیر کہہ چکا تب وہ تکبیر کہہ کر نماز مین داخل ہوا ف پس جسطرح اس شخص کو دوسری
تکبیر کی انتظاری کرنی ضرور نہین اسی طرح جو شخص بعد تکبیر کہنی امام کی حاضر ہووی اوسکو
بھی تکبیر کہہ کر داخل ہونا چاہیی انتظار کرنا دوسری تکبیر کا ضرور نہین اور نماز جنازی کی
گھوڑی کی سواری پر پڑھنی درست نہین اور نماز جنازی کی مسجد مین پڑھنی مکروہ ہی
اور نماز جنازی کی میت غائب پر پڑھنی اور جب عضو کہ کم آدھی بدن سی ہووی اوسپر پڑھنی
درست نہین اور لڑکا پیدا ہوکر اگر آواز کرنی کی بعد مر گیا تو اوسپر نماز پڑھی جاوی اور اگر
آواز نہین کی تو نماز نہ پڑھی جاوی ایک لڑکا ناسمجھہ دار الحرب سی پکڑا آیا بدون ماباپ
اوسکی یا اوسکی ماباپ کی ساتھہ پکڑا آیا اور اوسکی ماباپ دونون مین سی ایک مسلمان ہی
یا وہ لڑکا آپ عقلمند اور مسلمان ہی پس اگر وہ دار الاسلام مین مر جاویگا تو اوسپر نماز پڑھی
جاویگی ف یعنی اوسکی کئی صورتین ہین ایک صورت تو یہہ ہی کہ ایک لڑکا ناسمجھہ دار الحرب
سی اکیلا دار الاسلام مین پکڑا آیا بعد اوسکی مر گیا تو اوسپر نماز پڑھی جاویگی دوسری صورت
یہہ ہی کہ اگر وہ ماباپ کی ساتھہ پکڑا آیا اور اوسکی ماباپ دونون مین سی ایک مسلمان ہی پھر وہ
لڑکا ناسمجھہ دار الاسلام مین مر گیا تو اس صورت مین بھی اوسپر نماز پڑھی جاویگی تیسری صورت
یہہ ہی کہ اگر ماباپ کی ساتھہ پکڑا آیا اور ماباپ دونو اوسکی کافر ہین لاکن وہ لڑکا آپ عقلمند
ہی اور مسلمان پھر وہ دار الاسلام مین مر گیا تو اوس صورت مین بھی اوسپر نماز پڑھی جاویگی

اور سنت یہہ ہی کہ جنازی کو چار آدمی اوٹہاوین اور جلدی جلدی چلین لاکن نہ دوڑین اور پہر ا
جنازی کی پیچہی چلین اور جب تک جنازہ زمین پر رکہا نہ جای تب تک نہ بیٹہین اور سنت
ہی کہ قبر بغلی کہودی جاوی اور میت کو قبلی کیطرف سی قبر مین داخل کیا جاوی اور وقت رکہنی کی
کی بسم اللہ علی ملۃ رسول اللہ کہا جاوی اور منہ کعبہ کی طرف کیا جاوی اور قبر عورت کی
وقت دفنانی کی پردہ کی جاوی اور کچی اینٹ یا بانس قبر مین رکہہ کر اوسپر مٹی ڈالی جاوی اور
قبر مانند کوہان اونٹ کی کی جاوی اور پکی اینٹ اور لکڑی رکہنی اور چونا اور گچ قبر مین
کرنا مکروہ ہی اور یہہ جو امرا لیا کی قبرون پر مکانات بلند بنایا کرتی ہین اور چراغان کرتی
ہین اور جو کچہہ اس قسم کی کام کیا کرتی ہین یہہ سب کام حرام ہین یا مکروہ اور بغیر پڑہی
نماز جنازی کی اگر میت دفن کیا جاوی تو اوسکی قبر پر نماز جنازی کی پڑہی جاوی تین
دن تک اور بعد تین دن کی قبر پر نماز پڑہنی درست نہین نزدیک امام اعظم کی اور پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی وفات کی قریب سات برس کی بعد احد کی شہیدون پر نماز
جنازی کی پڑہی شاید کہ یہہ پڑہنا خاص شہیدون کی لیی تہا اسلیی کہ بدن اونکا ریزہ
ریزہ نہین ہوتا ہی **فصل پہلی** شہید کی بیان مین جو شخص اہل حرب یا اہل بغی یا قزاک
کی ہاتہہ سی مارا گیا یا لڑائی کی جگہہ مین مرا ہوا ملا اور اوسپر قتل کا نشان موجود ہی یا اوسکو
کسی مسلمان نی ظلم سی مارا اور اوسکی مارنی سی اوس مسلمان پر دیت واجب نہوئی اور وہ
شخص جو مارا گیا وہ نابالغ تہا یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت حایض یا نفاس والی نہو وی
اور وہ شخص مرنیکی آگی کہانی یا پینی یا علاج کرنی یا خرید و فروخت یا وصیت کرنی سی فایدہ
حاصل کرنیوالا نہ ہوا ہو اور بعد زخمی ہونیکی ایک نماز کا وقت اوسپر نگذرا ہو تب وہ شخص
شہید کہلاویگا اوسکو غسل نہ چاہیی دینا اور اوسکی بدن کی کپڑی کی ساتہہ اوسکو دفن
چاہیی کرنا لاکن اوسپر نماز چاہیی پڑہنی اور اگر یہہ شرطین نہ پائی جاوین گو وہ شخص ظلم سی
مارا گیا ہو اگرچہ ثواب شہادت کا پاویگا لاکن شہید نہ کہلاویگا بلکہ غسل اور کفن دیا جاویگا
اوسپر نماز پڑہی جاویگی **ف** تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ کسی مسلمان نی
مارا لاکن ظلم سی نہین مارا بلکہ خطا سی مارا یعنی تیر چہوڑا شکار پر اور وہ تیر لگ گیا ک

تو اس صورت مین اوس قاتل پر دیت واجب ہوگی اور وہ مقتول شہید نکہلاویگا اور اسیطرح
نابالغ یا دیوانہ یا ناپاک یا عورات حائض یا نفاس والی یہہ لوگ اگرچہ اہل حرب یا اہل بغی یا رہزن
کی ہاتہہ سی ماری جاوین تو بہی شہید نہ کہلاوینگی اگرچہ ثواب شہادت کا دیجاویگی اور اسیطرح
جس شخص کو لڑائی کی جگہہ سی زخمی اوٹہالائی بعد اوٹہالانیکی اوسنی کچہہ کہایا پیا یا کچہہ بیچا
یا مول لیا یا وصیت کی یا ایک وقت فرض نماز کا اوسپر گذر گیا پس یہہ شخص شہید نہ کہلاویگا
اگرچہ ثواب شہید کا اوسکو خدا بخشیگا حد یا قصاص مین جو مارا گیا وہ شہید نہین اوسکو غسل
دیوین اوسپر نماز پڑہین اور اگر قزاق یا باغی مارا جاوے تو غسل دیا جاوی نماز اوسپر نہ پڑہین

فصل دوسری ماتم کی بیان مین اگر کسی عورت کا خاوند مرجاوی تو اوس عورت کے
واجب ہی سوگ کرنا چار مہینے دسدن تک عدت کی دنون مین مراد سوگ سی یہہ ہی
کہ زینت نکری اور کپڑا زرد اور زعفرانی نہ پہنی اور استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی
کا نکری مگر کوئی عذر کی سبب ان چیزون کو استعمال کری تو مضایقہ نہین اور خاوند کی گہر
سی باہر نکلی مگر دن کو اگر ضرورت کی لیی نکلی تو رات کو اوس گہر مین رہا کری ہان جس صورت
مین کوئی بزور گہر سی نکال دیوی یا گہر گرا پڑتا ہی یا خوف کرتی ہی اوس گہر مین اپنی جان یا اپنی
مال پر تو ان صورتون مین اوس گہر سی نکل جانا مضایقہ نہین اور خاوند کی سوا اگر دوسرا
کوئی عورت کی اقربا مین سی مرجاوی تو اوسکی لیی تین دن تک سوگ کرنا جایز ہی اور زیادہ
تین دن سی حرام ہی **مسئلہ** میت پر غم کرنا اور انکہہ سی آنسو بہانا جایز ہی اور رونی مین
آواز بلند کرنی اور بیان کرنا اور گریبان پہاڑنا اور سر اور منہ پر ہاتہہ مارنا حرام ہی اکثر صحیح
حدیثین اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ میت کو عذاب کیا جاتا ہی اوسکی اہل کی نوحہ کرنیکی
سبب اور اس بات مین عالمونکی اقوال مختلف ہین **ف** بعض قایل ہین اس بات کی کہ
میت پر عذاب کیا جاتا ہی اوسکی اہل کی بیان کی سبب اور بعض اس بات کی قایل نہین
اور جو حدیثین اس باب مین وارد ہین اون حدیثون کو وہ لوگ تاویل کرتی ہین اور مختار
نزدیک فقیر کی یہہ ہے کہ میت اگر اپنی حالت زندگی مین بیان کرنی کی عادت رکہتا تہا یا
بیان کرنی پر وصیت کر گیا تہا یا بیان پر راضی تہا یا جانتا تہا کہ میری اہل مجہہ پر بیان

کرینگی اور اونکو وہ منع کرگیا تو ان صورتون مین اوسپر عذاب کیا جاویگا اوسکی اہل کی رونے کرنی کی سبب اور اگر وہ زندگی مین عادت بیان کی نہین رکہتا تہا اور نہ وہ وصیت کرگیا اور نہ وہ اوسپر راضی رہتا تہا اور نہ جانتا تہا کہ میری اہل مجہہ پر نوحہ کرینگی تو اوسپر عذاب نکیا جاویگا **مسئلہ** سنت یہہ ہی کہ مصیبت مین اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کہی اور صبر کری اور میت کی گہر والون کی لیے مصیبت کی دن کہانا بہیجنا سنت ہی **فصل** بیچ

قبرون کی زیارت کی بیان مین قبرون کی زیارت کرنی مردون کو درست ہی نہ عورتونکو اور سنت یہہ ہی کہ قبرستان مین جا کر کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ یَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ اَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ وَیَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَاِیَّاکُمْ سلام ہی تمپر ای رہنی والی قبرونکی مسلمانون اور مومنون مین سی تم ہمسے پہلے پہنچی اور ہم تمہاری پیچہی پہنچتی ہین اور تحقیق ہم اگر چاہی اللہ تمہاری ساتہہ ملینگی رحم کری اللہ اگلون پر ہم مین سی اور پچہلون پر یعنی مردون اور زندون پر مانگتی ہین ہم اللہ تعالی سی اپنی لیی اور تمہاری لیی عافیت بخشی اللہ ہمکو اور تمکو اور رحم کری اللہ ہمپر اور تمپر امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی کہ جو کوئی قبرستان مین گذری اور قل ہو اللہ گیارہ بار پڑہکی مردون کو بخشی تو وہان کی مردی کی گنتی کی برابر اوسکو ثواب دیا جاویگا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو کوئی الحمد اور قل ہو اللہ اور سورۂ تکاثر پڑہکر ثواب ان سورتون کا مردون پر بخشیگا تو مردی اوسکی لیی شفاعت کرنی والی ہووینگی اور انس رضی اللہ عنہ رسول علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو کوئی سورۂ یس قبرستان مین پڑہتا ہی حق تعالی مردون سی عذاب تخفیف کرتا ہی اور پڑہنی والی کو بہی مردون کی گنتی کی برابر ثواب ملتا ہی **ف** اکثر علمای محققین اس قول پر ہین کہ اگر کوئی مردی کو ثواب نماز یا روزی یا صدقی یا دوسری عبادت مالی یا بدنی کا بخشدیوی تو پہنچتا ہی **مسئلہ** انبیا اور اولیا کی قبرون کو سجدہ اور طواف کرنا اور مرادیں ان سی

مانگنی اور نذراون کی لیئی قبول کرنی حرام ہی بلکہ ان چیزون مین سی بہت چیزین ایسی ہین کہ کفر مین پہنچاتی ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ان فعلون کی کرنی والون پر لعنت کی ہی اور ان امرون سی منع فرمایا اور کہا کہ میری قبر کو بت مت کرو **ف** یعنی جسطرح کفار بتون کو سجدہ کرتے ہین اسی طرح میری قبر کو سجدہ کیا کرو

کتاب الزکوۃ

اسلام کی رکنون مین دوسرا رکن زکوۃ ہی جب عرب کی بعضی قوم نی رسول علیہ السلام کی وفات کی بعد چاہا کہ زکوۃ نہ دیوین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نی اونسی قصد جہاد کا فرمایا اور اس عمل پر اجماع متفق ہوا کہ جو شخص زکوۃ دینا واجب نہین جانتا ہی وہ کافر ہی اور ترک کرنیوالا فاسق **ف** یعنی جو شخص اعتقاد رکہتا ہی کہ زکوۃ دینا مالدار پر واجب نہین پس وہ شخص کافر ہی بالاتفاق اور جو شخص جانتا ہی کہ زکوۃ دینا مالدار پر واجب ہے لاکن باوجود واجب جاننی کی زکوۃ دیتا نہین ہی وہ شخص بڑا گناہ گار ہی نہ کافر مسئلہ زکوۃ واجب ہوتی ہی مسلمان آزاد عاقل بالغ پر جب وہ مالک نصاب کا ہووے اور وہ نصاب ضروری کاروبار اور قرض سی بچی ہوئی ہوا اور وہ نصاب قابل بڑہنی کی ہووی اور اوسپر ایک برس پورا گذرا ہوا اور نصاب کی مالک ہونیکی بعد سال تمام ہونیکی قبل اگر ایک سال یا آئی سال کی زکوۃ پیشگی ادا کریگا تو بہی ادا ہووی اور ایک نصاب کی مالک نی اگر پہلی سی آئی نصاب کی زکوۃ ادا کی اور زکوۃ ادا کرنیکی بعد اون نصابون کا مالک ہوا تو بہی ادا کرنا جایز ہوگا پس نابالغ اور دیوانی کی مال مین زکوۃ واجب نہوگی نزدیک ابی حنیفہ کی اور نزدیک امام مالک و شافعی اور احمد کی واجب ہوگی کہ لڑکی اور دیوانیکی طرف سی اوسکا ولی ادا کری مسئلہ مال ضمار مین یعنے جو مال کہ گم ہوگیا یا دریا مین گر پڑا یا کسینے غصب کیا اور اوسپر گواہ نہون یا جنگل مین دفن کیا اور مکان اوسکا بہول گیا یا کسی پر قرض ہی لیکن وہ قرضدار انکار کرتا ہی اور اوسپر گواہ نہون یا بادشاہ یا کسی ظالم نی کہ جسکی فریاد دوسری کی پاس نہین لیجاسکتی ہین ایسی شخص نی ظلم سی لی لیا پس اس طرح کی مال مین زکوۃ واجب نہین یعنی اگر یہہ مال ہر

ہاتھہ مین آوینگی [illegible] پچہلی برسون کی زکوۃ واجب ہوگی اور اگر اقرار کرنیوالے قرض ہادوی اگرچہ وہ اقرار کرنیوالا مفلس ہی یا جس قرض کا قرضدار انکار کرتا ہی اوسپر گواہ موجود ہیں یا قاضی جانتا ہو یا گھر مین مال دفن کیا ہی اور مکان [illegible] بہول گیا پس [illegible] ہاتھہ مین آویگا تب زکوۃ اوسکی واجب ہوگی بابت [illegible] برسون کی [illegible] جسوقت وصول ہوگا تو اوسوقت زکوۃ اوسکی دینی ہوگی تفصیل اس اجمال کی [illegible] کہ اگر قرض بدل تجارت کا ہی تو جسوقت وہ قرض ہاتھہ مین [illegible] ایک درم زکوۃ دینی ہوگی ف مثلاً ایک گہوڑا تجارت کا بیچا پس جسوقت قیمت گہوڑی کی ہاتھہ مین آویگی اوسوقت چالیس درم مین سی ایک درم زکوۃ دینی واجب ہوگی اس مین سال گذرنی کی شرط نہین اور اگر قرض بابت تجارت کی نہین ہی بلکہ بدل مالکی [illegible] مانند قرض تاوان مغصوب کی [illegible] واجب ہوگی ف مثلاً کسی کی [illegible] گہوڑا [illegible] لیا اور وہ گہوڑا اوس غاصب کی ہاتھہ مین ہلاک ہوا [illegible] قیمت غاصب سے گہوڑی کی مالک کی ہاتھہ لگی پس جسوقت وہ قیمت اوسکی ہاتھہ مین آئی اوسوقت چالیس درم مین سی ایک درم زکوۃ دینی واجب ہوگی اس مین بہی سال گذرنی کی شرط نہین اور اگر قرض تجارت کا بدل نہین ہی اور نہ مال کا بدل بلکہ وہ قرض بدل ہی مہر اور خلع اور [illegible] نصاب قبض کرنیکی بعد جب سال اوسپر تمام ہوگا تب زکوۃ دی جائیگی [illegible] ف مثلاً کسی عورت کو مال مہر کا ملا یا کسی مرد نی مال لیکر عورت کو طلاق دی [illegible] اوسکی ہاتھہ آیا پس یہہ مال اگر بقدر نصاب کی ہی تو بمجرد قبض کرنیکی زکوۃ نہوگی جب تک اوس مال پر سال نگذریگا نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک [illegible] اسصورت مین بہی بمجرد قبض کرنی نصاب کی زکوۃ واجب [illegible] نہین ہان مگر جو قرض بدل دیت اور بدل ارش جنایت [illegible] قرض مین بمجرد قبض کرنی نصاب کی زکوۃ دینی واجب نہ[illegible] بلکہ نصاب قبض کرنیکی بعد جب سال اوسپر گذریگا تب زکوۃ [illegible]

خالص کا ہی اور اگر کہوٹ اپنی اوسکا غالب ہی تو حکم اوسکا حکم اسباب کا ہی قسم دوسری مال
نامی مین سی مال تجارت کا ہی جو مال کہ تجارت کی نیت سی مول لیا ہی اوس
مین [illegible] اور اگر کسینی کسیکو مال بخشا یا اوسکی لیئی وصیت کی یا عورت کو مہر مین مال
آیا یا خلع یا قصاص کی صلح مین مال ہاتھہ آیا اور اوس مال کی مالک ہوتی وقت نیت تجارت
کی کی تو نزدیک ابی یوسف کی اوس مال مین زکوۃ واجب ہوگی نہ نزدیک م[illegible]
اگر میراث مین مال ہاتھہ آیا اگرچہ مورث نی مرتی وقت نیت تجارت کی کی تہی تو بہی وہ مال
تجارت کا نہوگا اور زکوۃ اوسمین واجب نہوگی **مسئلہ** اگر ایک غلام تجارت کی لیئی مول لیا
بعد اوسکی اوسکو خادم کیا پس وہ غلام مال تجارت کا نہ رہا اور جو لونڈی غلام واسطی
خدمت کی مول لیئی گئی اور بعد اوسکی اون مین نیت تجارت کی گئی تو وہ لونڈی غلام مال
تجارت کی نہون گی جب تک وہ بیچی نجائین گی **مسئلہ** مال تجارت کا سونی اور
چاندی کی ساتہہ یعنی ان دونون مین سی جس مین فایدہ فقیرون کا ہووی اوسکی ساتہہ
قیمت لگاوی پس جب دونون قسم مین سی جس کی نصاب کی برابر وہ مال پہنچی تو چالیسوان
حصہ اوس مال مین سی زکوۃ ادا کری قسم تیسری مال نامی مین سی چرنیوالی جانور ہین
یعنی اونٹ اور گائین اور بکریان نر و مادہ ملی ہوی اور اسی طرح کلی گہوڑی کی کہ
آدہی برس سی زیادہ میدان مین چرا کرتی ہین اون مین زکوۃ واجب ہی اور میدان
کی چرنیوالی جانورون کی نصاب کی تفصیل اور جسقدر مین زکوۃ اون مین واجب ہوتی
ہی اوسکی تفصیل بہت طول رکہتی ہی اور ان ملکون مین یہہ سب مال زکوۃ واجب ہونیکی
مقدار مین نہین پہنچتی ہین اسواسطی ان چیزون کی زکوۃ کی مسئلی ذکر نہین کیئی گئی اور اسی
طرح مسئلی احکام عشری زمین کی ذکر نہین کیئی گئی اس سبب سی کہ ان ملکون مین زمین
عشری نہین ہی اور مسئلی عشر لینی والون کی ہی جو بادشاہ راہون پر بیٹہتی ہین بیان نہین کیئی گئی
ف مسائل سوائم کی اگرچہ مصنف رحمہ اللہ نی بالکل ذکر نہین کی لیکن یہہ عاجز بطور
اختصار کی ذکر کرتا ہی تاکہ لوگ مسائل سی آگاہ ہوین **مسئلہ** جان تو کہ جب [illegible]
پانچ اونٹ حاجت اصلی سی زیادہ ہون اور وہ اونٹ اکثر سال جنگل مین چرتی ہون اور

برس اون پرگذری تو اون پانچ اونٹ مین ایک بکری زکوة دیوی لیکن اسی طرح ہر
پانچ مین ایک بکری دیا کری جب پچیس کو پہنچی پینتیس تک لیں اون مین ایک بوتی مادہ برس
کی دیوی پہر جسوقت چہتیس کو پہنچی پینتالیس تک لیں اون مین ایک بوتی مادہ دو برس
کی دیوی اور جسوقت چہیالیس کو پہنچی ساٹھہ تک لیں اون مین حقہ یعنی تین برس سے
ہو چکی کہ قابل جست کرنی اونٹ کی ہو دیوی پہر جسوقت اکسٹہہ کو پہنچی پچہتر تک لیں اون
مین جذعہ یعنی چار برس کی بوتی کہ پانچوین برس مین لگی ہو دیوی اور جسوقت چہہتر
کو پہنچی نوی تک لیں اون مین دو بوتیان دو برس کی دیوی اور جسوقت اکیانوی کو پہنچی
ایک سو بیس تک لیں اون مین تین تین برس کے دو اونٹنیان کہ قابل جست کرنی اونٹ کے
ہو وین دیوی اور جسوقت زیادہ ہون ایک سو بیس سی تو حساب سر نو سی شروع کیا جاوے
یعنی جب ایک سو بیس پر پانچ اونٹ زیادہ ہون تو ایک سو بیس کی تین تین برس کے
دو اونٹنیان اور پانچ کی ایک بکری دیوی اسیطرح ہر پانچ مین ایک بکری دیا کری جب ڈیڑہ سو
پوری ہو وین پچہتر تک لیں اون مین ایک بوتی مادہ برس روز کی دیوی پس جب
ترتیب پہلی کی حساب کرنا جاوی **مسئلہ** اور تیس گائی بیلون سی کم مین زکوة نہین
جب تیس پوری ہون اور برس اون پر گذری تو ایک تبیعا یعنی بڑا یا پڑیا برس
سی زیادہ دو برس سی کم کی دیوی اور جب چالیس ہون تو ایک مسنا یعنی دو برس سی
زیادہ تین برس سی کم کا بچہ نر ہو یا مادہ دیوی جب ساٹھہ ہون تو دو تبیعی دیوی اور جب
ستر ہون تو ایک مسنا اور ایک تبیعا دیوی اور جب اسی ہون تو دو مسنا دیوی اور جب نوے
ہون تو تین تبیعی دیوی اور جب سو ہون تو دو تبیعی اور ایک مسنا دیوی اسی طور سے
ہر تیس مین تبیعا اور ہر چالیس مین مسنا دیا کری گائی بہینس کی زکوة ایک طور سے
ہی اور اون مین نر اور مادہ دونون دینا درست ہے اور اونٹ مین سوا مادہ کی نر دینا نہین آیا
مسئلہ چالیس بکری سی کم مین زکوة نہین جب چالیس پوری ہون اور برس اون پر گذرے
تو ایک بکری زکوة دیوی ایک سو بیس تک جب ایک سو اکیس ہون تو دو بکری زکوة دیوے
جب دو سو سی ایک زیادہ ہو تو چار بکری دیوی پہر ہر سیکڑی مین ایک بکری

دیا کری بھیڑ بکری کی زکوۃ ایک طور ہی زکوۃ مین چاہی بکری دی چاہی بکرا دی چھوٹی
بڑی سب جانورن کی زکوۃ دیوی **مسئلہ** جو گھوڑی اور گھوڑیان اکثر سال جنگل مین
چرتی ہون اور وہ تجارت کی لیی نہون پس اون مین زکوۃ نہین ہی امام شافعی رضی اللہ
اور غیرہم کی نزدیک اور امام اعظم کی نزدیک اگر گھوڑی اور گھوڑیان ملی ہون تو زکوۃ
دینی چاہیی فی راس ایک دینار دیوی یا اوسکی قیمت مقرر کرکی دو سو درہمون مین سی
پانچ درہم دیوی لیکن فتاوی مین لکھا ہی کہ فتوی صاحبین کی قول پر ہی **مسئلہ**
اگر کسی مسلمان یا کسی ذمی نی کہین سونا یا چاندی یا تانبا یا اوسکی مانند جنگل مین پایا تو پانچوان
حصہ اوس سی حاکم لیوی اور چار حصی اوس پانیوالی کو دیوی اگر وہ زمین کسیکی ملک نہ ہو اور اگر وہ کسیکی ملک
مین ہی تو ایک حصہ حاکم لیوی اور چار حصی زمین والی کو جو اول کرنیوالی کو کچھ نہ ملیگا اور اگر
اپنی گھر مین پایا تو نزدیک امام اعظم کی اوس مین پانچوان حصہ حاکم کو دینا واجب نہین
اور نزدیک صاحبین کی واجب ہی اور اگر اپنی کھیتی کی زمین مین پایا اوس مین دو روایت
مین ایک روایت مین ہی کہ پانچوان حصہ حاکم کو دی اور ایک مین ہی کہ دیوی **مسئلہ**
اگر مال گاڑا ہوا پایا اگر اوسمین نشان اسلام کا ہی مانند سکہ اسلام کی تو اوسکا حکم گری
ہوی مال کا ہی اوسکی مالک کو تلاش کرکی پہنچانا چاہیی اور اگر اوسمین نشان کفر
کا ہی پانچوان حصہ حاکم مسلمان لیوی اور باقی پانیوالی کو دیوی **فصل پہلی** زکوۃ
خرچ کرنیکی جگہہ کی بیان مین زکوۃ خرچ کرنیکی جگہہ وہ فقیر ہی کہ نصاب سی کم مال کا مالک
ہو اور وہ مسکین ہی کہ مالک کسی چیز کا نہو اور مکاتب ہی کہ مال کتابت کی ادا کرنی مین
محتاج ہی اور قرضدار ہی کہ وہ مالک نصاب کی مالک ہی لاکن نصاب اوسکی قرض سی کم
ہی اور غازی ہی کہ اسباب غذا کا نہین رکھتا اور وہ مسافر ہی کہ مال وطن مین رکھتا اور وہ سفر مین ہی تس
سی واروہ مال ساتھہ نہین رکھتا پس اگر چاہی ان جماعت مین سی ایک جماعت کو دیوی یا چاہی ان سبکو
دیوی **ف** یعنی مثلاً اگر چاہی فقط فقیر ہی کی جماعت کو حصہ کر دیوی یا چاہی ہر فرقی کو تھوڑا تھوڑا
تقسیم کر دیوی دونو وجہ درست ہی لیکن زکوۃ دینی والا مال زکوۃ کا اپنی ماں باپ اپنی
اولاد کو اور عورت اپنی شوہر اور شوہر اپنی جورو کو اور اپنی غلام اور مدبر اور [illegible] کاتب

غلام ولد کو ندیوی اور اوس غلام کو ندیوی کہ جسکا بعض آزاد ہوا ہو اور کافر کو ندیوی
اور سید اور سید کی غلام کو ندیوی مگر صدقہ نفل کا مضایقہ نہین اور ادب سی اونکی خدمت کرے
اگر دے اور مسجد بنانی مین اور میت کے کفن مین اور میت کے قرض ادا کرنے مین خرچ نکرے اور دولتمند کے غلام اور دولتمند
کی چھوٹے لڑکے کو ندیوی **مسئلہ** اگر زکوۃ خرچ کرنیکی جگہہ گمان کرکے زکوۃ دی بعد اوسکی ظاہر ہوا
کہ زکوۃ لینے والا دولتمند تھا یا سید یا کافر یا ماباپ یا شوہر یا جورو تو زکوۃ دینے والے کو پھر زکوۃ
دینی لازم نہین نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک ابی یوسف کی پھر دینی لازم ہی **مسئلہ**
بہتر ہے کہ ایک فقیر کو اسقدر دیوی کہ اوسدن محتاج سوال کا نہو **مسئلہ** نصاب کی
قدر یا نصاب سی زیادہ ایک فقیر غیر قرضدار کو دینا یا ایک شہر سی دوسرے مین مال زکوۃ کا
بہیجنا مکروہ ہی مگر جسوقت یگانہ اوسکا دوسری شہر مین ہو یا وہانکی لوگ بڑی محتاج ہون تو
درست ہی **مسئلہ** جس شخص کو ایکدن کا کہانا میسر ہو اوسکو سوال کرنا نچاہیے **فصل**
دوسری صدقۂ فطر کی بیانمین صدقہ فطر واجب ہے ہر آزاد مسلمان پر مالک نصاب کا
جو سوا ہو قرض اور ضروری حاجتونسی اور نامی ہونا نصاب کا اسمین شرط نہین
پس جو شخص اسطرحکی نصاب کا مالک ہوگا اوسپر صدقہ لینا حرام ہی صدقہ فطر کا اپنی طرف سے
اور اپنی چھوٹی اولاد کی طرف سی دیوی اگر وہ اولاد مالک نصاب کی نہووی اور اگر
مالک نصاب کی ہووی تو اونکی مال سی دیوی اور اپنی خدمتی غلامون کیطرف سی دیوے
اگرچہ غلام مدبر ہوا اور تجارتی غلامونکیطرف سی ندیوی اور ام ولد کیطرف سی دیوے
نہ اپنی جورو اور اولاد بالغ اور اپنی غلام مکاتب کیطرف سی اور نہ بہاگی ہوئی غلام
کیطرف سی مگر آنیکی بعد اوسکی طرف سی دیوی اور ایک غلام یا کئی غلام کئی آدمی کی
شرکت مین ہووین تو نزدیک امام اعظم کی صدقہ فطر اون غلامونکا کسی پر واجب
نہوگا **مسئلہ** صدقہ فطر کا واجب ہوتا ہی عید کی دنکی فجر طلوع ہونیکی ساتھہ پس جو آدمی عید کے
دن فجر طلوع ہونیکی بعد پیدا ہوا یا اسلام لایا صدقہ فطر کا اوسپر واجب نہوگا
اور عید سی آگی بھی صدقہ فطر کا ادا کرنا جایز ہی لیکن سنت یہہ ہی کہ عیدگاہ کی طرف نکلنے
سی آگے دیوے اگر عید کی دن صدقہ فطر کا ادا نکیا بعد اوسکی جب چاہی قضا کرے

مسئلہ مقدار صدقہ فطر کا گیہون یا گیہون کی آٹی یا گیہون کی ستو سے آدہا صاع ہی اور خرما
ایک صاع اور کشمش مین آدہا صاع ہی گیہون کی مانند نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک
صاحبین کی ایک صاع ہی مانند جو کی اور صاع ایک ظرف ہی کہ آٹھہ رطل مسور یا ماش یا جو
غلہ مانند اونکی ہی اوسمین سماتا ہو اور نزدیک ابی یوسف کی صاع وہ ظرف ہی کہ جسمین
پانچ اور تہائی رطل سماوی اور رطل مین استار کا ہوتا ہی ہر استار ساڑہی چار مثقال
کا ہی پس وزن ایک رطل کا دہلی کی سکے سی چہتیس روپی کی برابر ہوتا ہی اور
صدقہ فطر مین غلیکی عوض اوسکی قیمت دینی بہی جایز ہی **فصل تیسری** صدقہ نفل
کی بیانمین صدقہ نفل ماباپ اور اقربا اور یتیمون اور ہمسایہ اور سوال کرنیوالے اور
اونکی غیرونکو دیوی کسواسطی کہ حق تعالی کی کلام سی انکو دینا ثابت ہوا چنانچہ اللہ تعالی
نی فرمایا **یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ
وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ
فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ** پوچہتی ہین تجسی کیا چیز خرچ کرین تو کہہ جو چیز خرچ کرو فایدہ کی سو
ماباپ کو نزدیک والونکو اور یتیمونکو اور محتاجونکو اور راہ کی مسافرونکو دو اور جو کروگی
بہلائی سو وہ اللہ کو معلوم ہی ف لوگون نی پوچہا تہا کہ مال اون مین سی کس مال کا
خرچ کرنا بہت ثواب ہی فرمایا کہ مال کوئی ہو لیکن جسقدر ٹہکانی پر خرچ ہو تو ثواب
زیادہ ہی لائق بہتر یہہ ہی کہ جو مال اصلی حاجتون اور قرض اور نفقون اور واجبی
حقوق سی زیادہ ہو وہ دیوی اور گناہ کی کام مین خرچ نکری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
خیبر کی فتح کی بعد ایک برس کا خرچ ازواج مطہرات کو دیتی تہی اور اپنی ذات پاک
کی لیی کچہہ جمع نہین کرتی تہی جو کچہہ میسر ہوتا خدا کی راہ مین دی دیتی تہی اور فرماتی
تہی **اَنْفِقْ یَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا** یعنی خرچ کر یا بلال
جو کچہہ رکہی تو اور عرش کی مالک سی اندیشہ فقر کا مت رکہہ اور مال کو بیہودہ خرچ
نکرنا کہ بیہودہ خرچ کرنیوالی کو حق تعالی جل شانہ نی شیطان کا بہائی فرمایا اور خرچ بیہودہ
وہی ہی کہ اوسمین نہ ثواب ہو اور نہ فایدہ دنیا کا اور نفس کی خوشی نفس کی خو[illegible] زیادہ ہوتی

مسئلہ صدقہ فرض [illegible] سے پہلی بنی ہاشم کو دینی اسواسطے کہ [illegible] لوگونکو لینی حرام ہی اور
رسول علیہ السلام کی قرابت پر نظر کرکی ان کی خدمت [illegible] اور تعظیم
کی ساتھ [illegible] مسئلہ صدقہ نفل ذمی کو دینا درست ہی [illegible] کو
[illegible] تین دن تک سنت ہی [illegible]

کتاب الصوم

روزے کا بیان روزہ اسلام [illegible] ارکان تین سے تیسرا رکن روزہ رمضان مبارک کی مہینی کا
ہی روزہ فرض قطعی ہی [illegible] مسلمان مکلف پر یہہ فرض بجا لانی اوسکو ثواب کا ہی اور جو بغیر
عذر [illegible] اوسکو ترک کری [illegible] گنہگار ہوگا [illegible] بخاری اور مسلم مین ہی کہ ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ [illegible] سی روایت ہی ہر ایک عمل نیک آدم کا زیادہ دیا جاتا ہی ثواب
اوسکا دس [illegible] سات سو تک حق تعالی نی فرمایا مگر روزہ کہ بیشک روزہ میری لئی
ہی اور مین آپ روزی کی جزا ہون مسئلہ روزہ ادا ہونیکی شرط نیت ہی یعنی بدون نیت
کی روزہ ادا [illegible] اور نفاس سی پاک ہونا بھی شرط ہی کہ حیض اور نفاس کی ساتھ
[illegible] روزہ صحیح ہوگا مسئلہ روزہ چھہ قسم پر ہی ایک تو روزہ رمضان دوسرا روزہ
قضا تیسرا روزہ نذر معین چوتھا روزہ نذر غیر معین کا پانچوان روزہ کفارہ چھٹا روزہ
نفل پس نزدیک امام اعظم کی رمضان کا روزہ مطلق نیت کی ساتھہ اور ساتھہ نیت فرض
وقت اور ساتھہ نیت نفل کی ادا ہوتا ہی ف مطلق نیت کی صورت یون ہی کہ جیسی کہی کہ
مین نی نیت روزی کی کی اور نیت فرض وقت کی صورت یون ہی کہ جیسی کہی کہ مین نی اس
رمضان مبارک کی فرض روزی کی نیت کی اور صورت نیت نفل کی اسطرح ہی کہ دل مین
کہی کہ مین نی نیت نفل [illegible] اور اگر نیت قضا یا کفارے کی کی پس وہ نیت کرنیوالا اگر مقیم
اور صحیح سالم ہی تو فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور اگر وہ بیمار یا مسافر [illegible]
اور قضا یا کفارے کی نیت کی تو قضا اور کفارہ ادا ہوگا نہ فرض وقت کا اور نزدیک [illegible]
کی اگر مریض یا مسافر [illegible] تو بھی فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور نزدیک
امام شافعی اور احمد رحمہم اللہ کی روزہ رمضان کی لئی بھی تعین کرنی نیت فرض فقط

ضروری اور نذر معین نزدیک امام اعظم کے جسطرح ساتھہ نیت نذر کی ادا ہو
مطلق نیت کی ساتھہ بھی ساتھہ نیت نفل کی بھی ادا ہوتا ہی اور اگر اوس نذر معین مین
دوسری واجب کی نیت کی تو وہ دوسرا واجب ادا ہوگا نہ وہ نذر معین اور نزدیک امامون
ثلاثہ کی نذر معین بغیر تعین کرنی نیت کی نذر ادا نہین ہوتا اور نفل جسطرح نفل کے
نیت سی ادا ہوتا ہی اسیطرح مطلق نیت کی ساتھہ بھی ادا ہوتا ہی بالاتفاق
اور نذر غیر معین اور قضا اور کفارہ مین نیت تعین کرنی شرط ہی بالاتفاق مسئلہ روزی کی نیت کا
وقت بعد سورج ڈوبنی کی صبح کی ہونی تک ہی اور صبح ہونی کی پیچھی جایز نہین مگر نفل روزی
کی قبل تک درست ہی نزدیک شافعی اور احمد کی اور نزدیک مالک کی صبح کی بعد نفل کی نیت
بھی درست نہین اور نزدیک امام اعظم کی روزی رمضان اور نذر معین اور نفل کی نیت دوپہر
کی قبل تک درست ہی اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کی نیت صبح ہونی کی بعد بالاتفاق
نہین اور نزدیک تینون امامون کی رمضان کی تیسون روزی کی لیی ہر رات الگ الگ نیت
شرط ہی اور امام مالک کی نزدیک ساری رمضان کی واسطی پہلی رات کو ایک نیت کافی ہی
اگر رمضان کی مہینی کی اول راتمین تیس روزی کی نیت کسی نی کی اور درمیان رمضان کی اوسی
جنون ہوا اور کئی دن اوسی جنون مین گذر گئی اور کوئی چیز روزہ توڑنی والی اوس مین اوسی
خلق مین نہ آئی تو نزدیک امام مالک کی روزی اوسکی صحیح ہوئی اور نزدیک تینون امامونکی جنون کی
دنونکی روزی قضا کری اسواسطی کہ اوسمین نیت فوت ہوئی اور اگر ساری مہینی رمضان کی
باولا رہا تو روزی ساقط ہوئی قضا واجب نہوگی اور اگر رمضان مین ایک ساعت بھی باولی کو
افاقہ ہوا تو پچھلی دنونکی روزی قضا کری خواہ وہ بالغ ہونیکی وقت دیوانہ ہوا یا بعد
بلوغت کی ہوا مسئلہ رمضان کی مہینی مین چاند دیکھنی سی یا شعبان کی تیس دن تمام
ہونی سی روزہ رکھنا واجب ہوتا ہی اور اگر آسمان مین مثلاً ابر یا غبار ہو تو رمضان کی چاند کو
لیی ایک مرد یا ایک عورت عادل کی گواہی کفایت ہی خواہ وہ آزاد ہو خواہ غلام
اور اسیطرح شوال کی چاند کی لیی دو مرد آزاد عادل یا ایک مرد اور دو عورت آزاد عا
دل کی گواہی لفظ شہادت کی ساتھہ شرط ہی اور اگر مطلع صاف ہو

اور ہلال کی چاند کی گواہی کو ایک بڑی جماعت چاہیے مسئلہ اگر رمضان کا چاند ایک آدمی
کی گواہی سے ثابت ہوا تہا پہر تیسون کو چاند دیکہا نگیا تو افطار جایز نہو گا اور اگر دو آدمی کی
گواہی سے ثابت ہوا تہا [illegible] تو افطار جایز ہوگا اگرچہ چاند دیکہا نجاوے مسئلہ
اگر کوئی چاند رمضان یا شوال کا اپنی آنکہہ سے دیکہا اور قاضی نے گواہی اوسکی قبول نہ کی تو
دونوں صورتوں میں واجب ہے کہ وہ شخص روزہ رکہے اور اگر افطار کریگا تو قضا واجب ہوگی نہ
کفارہ مسئلہ شک کی دن یعنی انتیسوین شعبان کو جب چاند دیکہا نجاوے اور مطلع صاف نہو تو روزہ
[illegible] نفل [illegible] دن معتادی نفل روزے کی موافق پڑجاوے ف
یہ کہ ایک شخص کی عادت ہی [illegible] روزہ نفل رکہتا ہی اتفاقا وہ تاریخ شک کی اوسیدن
واقع ہوئی [illegible] اوسدن روزہ رکہنا منع نہیں اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکہیں ف
جو لوگ شک کے دن کی نیت جانتے ہوں وہ رکہیں اور نیت اوسدن کی کیا ہے کہ نیت نفل
کی کری [illegible] اور عوام دوپہر کی بعد افطار کرین نزدیک امام اعظم کی اور اوسدن
رمضان کی [illegible] واجب کی نیت سے روزہ رکہنا مکروہ ہی اور اسیطرح تردد نیت کے
ساتہہ روزہ رکہنا مکروہ ہے اور تردد کی صورت یون ہے کہ جیسے کہے کہ آج اگر دن رمضان کا ہی تو یہہ روزہ رمضان کا ہے
اور اگر دن رمضان کا نہیں ہے تو یہہ روزہ دوسرے واجب کا ہی یا نفل کا لاکن بہر تقدیر جس نیت کے ساتہہ روزہ
رکہیگا جب رمضان ثابت ہوگا تو وہ روزہ رمضان کا ہوگا نزدیک امام اعظم کی فصل
بیچ بیان قضا اور کفارہ واجب کرنیوالی چیزون کی بیانمین اگر کسی نے رمضان کی روزہ مین
جماع کیا یا جماع کیا گیا قصدا قبل یا دبر مین یا کہایا یا پیا قصدا خواہ غذا خواہ دوا روزہ
اوسکا فاسد ہوا اوسپر قضا اور کفارہ واجب ہوگا بردے آزاد کری اور اگر میسر نہو تو [illegible]
دو مہینے روزہ رکہے کہ اونمین رمضان اور عیدین اور ایام تشریق نہون اور اگر اوس [illegible]
کی بیچمین کوئی روزہ فوت ہوجاوے خواہ عذر سے خواہ بغیر عذر سے تو روزہ پہر سرسے شروع
کرے مگر حیض اور نفاس کی ضرورت مین افطار کرنا مضایقہ نہین اور اگر مثلا بسبب پیری کے
[illegible] روزے کی [illegible] ہو تو ساٹہہ مسکین کو دو وقت پیٹ بہر کہانا کہلاوے لاکن جن ساٹہہ
[illegible] کو کہلاوے اونہین کو پہر شام کو کہلاوے یا ہر ایک کو غلہ صدقہ فطر کی قدر

آور نزدیک شافعی اور احمد کی بدون وطی کی کفارہ واجب نہین ہوتا ہی [illegible] قضا یا کفارہ [illegible]کا
روزہ توڑنی سی کفارہ [illegible] نہین ہوتا ہی بالاتفاق اور جس وجہ سی کفارہ واجب ہوتا ہی
اوسی وجہ پر ایک رمضان [illegible] کئی روزی توڑی تو اِسصورتمین اگر اول کی کفارہ دینی کی بعد
دوسرا توڑا تو دوسری کی بہی کفارہ علیحدہ دیوی اور اسیطرح قیاس کری تیسری اور چوتھی مین اور بعد
اوسکی اور اگر کسی کا کفارہ نہین دیا یہان تک کہ رمضان آخر ہو گیا تو سب کے واسطے ایک کفارہ
کفایت ہے اور امام مالک اور شافعی کی نزدیک دونون تقدیرون مین ہر روزی کیلئے الگ الگ کفارہ
چاہیئی اور اگر دو رمضانون مین دو روزے فاسد کیئی اور اول روزیکا کفارہ نہین دیا تو اسصورتمین
بالاتفاق کفارہ الگ الگ واجب ہوگا اور اگر خطا سی افطار کیا ف مثلاً کلی کرتے مین بدون
قصد کی حلق مین پانی اتر گیا یا بسبب زبردستی کی افطار کیا خواہ جماع خواہ اور کسی چیز کی
ساتھہ یا حقنہ کیا گیا یا کان یا ناک مین دوا ڈالی گئی یا پیٹ یا سر کی زخم مین دوا ڈالی گئے
پس وہ دوا اوسکی دماغ یا پیٹ مین پہنچی یا کنکر یا لوہا یا وہ چیز کہ دوا اور غذا کی قسم سی نہین ہے
نگل گیا یا قصداً منہ بہر قی کی یا رات جانکر کہانا سحری کا کہایا اور پیچہی معلوم ہوا کہ صبح تہی یا آفتاب
ڈوبنی کی خیال سی افطار کیا اور روزہ ڈوبا نہ تہا یا بہول کر کہانا کہایا اور خیال کیا کہ روزہ میرا
فاسد ہوا بعد اوسکی پہر قصداً کہایا یا سوتی اوسکی حلق مین کسی نی پانی ڈالا یا عورت سی نہین
یاد ہو گئی یا بیہوشی کی حال مین وطی کی گئی اِنصورتونمین قضا کا روزہ واجب ہوگا نہ کفارہ
اور اگر کسی نی رمضانمین نہ روزیکی نیت کی اور نہ نیت افطار کی اور روزہ توڑنیوالی کوئی چیز
اوس سی ظاہر عمل مین نائی تو اِسصورتمین بہی قضا واجب ہے نہ کفارہ اور اگر رمضانمین نیت
روزیکی کی اور کہانا کہایا تو نزدیک امام اعظم کی کفارہ واجب نہوگا اور نزدیک صاحبین
کی واجب ہوگا اور اگر روزہ بہول گیا اور اوس حال مین کہانا کہایا یا پانی پیا یا جماع کیا تو
روزہ فاسد ہوگا اور نہ قضا واجب ہوگی اور احتلام ہونا اور دیکہنی کی ساتھہ شہوت ہو کر انزال
ہونا اور بدن پر تیل ملنا اور آنکہہ مین سرمہ لگانا اور غیبت کرنی اور پچہنی لگانا اور غیر
قصد کی قی کرنی اگرچہ بہت ہو اور قصد سی تہوڑی قی کرنی اور کان مین پانی ڈالنا یہ چیزین
روزہ فاسد نہین کرتی ہین اور اگر ذکر کی اندر تیل یا دوسری کوئی چیز داخل کی تو [illegible]

امام اعظم کی روزہ فاسد نہوگا اور نزدیک ابی یوسف کی فاسد ہوگا اگر مرد نی عورت یا چارپائی
کی ساتھہ فعل [illegible] ہوا اور کسی اعضا مین وطی کی یا عورت سی منہ لیا یا شہوت سی
مساس کیا ان صورتون مین انزال ہوا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر انزال نہوا تو فاسد نہوگا
اور اگر کہانا کچھہ دانت مین باقی رہا اوسکو ہاتھہ سی نکال کر کہایا تو روزہ ٹوٹ جائیگا
پر کفارہ واجب نہوگا اور اگر زبان کی نوک سی نکال کر کہایا پس اگر چنی کی برابر ہی تو قضا واجب
ہوگا اور اگر چنی سی بہت کم ہی تو نہ ٹوٹیگا اور اگر دانہ تل کا سابوت نگل گیا تو روزہ فاسد ہوگا
اور اگر منہ مین رکھہ کر چبایا تو فاسد نہوگا اور قی منہ بہر اگر منہ مین ائی پہر اوسکو قصدا نگل گیا تو روزہ
فاسد ہوگا اور اگر تہوڑی قی منہ مین آئی اور بغیر قصد کی اندر گئی روزہ فاسد نہوگا اور اگر منہ بہر بدون
قصد کی اندر گئی تو نزدیک ابو یوسف کی فاسد ہوگا نہ نزدیک محمد کی اور اگر تہوڑی قی قصد نگل
لی تو نزدیک محمد کی فاسد ہوگا نہ نزدیک ابی یوسف کی اور مکروہ ہی روزہ مین چکہنا یا
چبانا کسی چیز کا بغیر عذر کی اور لڑکی کی لیئی کہانا چبا کر دینا ضرورتکی صورت مین جائز ہی اور
کلی کرنی اور ناک مین پانی ڈالنا بی ضرورت اور غسل کرنا اور تر کپڑی بدن پر لپیٹنا واسطی دفع
گرمی کی واسطی مکروہ تنزیہی ہی نزدیک امام اعظم کی اسواسطی کہ یہہ امور بی صبری پر دلالت
کرتی ہین اور نزدیک ابی یوسف کی مکروہ تحریمی ہی **مسئلہ** روزہ دار اگر ناپاک ہوا اور
اوس حالت ناپاکی مین صبح کی روزہ اوسکا نہ ٹوٹیگا لیکن مستحب یہہ ہی کہ صبح نکلنی کی آگی
غسل کری **مسئلہ** علما متفق ہین اس بات پر کہ روزہ مین جہوٹہہ کہنی یا غیبت کسیکی کرنی
یا کسیکو گالی دینی سی روزہ فاسد نہین ہوتا پر سخت مکروہ ہی اور نزدیک اوزاعی رحمہ اللہ کی روزہ
اوسکا فاسد ہوتا ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جسنے ترک نکیا جہوٹہہ بولنا
اور گناہ کا کام پس حق تعالی محتاج اوسکی روزہ کا نہین یعنی روزہ اوسکا مقبول نہین **مسئلہ**
اگر کوئی شخص کہانا کہاتا تہا یا وطی کر رہا تہا اوسوقت فجر ہو گئی پس فجر ہوتی ہی اوسنی کہانا
منہ سی ڈالدیا اور ذکر جماع کرنی سی کہینچ لیا اسصورت مین نزدیک جمہور کی روزہ اوسکا صحیح ہوگا
اور نزدیک [illegible] تک کی باطل ہوگا **مسئلہ** جس مریض کو روزہ رکہنی مین مرض بڑہنیکا خوف ہو
اوسکو روزہ ترک کرنا جائز ہی اور مسافر کہ جسکی [illegible] انکو ہی جائز پس اگر

روزہ ضرر نکرے الا [illegible] تو اوسکو بہتر ہی کہ روزہ رکہی اور اگر مسافر جہاد [illegible] روزہ [illegible]
ہو تو اوسکو افطار کرنا بہتر ہی اور اگر روزہ قریب ہلاکی پہنچاوی تو او [illegible] افطار کرنا واجب
ہی اگر اس حال مین روزہ رکہیگا تو گنہگار ہوگا اور جن بیمار و [illegible] افطار کیا تہا
اوس مرض اور سفر کی حال مین وہ مر گئی تو قضا اونپر واجب نہوگی اور اگر بیمار [illegible]
مسافر مقیم ہونیکی بعد مر گئی تو جتنی دن مرض سی اچہی ہوئی یا مسافر [illegible]
اوتنی دنونکی روزی اونپر واجب ہو نگی اور [illegible] قضا نکی تو اونکی ولی پر واجب
ہی کہ اونکی تہائی مال سی ہر روزہ کی عوض ایک مسکین کا کہانا صدقہ فطر [illegible]
لیکن یہ صدقہ دینا ولی پر اوسوقت واجب ہوگا کہ مریض [illegible] مسافر [illegible]
کو کہہ کر مری ہون اور بدون کہنی کی ولی پر واجب ہوگا ہان اگر ولی اپنی [illegible]
کری تو درست ہے **مسئلہ** قضا رمضانکا اگر چاہی یک لخت ادا کری اور اگر چاہی [illegible]
رکہی اگر سال بہر مین قضا نکیا اور دوسرا رمضان آگیا تو پہلی اوس [illegible]
ادا کری بعد اوسکے پچہلے رمضانکی روزی قضا کری اور اسصورت مین کچہہ صدقہ اوسپر واجب نہوگا **مسئلہ** [illegible]
روزہ رکہنی سی عاجز ہی وہ افطار کری اور ہر روزیکی عوض صدقہ فطر کی برابر کہانا دیوی پہر اگر
طاقت روزیکی آجائی قضا اوسپر واجب ہوگا **مسئلہ** حاملہ یا دودہ پلانیوالی عورت اگر
اپنی جان یا اپنی بچی کی جان پر خوف کری تو افطار کرلی پہر قضا کری اسپر صدقہ واجب نہوگا

فصل دوسری نفل روزیکی بیان مین نفل روزہ شروع کرنی سی واجب ہوجاتا ہے
مگر جن دنونمین روزہ رکہنا منع ہی اون دنونمین شروع کرنی سی ہی واجب نہین ہوتا ہے
ف یعنی عید الفطر اور عید الضحی اور ذی الحجہ کی گیارہوین بارہوین تیرہوین کہ منع
ہی اور نفل روزہ بغیر عذر کی توڑنا درست نہین اور عذر کی ساتہہ درست ہی اور ضیافت بہی
[illegible] افطار کیوی بعد اوسکی قضا کری **مسئلہ** اگر رمضانکی دنونمین بہی کسی
ہوا یا کافر مسلمان ہوا یا مسافر مقیم ہوا یا حیض
سب پر واجب ہے کہ جسقدر دن باقی ہی او
کہانا پینا موقوف کیا یا نکیا دونون صورت

توہو گاکہ مسافر اور حائض اور بیمار پر واجب ہوگا مسئلہ عید الفطر اور عید الضحی کی دو دن اور ایام
تشریق [illegible] ہی دن مین روزہ شروع کرنی سی بہی واجب نہین ہوتا ہی
لاکن اگر کسی نی نذر کیا ان دنون [illegible] مین روزہ رکہونگا یا نذر کیا تمام سال روزہ رکہنی کا تو دونو
صورتون مین ان دنون مین افطار کری اور اگر روزہ رکہیگا تو گناہگار ہوگا لاکن نذر اوسکی ذمی سی
ساقط ہو جاویگی اور قضا اوسکی [illegible] کریگا ف حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص رمضان کی بعد شوال مین
چہہ روزی رکہیگا گویا کہ اوسنی تمام سال روزہ رکہا بعض علمانی کہا کہ شوال مین چہہ روزی عید الفطر
کی بعد [illegible] ت یعنی یون نکری کہ عید کی صبح کو شروع کرکی عید کی ساتوین کو تمام کری بلکہ
[illegible] اس لیی کہ مشابہ نصاری کی ساتہہ ہووی اور اسی مشابہت کی سبب علمانی ملانی
[illegible] اور فتوی یہہ ہی کہ مکروہ نہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شعبان مین اکثر روزہ
[illegible] اور بعض حدیثون مین آیا ہی شعبان کی بعد روزہ رکہنا منع آیا ہی اس سبب سی کہ ایسا
نہو کہ ناطاقتی رمضان کی روزونکو مانع ہو جاوی مسئلہ ہر چاند مین تین روزہ رکہنا سنت ہی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم روزی ایام بیض کی کبہی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو رکہتی تہی
اور کبہی شروع چاند مین اکثہی مین روزی رکہتی تہی اور کبہی آخر چاند مین اور کبہی ہر دسوین
کو ایک ایک روزہ اور کبہی جمعرات اور پیر اور جمعہ اونکو اور کبہی پیر اور جمعرات اور پیر کو رکہتی تہی اور کبہی
ایک چاند مین ہفتی اور اتوار اور پیر کو اور دوسری چاند مین منگل اور بدہ اور جمعرات کو رکہتی تہی
عرفی کی دن جو شخص روزہ رکہتا ہی اوسکی اگلی اور پچہلی برسکی گناہ بخشی جاتی ہین اور اگر
عاشوری کی دن روزہ رکہیگا تو پچہلی ایک سال کی گناہ بخشی جاوینگی اور مستحب یہہ ہی کہ عاشوری کی
ساتہہ ایک دن اور ملاوی خواہ اوسکی اول دن خواہ آخر کو اور صرف جمعہ کی دن روزہ رکہنا
نزدیک بعض عالمون کی مکروہ ہی اور نزدیک ابو حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کی مکروہ نہین مسئلہ روزہ
وصال کا یعنی کئی دن پی در پی روزی رکہنا بغیر افطار کی اور روزہ رکہنا تمام سال کا مکروہ
ہی اور [illegible] روزہ رکہنی مین طریق داود علیہ السلام کا ہی کہ ایک دن روزہ رکہی
ایک دن افطار کری لاکن اسطور پر رکہنا بہی اس شرط پر ہی کہ ہمیشہ رکہہ سکی کیونکہ عبادت ہمیشہ
کی بہتر ہوتی ہی مسئلہ عورتکو بغیر اذن خاوندکی اور غلام کو بدون حکم مالک کی روزہ

نفل نہ چاہیے رکھنا **فصل تیسری** اعتکاف کے بیان میں اعتکاف کرنا کسی مسجد میں عبادت کے
لیے ... مسجد میں بہتر ہے اور اعتکاف واجب ہو جاتا ہے نذر کرنے سے ف جسنے زبان سے
کہا میں اللہ کے لیے اپنے اوپر تین دنوں کا اعتکاف لازم کیا یا یوں کہا کہ جسوقت یہ کام میرا ہو جائیگا تب
میں تین دن اعتکاف کرونگا تو دونوں صورتوں میں اعتکاف واجب ہو جائیگا ان پہلی صورت میں
فی الحال ہوگا اور دوسری میں متعلق اور مسجد میں ٹھہرنا اعتکاف کی نیت سے اسی کو شرع میں
اعتکاف کہتے ہیں اور اعتکاف کے مدت میں اختلاف ہے قل مدت اسکی ایک دن ہے نزدیک امام اعظم
اور آدھے دن سے زیادہ ہے نزدیک ابی یوسف کے اور ایک ساعت ہے نزدیک محمد کے اور رمضان کے اخیر
دس دنوں میں اعتکاف کرنا سنت موکدہ ہے اور جو اعتکاف واجب ہے اوسمیں روزہ رکھنا شرط ہے اور
اسیطرح نفل اعتکاف میں بھی شرط ہے ایک روایت میں اور عورتوں کو چاہیے کہ گھر کی مسجد میں
اعتکاف کرے **مسئلہ** معتکف کو چاہیے کہ مسجد سے باہر نہ نکلے مگر پیشاب یا پاخانے یا جمعے
کی نماز کے واسطے اور جمعے کے لیے اوسوقت جاوے کہ جسمیں جمعہ اور اوسکی سنتیں ادا ہو سکیں اور
جمعہ مسجد میں نماز کے قدر ٹھہرے زیادہ اوس سے دیر نہ کرے اگر دیر لگی تو اعتکاف فاسد نہوگا **مسئلہ**
اگر معتکف بدون عذر کے ایک ساعت مسجد سے نکلیگا اعتکاف اوسکا ٹوٹ جائیگا اور نزدیک
صاحبین کے جبتک آدھے دن سے زیادہ مسجد کے باہر نہ ٹھہریگا فاسد نہ ہوگا اور کھانا اور پینا اور
سونا اور بیچنا اور خریدنا مسجد میں بغیر حاضر کرنے اسباب کے معتکف کو جائز ہے اور غیر معتکف کو نہیں
مسئلہ معتکف کو وطی اور جو چیز خواہش کے لانیوالی طرف وطی کی مثلا بوسہ وغیرہ سب حرام ہے
اور وطی سے اعتکاف فاسد ہوتا ہے خواہ وطی رات کو کرے خواہ بھول کر اور مساس اور بوسہ سے
اعتکاف فاسد ہوتا ہے اگر انزال ہووے اور بدون انزال کے نہیں ہوتا ہے **مسئلہ** اعتکاف
میں بالکل چپ رہنا مکروہ ہے اور بیہودہ کلام کرنا اوس سے زیادہ مکروہ نیک کلام کیا کرے مثلا کلام اللہ
یا حدیث یا درود پڑھا کرے **مسئلہ** اگر کسینے کئی اعتکاف کا نذر کیا کئی دن تو انکی راتونکو بھی اعتکاف کرنا
لازم ہوگا اور اسیطرح اگر دو دنکی نذر کیا تو راتکا بھی اعتکاف لازم ہوگا اور نزدیک ابی یوسف کے
صرف اوس ایک رات کا لازم ہوگا جو دونوں دن کے درمیان ہے اور اگر نذر کیا ایک مہینے
کے اعتکاف کا تو ایک تحت ایک مہینے کا اعتکاف لازم ہوگا اگرچہ یک تحت کا ذکر زبان سے نکیا ہو

مسئلہ اعتکاف شروع کرنی سی لازم ہوجاتا ہی مگر نزدیک امام محمد کی نہین ہوتا ہی

کتاب الحج

اسلام کی رکنون مین سی ایک رکن حج ہی اور وہ فرض عین ہوجاتا جسوقت اوسکی شرطین پائی جائین اور جسنے حج کو فرض نجانا وہ کافر ہی اور اوسکی شرطین موجود ہونی پر جسنے ترک کیا وہ فاسق ہی لیکن چونکہ ان ملکونمین اکثر شرطین حجکی موجود نہین اس لیئی اوسکی مسائل اس رسالہ مختصر مین مذکور نہوی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ ساری عمر مین حج ایک مرتبہ واجب ہوتا ہے نہ بار بار پس حاجت کیوقت اوسکی مسائل سیکہنا ہوسکتا ہی واللہ اعلم ف مصنف رحمہ اللہ نی اگرچہ مسائل حج کی ذکر نہین کیئی پر یہہ عاجز بطور اختصار کی کچھہ بیان کرتا ہی مسئلہ شرطین حج کی یہہ ہین کہ حج کرنیوالا آزاد اور عاقل اور بالغ اور مسلمان ہو اور بیمار اور اندہا اور ضامن لیکا نہو اور سواری اور راہ کی خرچ پر قادر ہو اور اہل و عیال کی نفقہ پہرآنی تک کے دی سکتا ہو اور راہ مین امن ہو یعنی اکثر لوگ اوس راہ سی حج کر آتی ہون گو بعض وقت بعض لوگ اتفاقاً ہلاک ہون اوسکا اعتبار نہین اور عورت کی لیئی اوسکی شوہر یا محرم عاقل نیک بخت ساتھہ ہو مسئلہ فرض حجکی تین ہین ایک تو احرام باندہنا دوسرا عرفات مین کہڑا ہونا اور تیسرا طواف الزیارۃ کرنا کہ اوسکو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتی ہین مسئلہ واجب حجکی پانچ ہین ایک مزدلفی مین رات کو ٹہرنا دوسرا جمرۃ پر کنکریان مارنا تیسرا صفا مروہ مین دوڑنا چوتہا بال منڈانا یا کتروانا پانچوان طواف الصدر کرنا یعنی پہرتی وقت طواف رخصت کا کرنا کہ اوسکو طواف الوداع بھی کہتی ہین پس انکی سوا سنتین اور مستحبات ہین مسئلہ جانو کہ احرام باندہنی کی بعد حرام ہی وطی کرنا و جہگڑا اور لڑائی کرنا اور جھوٹہہ بولنا اور غیبت اور تہمت اور برائی کرنا اور گالی دینا اور فحش بکنا اور شکار دریا اور خشکی کا کرنا اور سر اور بدن کی بال منڈانا اور سر اور داڑہی خطمی سی دہونا اور ناخن اور مونچہین کترنا اور موزہ پہننا اور پگڑی باندہنا اور سیی ہوی کپڑی پہننا اور خوشبو لگانا پس باقی تفصیل بڑی کتابونمین دیکہہ لے جسکو حاجت ہو

کتاب التقوی

اسلام کی ارکان کی بعد یعنی نماز روزہ حج زکوۃ کی مسائل جاننی کی بعد حرام اور مکروہ اور شبہی کی چیز وانکہ دریافت کرنا اور اونسی بچنا یہہ بھی اسلام مین ضروری ہی ف کیونکہ بدون جاننی

اونکی احتیاط کرنا اونسی مشکل ہی اپس اگر مسلمان اونکو بچائیگا اور اونسی بچیگا تو اوسکی مسلمانی مین
بیشک نقصان آویگا پس اسی واسطی اس کتاب التقوی کی پانچ فصلونمین وہ چیزین بیانکی گئین فصل ۱
پہلی کہانیکی بیانمین مردار یعنی جو جانور کاٹ سی مرا ہوا اور نہی ذبح کیا اللہ اور سو لہو اور وہ جانور کہ
بلندی سی گرکر مرا ہوا اور وہ جانور کہ گلا گہوٹ کی یا کسی صدمہ سی مرا ہوا اور جو جانور کہ اوسکو کسی کافر
غیر کتابی نی ذبح کیا اونکا کہانا حرام ہی اور اسیطرح جو جانور کہ اوسکو کسی مسلمان یا کتابی نی ذبح
کیا اور قصدا بسم اللہ ترک کیا وہ بہی حرام ہی اور اگر بہول کی ترک کیا تو نزدیک امام مالک کی حرام
ہی اور نزدیک امام اعظم کی حلال مسئلہ جنگل سی پکڑنیوالی جانور اور پہاڑ کہانی والے
چارپائی اگرچہ کفتار اور لومڑی ہون اور دریائی اور گدہ اور خچر اور زمین مین کہسنی والی جانور
مانند چوہی اور نیول اور سوا انکی جو حشرات زمین کی ہین جیسی کیچوی وغیرہ اور جو جانور کہ اکثر نجاست
کہاتا ہی کہانا اون سبکا حرام ہی اور جو کوا کہ دانہ اور نجاست دونون کہاتا ہی وہ مکروہ ہی اور
گہوڑا حلال ہی اور نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی اور کوی کہیتی کی کہ وہ فقط دانہ کہاتا ہی حلال
ہی اور خرگوش اور دوسری حیوانات جنگلی کہ درندون مین سی نہین وہ حلال ہین اور دریائی جانورون
سی نزدیک امام اعظم کی سوای مچہلی کی کوئی قسم کی جانور حلال نہین اور مچہلی اگر دریا وغیرہ مین ہون
آفت کی مرکر پانی پر چت ہوکر بہی تو وہ حرام ہی نزدیک امام اعظم کی اور مچہلی اور ٹڈی مین ذبح شرط نہین ہی
اسیواسطی کافر کی شکار کی ہوی مچہلی بہی حلال ہی مسئلہ طعام اسقدر کہانا فرض ہی کہ جسمین زندگی
باقی رہی اور اسقدر کہانا کہ جسمین نماز کہڑا ہوکر پڑہ سکی اور روزہ رکہنی کی طاقت حاصل ہو مستحب ہی
اور آدہی پیٹ تک کہانا سنت ہی اور پیٹ بہر کہانا مباح ہی اور اگر جہاد مین طاقت ہونیکی نیت
اور دینی علوم مین محنت کرنیکی نیت سی پیٹ بہر کہاوی تو بہی مستحب ہی اور پیٹ بہر سی
زیادہ کہانا حرام ہی مگر روزہ رکہنی کی قصد یا مہمان کی خاطر سی جایز ہی مسئلہ لاچاری کی
حال مین یعنی بہوک سی جب مرنیکا اندیشہ ہوا اور اوسوقت غذا حلال نہ ملی تو مردار حلال
ہوتا ہی اور جو چیز حرام ہی وہ بہی حلال ہوتی ہی بلکہ اوسوقت فرض ہوتا ہی کہانا مردار وغیرہ
کا نزدیک امام اعظم کی اور اگر نہ کہایا اور مرگیا تو گناہ گار ہوگا لیکن پیٹ بہر نہ کہاوی جان
بچانیکی انداز کہاوی نزدیک ابی حنیفہ کی اور امام شافعی اور احمد کی ایک قول مین بہی یہی ہی

حکم ہی اور نزدیک امام مالک کی پیٹ بہر کی کہاوی اور ایسی حالت مین اگر غیر کی مال جان بوجہکی
کہا وی اور اوسکی قیمت ادا کرنیکی نیت ہووی تو جایز ہی لیکن اگر اتنی احتیاط کیا غیر کی مال سی
نکہایا اور مرگیا تو ثواب پاویگا گناہ گار نہوگا مسئلہ مرض مین دوا کہانی جایز ہی نہ واجب
اگر دوا نہ کہائی اور مرگیا گناہ گار نہوگا مسئلہ قسم قسم کی میوی اور طرح طرح کی غذا لطیف کہانا جایز
ہی لیکن اوسمین خرچ حد سی زیادہ کرنا اسراف ہی اور منع مسئلہ سونی اور چاندی کی برتن مین کہانا
اور پینا مرد اور عورت دونونکو حرام ہی مسئلہ شراب انگوری نجاست غلیظہ اور حرام قطعی ہی جو شخص
اوسکو حرام نجانی وہ کافر ہی اور اوسکو یون بناتی ہین کہ پانی انگور کا بدون جوش دینیکی رکہہ چہوڑتی
ہین یہان تک کہ وہ نشا لانی والا ہو اور کف اوسمین آجاوی اور دوسرا کہ خرما یا کشمش سی بناتی ہین
اور وہ طلا انگوری کہ انگور کی پانیکو جوش دیکر دو تہائی سی کم خشک کرکی رکہہ چہوڑتی ہین نشہ ہونی
اور کف لانی تک یہہ تینون قسمین نجس ہین لیکن نجاست انکی خفیفہ ہی نہ غلیظہ اور دوسری یہ ہی
کہ خرما یا کشمش کی پانی جوش کر بناتی ہین یا شہد یا انجیر یا گیہون یا جو یا جوار وغیرہ سی تیار کرتی ہین
اور مثلث انگوری کہ انگور کی پانی کو جوش دینی کی بعد ایک تہائی باقی رہتی ہی یہہ سب شرابین
بہی اون تینون کی مانند نجس ہین اور حرام نزدیک محمد کی اگرچہ ایک قطرہ بہی ہو دلیل اونکی
یہہ ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو چیز نشا لاوی زیادتی سی اوسکی حرام ہی ایک قطرہ
اوسکا اور جو چیز نشا لانی والی ہی وہ شراب ہی یعنی مانند شراب کی ہی حرمت اور نجاست
مین اور نزدیک امام اعظم کی جو چار شرابین پہلی کہی ہین اونکی سوا یعنی شراب انگوری اور شراب خرمائی
اور شراب کشمش اور طلا انگوری کی سوا اور جو پچہلی شرابین ہین یہہ سب تو نجس ہین حرام ہان
جو شخص لہو ولعب کی ارادہ سی پیوی تو حرام ہی اور اگر طاقت کی قصد سی پیوی تو جایز ہی لیکن
یہہ قول امام اعظم کا متروک ہی اور فتوی امام محمد کی قول پر ہی مسئلہ شراب سی کسیطرحکا فایدہ
اوٹہانا درست نہین یہانتک چاہیی کہ اوسی علاج چارپائی کی بہی نکی جاوی اور نہ لڑکونکو دی جاوے
اور نہ زخم کی مرہم مین ڈالی جاوی مسئلہ کہانا کہانی اور پانی پینیکی وقت سنت یہہ ہی کہ
اول بسم اللہ کہی اور آخر اوسکی الحمد للہ اور کہانیکی قبل اور کہا کر ہاتہہ دہووی اور پانی تین گہونٹ
کرکی پیوی ہر بار اول مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ کہی مسئلہ گہوڑیکا دودہ نشاکی سبب حرام ہے

اور پیشاب ماکول اللحم کا بھی حرام ہی مسئلہ گوشت اگر مسلمان یا کسی کتابی سے مول لیوی تو وہ حلال ہے
اور اگر کسی بت پرست سے لیوی تو حرام مسئلہ ہدیہ قبول کرنیکی لیئے غلام اور لونڈی اور لڑکیکا قول
بھی معتبر ہی ف یعنی مثلاً کسی غلام نے کہا کہ یہہ ہدیہ تمہاری فلانی دوست نے بہیجا ہے پس اوسکا کہنا
کفایت کرتا ہی مسئلہ اگر کسی عادل نے کہا کہ یہہ پانی پاک ہے یا کہانا پاک ہی تو نصوص مین قول اوسکا قبول
کیا جاویگا اگر کسی فاسق نے یا جسکا حال معلوم نہین اوسنے خبر دی پانیکی نجاست پس اس صورت مین
دل مین سوچے جسطرف دل کی رای غالب ہووی اوسی پر عمل کری پس اگر گمان غالب ہو کہ یہہ کہنی
والا سچا ہی پانیکو گرا دوی اور تیمم کر لی اور اگر گمان غالب ہو کہ جہوٹہا ہی تو وضو کری اوسی لیکن بہتر
وہ ہی کہ وضو کری اور پہر تیمم کر لیوی مسئلہ سوداگر کی غلام کی ضیافت قبول کرنی درست ہی
اور کپڑا یا نقدی یا غلہ اوسی لینا درست نہین اوسکی مولی کی اجازت بغیر مسئلہ ضیافت قبول
کرنی ظالم امیرون اور ناچنی والی اور گانی والی اور چلا چلا کر رونیوالی عورتونکی اور قبول کرنا
ہدیہ اونکا منع ہی اگر اکثر مال اونکا حرام کا ہووی اور اگر جان لیوی کہ اکثر مال حلال کا ہی درست ہے

فصل دوسری لباس اور اوسکی مانند کی بیان مین کپڑا ستر ڈہانکنی کی قدر اور گرمی اور سردی
جو ہلاکی پہنچانیوالی ہین اونکی دفع کرنیکی قدر پہننا فرض ہی اور اوسی زیادہ پہننا خدا کی نعمت ظاہر
کرنی اور شکر ادا کرنا اور زینت کی لیئی مستحب ہے اور سنت وہ ہی کہ لباس انگشت نما پہنی اور
دامن اور ازار آدہی پنڈلی تک پہنی اور ٹخنی تک بہی جایز ہی اور اوسی زیادہ نیچی لٹکانا حرام ہی اور سنت
کی نیت سے شملہ بالشت بہر چہوڑنا مستحب ہی اور اسراف اور فخر دکہانیکی نیت سے زیادہ تکلف کرنا
پوشاک مین مکروہ ہی یا حرام اور اگر یہہ نیت نہو تو مباح ہی اور زرد اور زعفرانی رنگ کی کپڑی
مردون کو حرام ہی نہ عورتونکو اور ایک روایت مین ہی کہ مطلق سرخ رنگ مردونکو مکروہ ہی مگر خطدار
درست ہے مانند سوسی کے اور جو کپڑا تانا اور بانا اوسکا دونون ریشم ہون وہ عورتونکو درست ہی
نہ مردونکو مگر چار انگلی کی برابر مانند سنجاب کی اونکو بہی درست ہے اور جو کپڑا کہ بانا اوسکا ریشمی اور
تانا سوت یا اون کا ہو اوسکو فقط لڑائی مین پہننا درست ہی اور جس کپڑیکا بانا سوت اور تانا ریشمی ہے
وہ مشروع ہی ہر حال مین وہ درست ہی اور نزد ریشمی کپڑیکا بچہونا اور تکیہ بنانا درست ہے نزدیک
امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کی منع ہی مسئلہ چاندی اور سونیکی زیور عورتونکو پہننا جایز ہی

اور مردونکو حرام ہی مگر انگوٹہی چاندیکی بنی ہوئی اور سونا اوسکی نگینی کی چارون طرف لگا ہوا
درست ہی مسئلہ اور ٹوٹا ہوا دانت چاندیکی تار سی باندہنا جایز ہی نہ سونیکی تار سی اور صاحبین کے
نزدیک سونیکی تار سی بہی جایز ہی اور انگوٹہی لوہی اور پیتل وغیرہ کی جایز نہین مسئلہ بادشاہ اور قاضی
کو انگوٹہی مہر کی لیئی رکہنی سنت ہے اور ونکو نہ رکہنی بہتر ہی مسئلہ جس تخت مین چاندی کی میخ وغیرہ ہو
اوسمین کہانا کہانا اور چاندیکی میخین لگی ہوئی کرسی پر بیٹہنا جایز ہی بشرطیکہ چاندیکی جگہہ سے
منہ لگانی اور بیٹہنی مین احتیاط کری اور نزدیک ابی یوسف کی مکروہ ہی اور امام محمد سی دو روایتین ہین
ایک مین تو جایز ہی اور دوسری مین منع مسئلہ لڑکونکو ریشمی کپڑا اور سونا پہنانا حرام ہی

فصل بیستم

وطی اور جو چیز خواہش دلانی والی وطی کی ہی اوسکی بیان مین اپنی جورو یا لونڈیکو پیچہی کی راہ سی یا حیض
و نفاس مین وطی کرنی حرام ہی اور لواطت حرام قطعی ہی جو اوسکو حرام نجانی وہ کافر ہی اور اجنبی
عورت اور مرد کو شہوت سے دیکہنا حرام ہی اور اسیطرح اجنبی عورت پر شہوت سے ہاتہہ ڈالنا اور حرام
کاریکی کوشش مین چلنا پہرنا ہی حرام ہی حدیث مین آیا ہی کہ آنکہہ کا زنا دیکہنا اور ہاتہہ کا زنا پکڑنا
اور پاؤنکا زنا راہ چلنا اور زبانکا زنا بد بات کہنا ہی اور فرج ان سبکو تصدیق کرتی ہی اور جہٹلاتی
ہی مسئلہ غیر کی ستر کیطرف دیکہنا حرام ہی مگر طبیب یا ختنہ کرنیوالی یا دائی یا حقنہ کرنیوالی وغیرہم
کو جایز ہی کہ ضرورت مین ضرورتکی قدر نظر کرین نہ زیادہ اور ایک مرد کو دوسری مرد کا بدن دیکہنا
درست ہی ستر عورتکی سوا یعنی ناف سی زانو تک نہ دیکہی اور ایک عورتکو دوسری عورتکی ناف سے
زانو تک ہی دیکہنا درست نہین اور باقی بدن دیکہنا جایز ہی اور اسیطرح عورتکو غیر مرد کی ستر
سوا باقی بدن کا دیکہنا درست ہی بدون شہوت کی اور شہوتکی حال مین ہرگز نہین درست اور
مرد کو اجنبی عورتکا بدن دیکہنا بالکل درست نہین مگر جو عورت ضرورتکی واسطی باہر نکلتی ہی اوسکا
منہ اور دونون ہاتہہ دیکہنا درست ہے اگر شہوت نہو اور اگر شہوت ہو تو درست نہین قرآن مجید مین
حق تعالی نی فرمایا کہ کہو اے محمد مسلمان مردونکو کہ عورتونسی آنکہین بند کرین اور شرمگاہ نگاہ رکہین
کہو مسلمان عورتونکو کہ مردونسی آنکہین چہپاوین اور شرمگاہ نگاہ رکہین اور حدیث مین آیا ہے
جو اجنبی عورتکی طرف شہوت سی نظر کری قیامت کی دن پگہلا ہوا شیشہ اوسکی آنکہون مین ڈالا
جاویگا اور اپنی عورت اور لونڈیکا سارا بدن دیکہنا درست ہی لیکن مستحب وہ ہی کہ شرمگاہ نہ

دیکھی اور انہوں اور بیٹی اور پوتی اور سوا انکی جتنی عورتین محرمات مین سی ہین اونکی اور غیر کی لونڈیکی
سر اور منہ اور پنڈلی اور بازو دیکھنا اور اونکو ہاتھہ لگانا درست ہے اگر شہوت سی اوسکو امن ہو اور پیٹ
اور پیٹھہ اور ران دیکھنا درست نہین اور غلام اپنی مالک کی حق مین مانند اجنبی کی ہی لیکن اوسکو منہ
اور دونون ہاتھہ کی سوا باقی اعضا مالک کا دیکھنا درست نہین اور اجنبی عورتکی طرف نکاح کی ارادی
یا مول لینی کیوقت شہوتکی ساتھہ بھی دیکھنا جایز ہی اور اسیطرح گواہ کو بھی گواہ ہونی یا گواہی دینی
کیوقت اور حاکم کو بھی انصاف کی وقت دیکھنا درست ہے مسئلہ خوجی اور اختی کا حکم مرد کا ہی
ف یعنی جسطرح عورتنکو غیر مردسی پردہ کرنا فرض ہی اسیطرح انہون سی بھی خوجہ کہتی ہین فوطہ کٹا
ہوئی کو اور اختہ کہتی ہین جسکی خصیے نکالی گئی ہون مسئلہ حمل رہنی کی خوف سی عزل کرنا یعنی
وطی کرنی مین انزال کیوقت منی باہر ڈالنی منع ہی منکوحہ سی بغیر اذن اوسکی اگر وہ حرہ ہی اور اگر وہ
غیر کی لونڈی ہی تو اوسکی مالک کی حکم بدون نہین جایز اور اپنی لونڈی سی درست ہے بغیر اذن
اوسکی مسئلہ اگر کسی نی باندی مول لی یا کسی نے اوسکو ہبہ کیا یا میراث یا کسی اور سبب سے ہاتھہ
لگی لیس نہ وطی اوسکی درست ہی اور نہ بوسہ نہ مساس جب تک اوسکی ملک مین آنی کی بعد ایک
حیض پورا نہو لیوی اور اگر باندی نابالغ ہی یا بڑہیا کہ حیض موقوف ہو گیا تو بعد ایک مہینی کی
وطی جایز ہوگی مسئلہ اگر کسیکی ملک مین دو لونڈی ایسی ہون کہ نکاح دونوںکا ایک ساتھہ کرنا
شرع مین منع ہو مثلاً دونون اپس مین بہن ہون پس اسصورتمین اگر اون دونونمین سی ایک کی
ساتھہ اوسنی وطی کی تو دوسری اوسپر حرام ہوگئی جب تک اوس وطی کی ہوئی کو اپنی
ملک سی الگ نہ کریگا یا کسی اور سی نکاح نہ کر دیگا فصل چوتھی کسب اور تجارت کی بیان مین
حدیث مین آیا ہی کہ تلاش کرنا حلال روزی کا فرض ہی بعد فرضون کی ف یعنی جو فرایض
کہ مقرر ہین مانند نماز روزہ اور سوا اونکی اول مرتبہ اونکا ہی بعد اونکی طلب کرنا کمائی حلال کا
فرض ہی اور سب کسبون سی بہتر کسب اپنے ہاتھہ کا ہی اور داود علیہ السلام زرہ اپنی ہاتھہ سی بناتی
تھی اور کہاتی تھی اور بہتر کسب لیا ہی بیع مبرور ہی یعنی وہ بیع کہ فساد اور کراہت سی پاک ہو
ف فقہ مین تفصیل اوسکی لکھی ہی کہ افضل کسب جہاد ہی پھر تجارت پھر زراعت پھر ہاتھہ کی
کمائی مسئلہ مبیع اگر مال نہو مانند مردار یا لہو یا حر کی بیع اوسکی باطل ہی اور اگر مبیع مال ہو

لیکن قابل قیمت کی نہو مانند اوس جانور کی کہ ہوا مین اڑتا ہی یا وہ مچھلی کہ پانی کی اندر ہی اونکی
بیع بہی باطل ہی ف ہان اگر جانور کو پہر آنیکی عادت ہی جسطرح کبوتر یا مچھلی ایسی چہوٹی حوض مین
کہ ہاتہہ سی پکڑ سکتی ہون اسصورتمین بیع اونکی جایز ہوگی ور مانند شراب و سور کی کہ یہہ دونون اگرچہ
کفار کی نزدیک قیمت دار مال ہین شارع کی نزدیک اونکی قیمت نہین پس یہہ دونون اگر نقد روپونکی
عوض بیچی جاوین اونکی بیع بہی باطل ہوگی ور اگر مثلاً کپڑی یا کسی اور اسباب کی عوض بیچی جاوین تو
اسصورتمین بہی اونکی بیع باطل ہوگی ور اسباب کی بیع فاسد ف بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف
فاسد باطل جسمین مبیع اور ثمن دونون مال ہون اور بیچنی والا اور لینی والا دونون عاقل ہون خواہ
وہ دونون اپنی واسطی خرید فروخت کرتی ہون یا کسی اور کی وکیل یا ولی ہون اوسکو بیع نافذ کہتی ہین
اور اگر کسی نے غیر کی مال بدون اجازت اوسکی بیچا نہ تو یہہ اوسکا ولی ہی اور نہ وکیل اسکو بیع موقوف
کہتی ہین پس یہہ بیع صحیح نہوگی جب تک مال کا مالک اذن نہ دیوی اور اگر باعتبار اصل کی بیع درست
ہوا ور باعتبار عارض کی نادرست تو اوسکو بیع فاسد کہتی ہین مثلاً ایک کپڑا بیچا شراب کی عوض مین
پس کپڑی کی بیع اصل مین تو درست ہی لاکن شراب کی عوض مین فاسد ہی کیونکہ شراب شرع
مین مال متقوم نہین ہی اور کپڑا مال متقوم ہی پس مالکو غیر مال کی ساتہہ عوض کرنا درست نہین اور
اگر کسی وجہ سی درست نہوا اوسکو بیع باطل کہتی ہین مانند بیع مردار یا شراب کی بیع باطل مین خریدار
مبیع کی مالک نہین ہوتا ہی کسواسطی کہ وہ مال نہین اور فاسد مین مبیع قبض کرنیکی بعد مالک ہوتا ہی
لیکن بیعکو فسخ کرنا واجب ف اور اگر فسخ نکیا تو واجب ہوگا اسپر قیمت اوسکی دینی نقد مین سی مثلاً
کسی نی شراب دیکر کپڑا لیا پس کپڑا لینی والی پر واجب ہی کہ کپڑی کی قیمت نقد مین سی دیوی مسئلہ
دودہ بغیر دوہنیکی جانور کی تہنون مین بیچ ڈالنا درست نہین یہہ بیع باطل ہی کیونکہ اوسمین دودہ
ہونی مین شک ہی احتمال ہی کہ ہوا ہو دودہ نہو مسئلہ جس بیع مین بیچنی والی اور مول لینی والی مین
جہگڑا اٹہنی والا ہو وہ فاسد ہی مانند بیع پشم کی بہیڑ بکری کی پیٹ پر یا بیع کسی کڑی کی چہت مین
کپڑی کی تہان مین سی یا بیع کرنی مدت مجہول کی ساتہہ مثلاً خریدار نی کہا کہ جسدن مینہ
گی چلیگی اوسدن قیمت دونگا ف ان صورتون مین جہگڑا ہونیکی وجہ یہہ ہی کہ مثلاً
خریدار چاہتا ہی کہ مال بہیڑ بکری کی پیٹ سی ملاکی کاٹ لیوی یا کڑی اچہی سی اچہی چہوڑ کر نکال لیوی

یا اگر پھر گھڑا اپنی پسند موافق پھاڑ لیوی یا پہنہ برسنی ورتنہ ہوا چلنی کی وان قیمت مال کی پوری اور
بایع اس قدر پر راضی نہین ہوتا ہی اور اوسکا راضی نہونا ہی صورت اوسکی نزاع کی ہی پس مشتری کو
لازم ہی کہ اسطرح کی بیع فاسد کو فسخ کرے اور اگر مشتری نی فسخ نکیا بلکہ بایع نی کری جہت سی نکال دی
اور اگر پھر کپڑا تہان سی پھاڑ دیا یا مشتری نی مدت مجہول کو موقوف کیا بیع صحیح اور لازم ہوجاویگی
مسئلہ شرط فاسد سی بیع فاسد ہوتی ہی اور شرط فاسد وہ ہی کہ مقتضای عقد کا نہو یعنی جن شرطون
کو عقد چاہتا ہی وہ اونمین سی نہو اور اوسمین نفع ہو بایع کو یا مشتری کو یا مبیع کو اگر مبیع مستحق نفع کا ہی
ف یعنی مبیع نفع کو نفع سمجھتا ہو اور اوسی اپنا فایدہ حاصل کرنی کی عقل و شعور رکھتا ہو اور اگر
مبیع کو یہہ لیاقت نہین ہی تو اوسکا نفع معتبر نہوگا مسئلہ کسی نی مثلاً مکان لیا اس شرط پر کہ
بایع اوسپر اوسکا قبضہ کر دیوی پس یہہ شرط صحیح ہی فاسد نہین اس لیی کہ یہہ شرط مقتضای عقد کا ہی
اور اگر بایع نی کپڑا بیچا اس شرط پر کہ مشتری اوسکو کسی اور کی پاس نہ بیچی پس یہہ شرط اگرچہ مقتضای
عقد کا نہین ہی لیکن فاسد بھی نہین اس لیی کہ اسمین کسیکا نفع نہین اور اگر بایع نی گھوڑا بیچا اس شرط
کہ خریدار اوسکو فربہ کری اسمین گھوڑیکو نفع ہی لیکن گھوڑا انسان نہین ہی کہ نفع کو سمجھی اور مشتری سی
فربہ ہونیکی غذا طلب کری پس یہہ شرط بھی فاسد نہین اسطرح کی شرط کرنی لغو ہی اور بیع صحیح اور اگر
کسی نی مکان بیچا اس شرط پر کہ بیچنی کی بعد ایک مہینی تک اوسمین رہا کری پس یہہ شرط فاسد ہی
کیونکہ اوسمین بایع کو نفع ہی اور اگر کسی نی کپڑا اس شرط پر مول لیا کہ بایع اوسکو پیراہن سی دیوی پس
یہہ شرط فاسد ہی کسواسطی کہ اسمین لینی والیکو نفع ہی اور اگر غلام بیچا اس شرط پر کہ لینی والا اوسکو
لیکر آزاد کر دی پس یہہ شرط فاسد ہی اس سبب کہ اسمین غلام کو منفعت ہی پس اسطرح کی بیع و شرا سی
بچنا واجب ہے کیونکہ ایسی شرطون سی بیع فاسد ہوتی ہی اور بیع باطل و بیع فاسد کی مسائل کی
زیادہ تفصیل فقہ کی اور کتابون مین موجود ہی مسئلہ سود لینا حرام ہی بیع اور قرض دونون مین
اور گناہ کبیرہ ہی جو شخص اوسکی حرمت کا منکر ہی وہ کافر ہی مسئلہ جان تو بیاج دو قسم ہی
ایک بیاج نسیہ دوسرا بیاج فضل بیاج نسیہ وہ ہی کہ نقد مال کو وعدہ پر بیچی اور بیاج فضل یہہ ہی کہ تھوڑے
مال کو بہت کی عوض بیچی پھر اگر دو چیزین پائی جائین ایک اتحاد جنس دوسرا اتحاد قدر تو نزدیک
امام اعظم کی دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربوا النسیہ بھی اور ربوا الفضل بھی اور تفصیل سی

مرادہی کیل یا وزن اور اگر ان دونون چیزون سی ایک پائی جائی یعنی صرف اتحاد جنس پائی جائی یا اتحاد قدر تو ربوا ودھ کا حرام ہوگا نہ ربوا زیادتی کا پس اگر گیہون عوض گیہون کی یا جوار عوض جوار کے یا چنی عوض چنی کی یا سونا عوض سونیکی یا چاندی عوض چاندیکی یا لوہا عوض لوہیکی بیچا جاوی تو فضل اور نسیہ دونون انمین حرام ہین کیونکہ اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونون چیزین انمین موجود ہین اور اگر گیہون عوض چنی کی یا سونا عوض چاندیکی یا لوہا عوض تانبی کی بیچا جاوی تو فضل حلال ہی اور نسیہ حرام کسواسطی کہ گیہون اور چنی دونون ایک طرحکی کیل سی بیچی جاتی ہین اور لوہا اور تانبا دونون ایک صورتکی ترازو اور بٹونسی اور سونا اور چاندی ایک طرحکی ترازو اور بٹونسی بیچی جاتی ہین پس انمین قدر متحد ہی اور جنس مختلف اس لیی فضل حلال ہوا اور نسیہ حرام اور اگر کپڑا کپڑی کی عوض اور گھوڑا گھوڑی کی عوض بیچا جاوی تو بھی فضل حلال ہی اور نسیہ حرام کیونکہ یہان اتحاد جنس موجود ہی اور قدر نہین اور اگر اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونون نہ پائین جائین تو فضل بھی حلال ہی اور نسیہ بھی مثلاً گیہون سونی یا لوہیکی عوض بیچی تو فضل اور نسیہ دونون جایز ہین اسلیے کہ یہان نہ اتحاد جنس ہی نہ اتحاد قدر کیونکہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اگر سونا لوہیکے بدل یا لوہا سونیکی بدل بیچی اوسمین بھی فضل اور نسیہ دونون جایز ہین کیونکہ یہان نہ اتحاد جنس ہی اور نہ اتحاد قدر کسواسطی کہ ترازو اور بٹہ سونیکی اور ہین اور ترازو اور بٹہ لوہیکی اور اور اسیطرح اگر گیہون چونیکی عوض بیچی اوسمین بھی فضل اور نسیہ دونون درست ہین اس لیی کہ گیہون کی کیل اور ہے اور چونی کی کیل اور اور نزدیک شافعی کی کھانیکی چیزونمین اور سونی چاندیمین ربوا جاری ہوگا اونکی جنس متحد ہونیکی صورتمین اور لوہی اور تانبی اور پیتل اور چونا اور انکی مانندمین ربوا جاری نہوگا اور امام مالک کے نزدیک کھانیکی چیزین اگر لایق ذخیرہ کی ہونگی تو انمین ربوا جاری ہوگا اور اگر ایسی نہونگی تو نہوگا پس تازی میوہ اور ترکاری وغیرہ مین انکی نزدیک ربوا نہین

فصل

اس اجمال کی یون ہی کہ حدیث شریف مین حکم ہی کہ سونا اور چاندی گیہون جو کھجور نمک کو جنس کی عوض یعنی سونا عوض سونیکی اور چاندی عوض چاندیکی اور گیہون عوض گیہون اور جو عوض جو کی اور کھجور عوض کھجور کی اور نمک عوض نمک کی برابر بیچین اور اوسی مجلس مین ہاتھون ہاتھ لین دین کرین کہ فضل اور نسیہ دونو انہین ربوا ہین اتحاد جنس مین پس جب جلیسیث

مین انہی چیزون کا ربوا ذکر ہوا علمانی اور چیزون کو انپر قیاس کیا لیکن اونمین علت ربوا کی کیا ہے
اسمین اختلاف ہی امام ابوحنیفہ کی نزدیک اونمین قدر ساتہہ جنس کی علت ربوا کی ہی اور قدر سی
مراد وزن یا کیل ہی پس سونا چاندی شرع مین دونون وزنی ہین اور اونمین وزن علت ہی ربوا کا
اور انکی سوا جو چیزین وزنی ہین مانند تانبی پیتل لوہی اور غیر اونکی اونمین بہی علت ربوا کی وزن
ہی اور باقی گیہون جو خرما نمک یہہ چارون شرع مین کیلی ہین گو عرف مین نہون پس اونمین کیل
ربوا کی علت ہی پہر جو چیزین کیلی ہین مانند چنہ وغیرہ کی اونمین بہی علت ربوا کی کیل ہی پس خلاصہ
قول امام اعظم کا یہہ ہی کہ چیزین خواہ وزنی ہون خواہ کیلی اونکی جنس کو جنس کی بدل فضل اور نسیہ
کی ساتہہ بیچنا حرام ہی اور اگر جنس مخالف ہو اور قدر ایک ہو مانند گیہون اور چنی کی اوسمین فضل حلال
ہی اور نسیہ حرام اور اگر جنس ایک ہو اور قدر نہ پایا جائی اوسمین بہی فضل حلال ہی اور نسیہ حرام جیسا کہ
اگر ایک تہان گزی دیکر دو تہان گزی لیوی تو درست ہی اور امام شافعی کی نزدیک اون
چہونمین علت ربوا کی ثمنیت اور قوت ہی پس سونی چاندی مین تو ثمنیت ہی اور باقی چارونمین قوت
پس اونکی نزدیک سونا سونیکی عوض اور چاندی چاندی کی عوض برابر بیچنا اور اوسی مجلس مین ہاتہون
ہاتہہ لینا دینا درست ہی فضل اور نسیہ اونمین نہین درست اور گیہون جو خرما نمک ان چارونکا بہی
یہی حکم ہی اور انکی سوا جن چیزون مین قوت ہی مانند میوی اور ترکاری اور دوا کی انکا بہی یہہ
حکم یعنی جنس کو جنس کی عوض برابر بیچنا اور اوسی مجلس مین ہاتہون ہاتہہ دینا لینا درست ہی فضل اور
نسیہ اونمین نہین درست پس لوہی اور تانبی اور پیتل اور چونہ اور اونکی مانند مین فضل اور نسیہ دونون
جایز ہین کیونکہ اونمین نہ تو ثمنیت ہی اور نہ قوت اور امام مالک کی نزدیک بہی سونی چاندی
مین علت ربوا کی ثمنیت ہی اور باقی چارونمین قوت مدخر یعنی یہہ چارون لایق جمع کر رکہنی کی
ہین پس اونکی نزدیک ان چارونکو اور انکی سوا جسمین قوت مدخر ہی اونکو اتحاد جنس مین فضل اور
نسیہ کی ساتہہ بیچنا حرام ہی پس ترکاری اور جو میوہ کہ لایق ذخیرہ کی نہین ہین اونکی جنس کو
جنس کی عوض فضل اور نسیہ کی ساتہہ بیچنا اونکی نزدیک حرام نہین مسئلہ گیہونکا آٹا گیہونکی
عوض برابر کیل اور تازہ خرما چہوہاری کی عوض برابر کیل اور انگور کشمش کی عوض برابر کیل بیچنا جایز ہی
امام اعظم کی نزدیک اور اونکی نزدیک نہین جایز اگر تازہ خرما اور انگور خشک ہوکر کم ہو وین مسئلہ

مال سود ہوا ہین یعنی جن مالونمین سود کا بیان ہو چکا اونمین اچھی اور برکو برابر بیچنا چاہیے اور اگر اچھا مال
کم ہو اور برا اوسی زیادہ تو اچھی کی ساتھہ کوئی اور جنس ملا دیوی مثلاً جو شخص سیر بھر اچھی گیہون دیکر
دو سیر برے لینی چاہی تو اچھی کی ساتھہ سیر یا دو سیر چنی وغیرہ ملا لی بیچی تا کہ بیع صحیح ہو جاوی در حدیث
مین آیا کہ جس قرض کی سبب سی قرض دینی والیکو قرض لینی والیکی طرف سی نفع پہنچی وہ قرض
حکم سود کا رکہتا ہی پس قرض دینی والیکو چاہیی کہ قرضدار کی ضیافت اور ہدیہ قبول نکری ہان جسصورت
مین دونونکی درمیان کہانے اور دینی لینی کی رسم سابق سی چلی آتی ہو تو مضائقہ نہین اور قرضدار
کی دیوار کی سائی مین بیٹھنا بہی مکروہ ہی اور راہ کی خوف سی روپیونکی ہنڈوی کرنی مکروہ ہے
جسصورتمین ہنڈاون نہ دینا ہو اور اگر ہنڈاون دیا جاوی اوسصورتمین تو حرام ہی اور بیاج
مسئلہ جسطرح بیع فاسد و بیاج سی پرہیز کرنا واجب ہے اسیطرح اجارہ فاسد سی بہی پرہیز کرنا
واجب ہے پس جس چیز پر اجارہ کیا جاتا ہی اگر وہ چیز مجہول ہے تو اوسکی جہالت آپس مین نزاع ڈالنے
والی اور اجارہ کو فاسد کرتی ہی مثلاً اگر کسی نی اجارہ کیا اسطور پر کہ آج کی دن گیہونکی من سے جتنی
روٹی ایک درہم سی پکا دوگا یہہ اجارہ فاسد ہوگا فساد کا سبب یہہ ہی کہ روٹیونکی پکانیکی
عوض ایک درہم مقرر ہوا لیکن وہ روٹیان کتنی ہین یہہ معلوم نہین پس اگر اوسنی سب پکاوی
تو البتہ پکوانیوالا بہی عذر ایک درہم حوالہ کریگا اور اگر مثلاً چوتھائی باقی رہی تو تہائی درم دیگا
یا کچہہ بہی ندیگا جب تک کام اوسکا پورا نکریگا اور یہہ طلب کریگا پورا درم اس لیے کہ آسنی دن بہر
مزدوری کی پس یہہ جہالت معقود علیہ کی ڈالی کی دونونمین نزاع اور فاسد کرتی کی اونکا
اجارہ اور شرط فاسد سی بہی اجارہ فاسد ہوتا ہی جسطرح اوسی بیع فاسد ہوتی ہی مسئلہ اجرت
لینی والی کی ہاتہہ سی جو چیز تیار کی جاوی اوسمین سی بعض اسکی اجرت مقرر کرنی سی اجارہ
فاسد ہوتا ہی مثلاً کسی نی ایک من گیہون پیسنی والی کو دیا اس شرط پر کہ اوس آٹے مین سی چوتہا
اوسکی پسوائی مین دیوی اور تیس سیر آٹا آپ لیوی یا کتا ہوا سوت جولاہی کو دیا اس شرط پر کہ
تہائی اوسکی بنوائی مین دیوی یا ایک من گیہون گدہی پر لدوا یا دلی لیجانیکو اس شرط پر
کہ چوتھائی غلہ دلی مین لدوائی کا دیوی اسطرحکا اجارہ فاسد ہی پس اسمین مزدور
کی ہاتھی وہ نہ ملیگی بلکہ مزدوری موافق دستور کی واجب ہوگی لیکن جو ٹہرا

اوسی زیادہ ندی جاوی **مسئلہ** بیچنی والی کو حرام ہی کم کرنا بیع کا وزن مین اور لینی والیکو حرام ہے
کم کرنا قیمت کا وزن مین حق تعالی نی کم کرنیوالونکی حق مین ویل للمطففین فرمایا اور مبیع کی قیمت
ادا کرنی مین اور جو قرض جلد دینی کا ہی اوسکی ادا کرنی مین اور مزدور کی مزدوری ادا کرنی مین بی عذر
تاخیر کرنی حرام ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مالدار ہوکر حق ادا کرنی مین دیر کرنی ظلم ہی اور
مزدور کو مزدوری دیوی اوسکی پسینا خشک ہونیکی قبل اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب قرض ادا
کرتی تھی جسقدر آپکی ذمی واجب ہوتا تھا اوسی زیادہ دیتی تھی مثلاً آدہی وسق کی جگہہ پورا
ایک وسق اور ایک وسق کی جگہہ مین دو وسق دیتی تھی اور فرماتی تھی کہ اسقدر تیرا حق ہی اور اسقدر
زیادتی ہماری طرف سی ہی لیں جان تو کہ بدون شرط کرنیکی اسطرحکا زیادہ دینا جایز ہی یہہ سود نہین
بلکہ مستحب ہی اور عہد شکنی اور فریب اور جہوٹہہ یہہ تینون حلال کسبکو حرام کردیتی ہین اور پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی بازار مین ڈہیر گیہونکا دیکہا جب ہاتہہ مبارک اوسکی اندر گیا تو ڈہیر کی
بیچ گیہون گیلی پائی پس فرمایا کہ یہہ کیا ہی بایع نی کہا کہ پانی مینہہ کا اوسمین پہنچا تہا آپنی فرمایا گیلی
گیہونکو ڈہیر کی اوپر کیون نہین کیا تو نی جو کوئی فریب دیوی مسلمانونکو وہ ہماری مین سی نہین
مسئلہ جوان مردی کرنی یعنی اپنی حق سی درگذر کرنا بیچنی اور خریدنی اور قرض ادا کرنی اور
قرض طلب کرنی مین مستحب ہی اور اگر لینی والا لیکر پشیمان ہووی اور بیچنی والا اوسکی خاطر سی
بیع فسخ کری تو حق تعالی بیچنی والیکی گناہون کو بخش دیتا ہی **مسئلہ** بیع مرابحہ اور بیع تولیہ مین
بدون فرق کی پہلی قیمت کہہ دینی واجب ہی بیع مرابحہ وہ ہی کہ پہلی خرید سی مثلاً چار آنی اضافی
کی ساتہہ بیچی اور تولیہ وہ ہی کہ سابق قیمت کی ساتہہ بیچی اور اگر بیع پر قیمت کی سوا مانند
مزدوری لدہوائی اور ڈہوائی کی خرچ ہوا ہو اوسکو بہی قیمت کی ساتہہ ملاوی اور کہی کہ اسقدر
روپی میری اس اسبابمین خرچ ہوئی اور یون نکہی کہ اتنی روپی سی مین نی خرید کیا تا کہ جہوٹہہ
نہو جاوی **مسئلہ** اگر ایک شخص نی مثلاً ایک کپڑا دس درم سی بیچا اور مول لینی والی نی ایک
روپیہ اوسکو نہین دیی پہر اوس بایع نی اوسی کپڑی کو مشتری سی پانچ درم سی مول لیا یا اوس کپڑی کو
ایک اور کپڑی کی ساتہہ دس درم سی خرید کیا یہہ بیع صحیح نہوگی کسواسطی کہ یہہ حکم مین سود کی ہی **مسئلہ**
منقول کا بیچنا قبل قبض کرنیکی درست نہین **ف** مثلاً دس من گیہون خرید کئی اور اپنا ایک

ابھی قبض نہین کیا پھر اوسکو کسی اور کی ہاتھہ بیچ ڈالنا درست نہین مسئلہ اگر مال کیلی خرید کیا کیل
سے اوسکو لینے کی شرط پر پھر مشتری نے بایع سے موافق شرط کے کیل سے مال لیا بعد اوسکے دوسرے کی
ہاتھہ بیچا کیل سے دینے کی شرط پر پس پچھلے خریدار کو اون مول لئے ہوئے غلے مین سے کھانا یا کسی اور
کی ہاتھہ بیچنا درست نہوگا جب تک دوبارہ کیل نکریگا پہلے خریدار کی کیل نکرنا کفایت [illegible]
شاید دوبارہ کیل کرنے مین کچھہ زیادہ نکل آوے پس وہ مال بایع کا ہے نہ اسکا مسئلہ [illegible]
اور نجش وہ ہے کہ کوئی شخص لاگ میان سے یعنی خریدنا منظور نہو اور اپنی تئین خریدار ظاہر کرکے مبیع
کی قیمت بڑہاوے تاکہ دوسرا خریدار فریب کہا جاوے مسئلہ اگر ایک مسلمان کوئی چیز خرید کرتا
اور نرخ اوسکا معین کر رہا ہے یا کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا پس اوس چیز کی لینے پر یا اوس
عورت کی نکاح پر دوسرے کو مکروہ ہے پیغام دینا جب تک پہلے والے کے معاملہ درست ہووے یا موقوف
رہے مسئلہ شہر سے نکل کے اگر کوئی شخص غلہ کے سوداگرونسے ملاقات کرے اور تمام غلہ اون کا
مول لیوے اوسکو تلقی جلب کہتے ہین پس اسطور پر خریدنے مین اگر شہر والے پر ضرر ہووے تو منع
ہے ورنہ اگر اونکو ضرر نہین ہے تو درست ہے مگر جس صورت مین شہر کا نرخ سوداگرونسے چھپاویگا تو
فریب ہوگا اور مکروہ مسئلہ شہر کے لوگ سوداگرون سے غلہ وغیرہ لیکر اگر شہر مین قیمت گران
کرکے بیچین تو مکروہ ہے جس حال مین شہر کی اندر ہووے قحط اور تنگی مسئلہ جمعہ کی اول اذان کی
وقت سے خرید فروخت کرنا مکروہ ہے مسئلہ اگر دو بردے چھوٹے ہوون اور آپسمین محرمیت کی قرابت
رکہتے ہوون اونکو الگ الگ بیچنا مکروہ ہے اور منع اور اگر ایک اندونمین سے چھوٹا ہووے اور دوسرا بڑا
اس صورت مین بہی منع ہے بلکہ نزدیک بعض کے بیع جایز نہین مسئلہ مردار کی چربی بیچنی نہین درست
اور خنزیر روغن کا بیچنا درست ہے نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک اور اماموں کے نہین درست اور
آدمی کا گوہ اگر مٹی وغیرہ کے ساتھہ ملا ہوا ہووے تو بیچنا اوسکا مکروہ ہے نزدیک امام اعظم
کے اور اگر ملا ہوا ہے تو جایز ہے اور گوبر کا بیچنا بہی درست ہے امام اعظم کی نزدیک اور اکثر اماموں
نزدیک اون چیزونمین سے کسی چیز کی بیع درست نہین اور جس چیز کا بیچنا درست نہین ویسی فایدہ
اوٹھانا بہی درست نہین مسئلہ احتکار یعنی بند کر رکھنا اور نہ بیچنا قوت آدمی اور چارپایون کا مکروہ
ہے جس شہر مین [illegible] کہ اونکو آدمی ضرر پہونچے اور نزدیک امام ابی یوسف کے [illegible]

رکھنی سی عوام کو ضرر ہووی اوسکا بند رکھنا منع ہی حاکم کو چاہیی کہ بند رکھنی والیکو حکم کری کہ اپنی
حاجت سی زیادہ بیچی پس اگر وہ نہ بیچی تو حاکم بیچی **مسئلہ** اگر اپنی آہتی کا غلہ بند رکھا یا دوسری
شہر سی مول لا کر بند رکھا تو یہہ احتکار مین شامل نہین **مسئلہ** بادشاہ اور حاکم کو مکروہ ہی نرخ مقرر
کرنا مگر جسوقت غلہ بیچنی والی بہت غلہ کی گرانی کرین یعنی زیادتی کرین تو اسصورت مین عقلمندونکی مشورہ سی
یا نہہ نرخ تعین کرین **فصل پانچوین** متفرق مسئلونکی بیان مین تیراندازی مین یا گھوڑی یا اونٹ
یا گدہی یا خچر دوڑانی مین ایک دوسری سی ہار جیت کرنا درست ہی اور اگر آگی نکل جانیوالی کی
لیی صرف ایک کی طرف سی کچہہ مقرر کیا جاوی یہہ بہی درست ہی اور اگر دونو طرف سی ایک دوسری
پر مقرر کرین تو حرام ہی مگر جسصورت مین ایک شخص تیسرا درمیان ہوا اور کہا جاوی کہ اگر ایک
آدمی پر سبقت کریگا تو اوسکو اوسقدر ملیگا اور اگر وہ شخص آگی نکل جاوین تو کچہہ نہ ملیگا اسصورت مین
تیسری سی کچہہ نہ لیا جاویگا اور اون دونون مین سی جو شخص آگی نکل جاویگا وہ دوسری سی لیوی اور یہی حکم
ہی اوسصورت مین کہ دو طالب علم ایک مسئلی مین اختلاف کرین اور چاہین کہ اوستاد کی روبرو بیان
کرین پس جس کا حکم اوستاد کی موافق ہوا اوسکی لیی کچہہ مقرر کرین **مسئلہ** ولیمہ نکاح کا سنت ہی
اور جو شخص اوسمین بلایا جاوی چاہیی کہ قبول کری اور بغیر عذر کی قبول نہ کیا تو گناہ گار
ہوگا **ف** ولیمہ نام ہی اوس کہانیکا کہ بعد نکاح کی جو یارونکو ضیافت شکریہ کیا کرتی ہین **مسئلہ**
دعوتکی کہانی مین سی اپنی گہر مین کچہہ نہ لاوی اور سائل کو بہی نہ دیوی مگر مالک کی اجازت سی
اور اگر جانی کہ اوس جگہہ لہو یا راگ ہی تو حاضر نہ ہووی اور دعوت قبول نکری اور اگر بعد حاضر
ہونیکی ظاہر ہوئی پس اگر منع کی طاقت رکہتا ہی تو منع کری اور اگر طاقت نہ رکہی تو اوسصورت مین
اگر لوگونکا پیشوا ہی یا کہانیکی مجلس مین لہو ہی تو بہی نہ بیٹہی اور اگر نہ کسی کا پیشوا ہی اور نہ لہو کہانیکی
مجلس مین ہی تو بیٹہہ جاوی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا کہ ایسی جگہہ گرفتار ہوا تہا مین قبل پیشوا
ہونیکی پس صبر کیا مین نی **مسئلہ** راگ حرام ہی کسواسطی کہ وہ روکتا ہی خدا کی یاد سی اور خواہش
دلاتا ہی شہوتکو گناہ ہونکی طرف اور جس آدمی کو راگ سی جوش خواہش گناہ کیطرف نہو مثلاً ایک درویش
صاحب نفس مطمئنہ کا ہی خدا کی محبت اور عشق سوا اور کچہہ میل اور رغبت اوسکی سر مین نہ ہون
پہر یہہ درویش جو سرود قابل شہوتکی نہین ہی اوسکی زبان سی کوئی کلام موزون آواز موزون کی

سنتا ہے تھی ورنہ کلام اونکو یاد الہی سی مانع نہو بلکہ خواہش دلاوی خدا کی محبت کی پس اونکی حقمین
انکار کرنا ہی حق خواجہ عالیشان بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ کہ کمال تابعداری سنت کی رکھتی
تھی اونکو فرمایا کہ مین یہہ کام کرتا ہون کسواسطی کہ یہہ سنت نہین ہی اور نہ انکار کرتا ہون اور
ملاہی ورنگ اہیرا اور طنبورا اور ڈہول اور نقارہ اور دف اور غیر انکی سب حرام ہی بالاتفاق
مگر طبل یعنی نقارہ غازیونکا یا دف بجانا نکاحکی خبر کی لیی جائز ہی مسئلہ شعر کلام موزون ہی
پس جو شعر کی مضامین خدا کی حمد اور رسول کی نعت اور مسائل دینیہ پر اور [illegible]
اور یہہ شامل ہون پس ویسی شعر کہنی درست ہے اور جو شعر کی مضامین بری ہین وہ کہنا اور پڑہنا
دونون گناہ ہی لیکن جو شعر نیک ہی اوسمین بہی اکثر اوقات ضایع کرنا مکروہ ہی مسئلہ ریا اور
سمعہ یہہ دونون عبادت کی ثوابکو باطل کرتی ہین یعنی جو شخص عبادت کرتا ہی لوگونکو دکھانی
سنانیکی لیی خدا کی نزدیک ثواب اوسکا نہوگا مسئلہ غیبت یعنی پیٹہ پیچہی کسیکی برائی کہنی کو وہ
برائی اوسمین ہی حرام ہی خواہ اوسکی دین کی برائی کہی خواہ اوسکی صورت کی خواہ اوسکی حسب نسب
کی یا انکی سوا اور جو باتین اوسکی بر اسلوم ہوا اوسکی برائی کہی مگر ظالم کی غیبت کرنی حرام
نہین ہی اور غیبت جب ہوگی کہ ایک شخص کو معین کرکی کہی اور اگر ایک شہر کی ساری لوگونکی
غیبت کریگا تو غیبت نہوگی مسئلہ چغلی کہانی یعنی ایک کی بات دوسریکو پہنچانی کہ جسمین اونکی
درمیان سبب ناخوشی کی ہووی یہہ بہی حرام ہی مسئلہ گالی دینا دوسریکو یا ہنسی یا مسخرا انکہہ
یا ہاتہہ وغیرہ کی اشارہ سی یا ہنسا دوسری پر اسطور سی کہ جسمین اوسکی بی عزتی ہو حرام ہے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مسلمان کی مال اور آبرو کی حرمت اسکی خون کی حرمت کی مانند ہے
اور کعبہ شریف کو فرمایا کہ حق تعالی نی تجہکو بہت حرمت دی ہے لیکن مسلمانکی خون اور مال اور آبرو
کی حرمت تجہسی زیادہ ہی مسئلہ جہوٹہہ بولنا حرام ہی مگر دو آدمی کی درمیان صلح کروانی یا
اپنی بی بی کو راضی کرنی یا ظالم کی ظلم دفع کرنیکی واسطی ایسی مقامونمین جہوٹہہ بولنا بہتر ہے
اگر حاجت ہوا اور بیدون حاجت کی مکروہ ہی مسئلہ سب جہوٹہہ سی بڑا زیادہ جہوٹہہ گواہی
دینی اور جہوٹہہ قسم کہانی کہ جسمین مسلمانکا مال ناحق ہلاک کری حق تعالی نی جہوٹہہ کو شرک
کی برابر شمار کیا اور فرمایا کہ پرہیز کرو تم بت پرستی سی اور پرہیز کرو تم جہوٹہہ بات کہنی سی

مین سیدہے راہ چلنے والے مسلمان ہو تم نہ شرک کرنیوالی مسئلہ رشوت دینیوالا اور رشوت کہانیوالا
دونون دوزخ مین ہونگے ظالم کی ظلم دفع کرنیکی واسطی رشوت دینی جایز ہی مسئلہ جو لوگ
قرآن کی خلاف حکم کرتی ہین حق تعالی نی اونکو کافر کہا اور تلاش کرنا حال مسئلونکا اونکی
بیان کرنیکی لیی حرام ہی مسئلہ آپسمین جب قضیہ فساد ہووی تو واجب ہے کہ شرع کیطرف
رجوع کرین اور شرع جسطرح پر حکم کری اگرچہ طبیعت کی خلاف ہو تبہی واجب ہے کہ اوس حکم
کو جی سے ہی قبول کرین کیونکہ شرع کی حکم کو برا ماننا کفر ہی اور اوسمین انکار شرع کا لازم آتا ہے
مسئلہ غرور اور فخر کرنا اپنی نفس کو اور دوسری سے بہتر گننا اور غیر کو حقیر جاننا حرام ہی حق تعالی
فرماتا ہی کہ اپنی جانونکو پاکی کی ساتہہ نسبت مت کرو بلکہ خدا جسکو چاہتا ہے اوسکو پاک کرتا ہی اور
اعتبار خاتمہ کا ہی اور خاتمہ معلوم نہین کہ کیا ہوگا حدیث مین آیا ہی حق تعالی نی بعضی لوگونکو
بہشتی لکہا ہی وہ تمام عمر کام دوزخ کا کرتی ہین اور آخر مین تایب ہوتی ہین اور کام بہشت کا کرتی ہین
اور بہشتی ہوتی ہین اور بعضی لوگونکو دوزخی لکہا ہی وہ ساری عمر کام بہشت کا کرتی ہین اخیر مین ازلی لکہا غالب
آتا ہی اور عمل دوزخ کا کرتی ہین دوزخی ہوتی ہین شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نی فرمایا
بیت مرا پیر دانای مرشد شہاب ٭ دو اندرز فرمود بر روی آب ٭ یکی آنکہ بر خویش خود بین
مباش ٭ دوم آنکہ بر غیر بد بین مباش مسئلہ ایک دوسری پر نسبت کا فخر کرنا اور مال اور
مزے کی زیادتی پر بڑائی کرنی حرام ہی کیونکہ عزت والا خدا کی نزدیک وہ شخص ہی جو بڑا متقی
ہی مسئلہ شطرنج یا تختہ نرد یا چوسر یا گنجفہ وغیرہ کی ساتہہ کہیلنا حرام ہی اور اگر اوسمین ہار جیت
پر مال دینی لینی کی شرط ہو تو وہ جوا اور حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہی اور اوسکی حرمت کی انکار
کرنیوالا کافر ہی اور کبوتر بازی کرنا اور مرغ وغیرہ لڑانا بہی حرام ہی مسئلہ خوجونسی خدمت لینی
مکروہ ہی مسئلہ بالونکو پیوند لگا کر لینا کرنا حرام ہی خصوصا جو لگاتا ہے اونکی بالونسی بڑا گناہ ہی
مسئلہ اذان کہنی پر اور امامت اور تعلیم قرآن اور فقہ اور انکی سوا اور عبادات پر مزدوری
لینی جایز نہین نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک دوسری اماموکی جایز ہی اور اس زمانہ مین فتوی
اس بات پر ہی کہ تعلیم قرآن وغیرہ پر اجرت لینی درست ہے مسئلہ نوحہ کرنی اور گانی پر اور انکی
سوا گناہ کی اور کامونپر اجرت لینی اور نر جانور کو مادی کی ساتہہ جفت کروانیکی اجرت لینی

ہی مسئلہ قاضیون اور مفتیون اور عالمون اور غازیونکو بیت المال سی روزینہ دینا چاہیے
موافق حاجت کی بدون شرط کی مسئلہ آزاد عورتکو بغیر محرم یا بغیر شوہر کی سفر کرنا درست
نہین [illegible] ولد کو درست ہے اور خالی مکانین غیر عورتنکی ساتھہ تنہا [illegible]
آزاد ہو خواہ لونڈی حرام ہی مسئلہ غلام اور لونڈی کو عذاب کرنا یا طوق اونکی گردن مین ڈالنا
حرام ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی وفات کیوقت اخیر کلام مین نماز کی لیئی اور غلام لونڈی کی ساتھہ
نیکی کرنیکی لیئی وصیت فرمائی پس چاہیی کہ اپنی غلام لونڈیکو جو آپ کہاوی سو کہلاوی او
جو آپ پہنی سو پہناوی اور اونکی طاقت سی زیادہ کام مین حکم نکری اور اگر کسی سخت کام
مین حکم کری تو چاہیی کہ آپ بہی اوسکی شریک ہووی مسئلہ جس غلام کا بہاگنی کا اندیشہ ہووے
اوسکی پاؤن مین بیڑی ڈالنی جایز ہی مسئلہ غلام کو مولیکی خدمت سی بہاگنا حرام ہی مسئلہ
داڑہی کترواکر ایک مشت سی کم کرنی حرام ہی اور داڑہی وغیرہ سی سفید بالونکو اوکہاڑنا مکروہ
ہی اور داڑہی چہوڑنی اور موچہ اور ناخن کتروانا اور بغل اور زیر ناف کی بال مٹانا سنت ہے
مسئلہ مرد اور عورتونکو ایک حمام مین داخل ہونا درست ہی اگر پردہ ہو اور ازار پہنی ہون
مسئلہ نیک کام مین حکم کرنا اور برے کامونکو منع کرنا واجب ہی پس اگر مقدور رکہتا ہو تو
ہاتہہ سی منع کری اور اگر ہاتہہ سی نہو سکی تو زبان سی اور اگر زبان سی نہو سکی یا زبان سی ہو سکتا ہے
لیکن اثر نہین کرتا ہی تو دل سی برا مانی اور صحبت اونکی ترک کری اور اگر اسقدر بہی نکیا تو اونکی
وبال مین شریک ہوگا دنیا اور آخرت مین مسئلہ دوست رکہنا خدا کی تابعدارونکو خدا کیواسطی
اور بغض رکہنا خدا کی دشمنونکو خدا کیواسطی فرض ہی مسئلہ جسپر کسی نی احسان کیا پس احسان
کرنیوالی کا احسان ماننا اور اوسکی احسانکا بدلا دینا مستحب ہی یا واجب اور احسانکا انکار کرنا اور
ناشکری کرنی برا گناہ ہی پیغمبر علیہ السلام نی فرمایا کہ جسنی بندیکا شکر نکیا اوسنی خدا کا شکر نکیا
مسئلہ علما اور صلحا کی مجلس مین بیٹہنا بہتر ہی اگر میسر ہو اور اگر میسر نہو تو گوشہ اختیار کرنا بہتر ہے
مسئلہ پیغمبر علیہ السلام پر درود بہیجنا بڑی کثرت سی مستحب ہی اور خدا کی ذکر اور پیغمبر کی درود
سی مجلس خالی رہنی مکروہ ہی مسئلہ مردونکو صورت بنانی عورتونکی اور عورتونکو صورت بنانی
مردونکی اور خواہ مرد ہون خواہ عورت اونکو صورت بنانی کافرون اور فاسقونکی حرام ہی مسئلہ

ماکول اللحم جانور کو بغیر غرض کہانیکی قتل کرنا حرام ہی اور موذی جانور کو قتل کرنا درست ہی مسئلہ
مسلمانکا حق مسلمان پر چہہ چیزین ہین بیمار کی عیادت کرنا جنازہ مین حاضر ہونا دعوت قبول کرنا سلام
علیک کرنا چہینکنی والیکو یرحمک اللہ کہنا لیکن جب وہ الحمد للہ کہی تب ورنہ اور بیٹہ پیچہی دونون
حال مین خیر خواہی کرنا مسئلہ چاہیی پیار رکہی مسلمانون کیواسطی جس چیز کو پسند رکہتا ہی اپنی
نفس کیواسطی اور ناپسند رکہی اونکی حق مین جس چیز کو ناپسند رکہتا ہی اپنی حق مین مسئلہ
سلام کا جواب دینا واجب ہی مسئلہ جانتو کبائر تین طور پر ہین ایک تو کفر کرنا کہ وہ سب
کبیرونسی بڑا کبیرہ ہی اور اوسکی قریب ہے گناہ مین عقاید باطلہ جیسی کہ عقاید رافضی وغیرہ
حقوق بندونکا ہلاک کرنا یعنی ظلم کرنا مسلمانونکی مال پر اور خون کرنا اور بی عزت کرنا حق
حقوق اپنا بخشیگا اور حقوق بندونکا نہ بخشیگا امام بغوی نی انس رضی اللہ عنہ سی روایت کی
رسول علیہ السلام نی فرمایا کہ قیامت کی دن عرش کی جانب سی پکارنیوالا پکاریگا کہ ای
امت محمد کی حق تعالی نی تم ساری مومن مردون ور مومن عورتونکو بخشدیا تم ہی سب اپسمین
حقوق ایک دوسریکا بخشو اور بہشت مین داخل ہو حافظ نی فرمایا بیت مباش در پی آزار
ہرچہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست ۰ یعنی کوئی گناہ برابر اس گناہ
کی نہین تیسرا قصور کرنا خاص خدا کی حقوق مین یعنی اوسکی بندگی بجا نہ لانی پس جتنی کبائر حدیثون
مین آئی ہین اونکو ایک ایک کرکی شمار کرتا ہون شرک کرنا ماباپ کی نافرمانی کرنا کسی کو
ناحق مار ڈالنا جہوٹہی قسم کہانا جہوٹہی گواہی دینا اور خاوندوالی عورتونکو زنا کی تہمت کرنا اور یتیم
کا مال کہانا اور سود کہانا اور دو چند کافرون کی لڑائی سی بہاگنا اور جادو کرنا اور اولاد کو
قتل کرنا جسطرح کفار لڑکیونکو قتل کرتی تہی اور زنا کرنا خصوصا ہمسائیکی عورتسی حدیث
مین آیا ہی کہ دس عورتکی ساتہہ زنا کرنا کمتر ہی یعنی گناہ اوسکا بہت کم ہی بہ نسبت اوسکی کہ
زنا کری ہمسائیکی عورتکی ساتہہ اور چوری کرنا اور راہ لوٹنا کہ یہہ لڑائی کرنی ہی خدا اور
رسول کی ساتہہ اور امام عادل سی بغاوت کرنا اور حدیث مین آیا ہی کہ بڑا گناہ کبیرہ
کہ کوئی شخص اپنی ماباپ کو گالی دیوی عرض کیا صحابہ نی کہ ماباپ کو کوئی کیونکر گالی دیگا
فرمایا کہ جب دوسری کی ماباپکو گالی دیگا تو وہ اسکی ماباپ کو گالی دیگا مسئلہ فاسق کی تعریف

کرنی حرام ہی حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی ویسپر غضبناک ہوتا ہی اور عرش ویکی سبب سے کانپتا ہے
مسئلہ اگر کسی نے کسی پر لعنت کی بس جسپر لعنت کی اگر وہ لائق لعنت کے نہین ہی تو وہ لعنت اوس
لعنت کرنیوالی پر پہر آتی ہی ف حدیث مین آیا کہ منافق کی علامتین چار ہین جہوٹ بولنا اور
وعدہ خلافی کرنا اور امانت مین خیانت کرنا اور قول دیکر پہر دغا کرنا اور جہگڑی کی وقت گالی دینا
مسئلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شریک مت کر خدا کی ساتھہ اگرچہ قتل کیا جاوی
اور جلایا جاوی تو اور نافرمانی ماباپکی مت کر اگرچہ حکم کرین تجکو کہ چہوڑ دی اپنی جورو اور
اولاد اور مال کو **مسئلہ** خاوند کا حق عورت پر اسقدر ہی کہ رسول علیہ السلام نی فرمایا کہ اگر
خدا کی سوا اور کسی کے واسطی سجدہ کرنا جایز ہوتا تو عورتونکو مین حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کری اگر شوہر عورت
کو حکم کری زرد پہاڑ کی پتہر اوٹہا کر سیاہ پہاڑ مین اور سیاہ پہاڑ کی پتہر سفید پہاڑ مین
پہنچاوی پس عورتکو چاہیی کہ اوسیطرح کری **مسئلہ** حدیث مین آیا کہ تم مین سب سے وہ آدمی بہتر ہی
کہ اپنی بی بی کی ساتھہ خوب سلوک کری اور مین اپنی بی بیونکی حق مین خوب ہون مین اور عورت
بائین پسلی سی پیدا کی گئی راست ہونا ممکن نہین پس اونکی کجی پر صبر کرنا چاہیی اور نیکی چاہئے
کرنی اور چاہیی کہ عورتکو دشمن نہ بنا رکہی اگر راضی نہو تو طلاق دیوی **مسئلہ** گناہ صغیرہ کو ہلکا
جانکر ہمیشہ کرنی سی گناہ کبیرہ ہوتا ہی اور جو قطعی صغیرہ گناہ ہی اوسکو حلال جاننا کفر ہی
بخاری نی انس رضی اللہ عنہ سی روایت کی کہ فرمایا انس نی کہ بہت کامونکو تم سب
کرتی ہو اور اونکو بال سی باریک اور سہل زیادہ جانتی ہو اور ہم سب اونکامونکو رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین ہلاک کرنیوالی چیزونمین سی جانتی تہی ف شرع مین باتین
بہت ہین تہوڑی تہوڑی کتابین اون باتون سی پڑہین کفایت کیقدر اور اورونمین لکہی
گئی زیادہ ہین سی اگر حاجت پڑی تو عالمون کی طرف رجوع کرنا ہوسکتا ہی

کتاب الاحسان والتصوف

جاننا چاہئے نیک بخت کری تجکو اللہ تعالی یہہ ساری مسائل جو مذکور ہوی ایمان اور اسلام
اور شریعت کی صورتین ہین یعنی شرع کی ظاہری احکام ہین اور شریعت کی حقیقت اور
مغز درویشونکی خدمتونمین تلاش کرنی چاہیی اور یون لکہا چاہیی کہ حقیقت شریعت سے ا

خلاف ہی یہہ بات جاہلونکی ہی اور اس طور پر کہنا کفر ہی بلکہ یہی شریعت ہی اولیاء اللہ کے
خدمت مین اور رنگ پیدا کرتی ہی یعنی دل جب علاقہ جسمی اور علاقہ علمی اور اللہ کی سوا
جتنی علاقی ہین سب سی پاک ہوجاتا ہی اور نفس کی برائیان دور ہوکر نفس مطمئنہ ہوجاتا ہی
اور خدا کی بندگی مین خلوص پیدا ہوجاتا ہی پس یہی شریعت اوسکی حق مین مغز ہوجاتی
ہی اور اوسکی نماز خدا کی نزدیک اور علاقہ بہم پہنچاتی ہی ایک دو رکعت اوسکی اورونکی
لاکھہ رکعت سی بہتر ہوتی ہی اور یہی حال اوسکی صوم صدقے وغیرہ کا ہی ہوتا ہی رسول
علیہ السلام نی فرمایا کہ اگر تم سب احد کی پہاڑ کی مانند سونا خدا کی راہ مین خرچ کرو گے
ایک سیر یا آدھ سیر جو کی برابر نہوگا جو صحابہ نی خدا کی راہ مین دی ہین یہہ فرق انکی
قوت ایمان اور اخلاص کی سبب سی تہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی باطنی نور کو در و تشنیع
سینی سی چاہیے ڈھونڈہنا اور اوسی نور سی اپنی سینی کو چاہیے روشن کرنا تا ہر نیک و
بد صحیح فراست سے دریافت ہوجاوے قرآن شریف مین لی متقی کو فرمایا اور حدیث مین فرمایا
کہ علامت اولیاء اللہ کی وہ ہی کہ اونکی صحبت سی خدا یاد آوی یعنی اونکی صحبت سے
محبت دنیا کی کم ہوجاوی اور محبت خدا کی زیادہ ہووے لیکن جو آدمی متقی نہین ہوتا ہی
ولی نہین ہوتا ہے مولانا روم نے فرمایا بیت ای بسا ابلیس آدم روی ہست پس بہر دستی نباید داد
دست رباعی با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ؛ وز تو نرمید صحبت آب و گلت ؛ زنہار ز صحبتش گریزان
میباش ؛ ورنہ نکند روح عزیزان بحلت ؛ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

خاتمہ

کلمات کفر اور بدعت کی بیان مین دستور القضاۃ مین خلاصہ سی نقل کیا کہ ایک مسئلے مین اگر
کئی وجہ کفر کی ہون اور ایک وجہ کفر کی نہو تو فتوی کفر پر نہ چاہیے دینا شیخین کو یعنی ابو بکر
اور عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنی سی کافر ہوتا ہی اور علی کرم اللہ وجہہ کو اندو نون پر فضیلت دینے
سی کافر نہوگا پر بدعتی کہلاویگا خدا کی دیدار سی انکار کرنی سی کافر ہوتا ہی ایسیہون کہنا
کہ خدا کا جسم ہی اور ہاتھہ پاؤن ہین یہہ کفر ہی اگر کفر کی کلمہ اپنی اختیار سی کہیگا اور نہین
جانتا ہی کہ یہہ کلمہ کفر کا ہی کافر ہوگا نزدیک اکثر علما کی اور نہ جاننی کا عذر قبول نہوگا اگر

[illegible] کا بدون قصد کی زبان سی نکل آوی تو کافر ہوگا اگر ارادہ کیا کافر ہوگا ایک مدت دراز
[illegible] کافر ہو جاویگا اگر قطعی حرام کو حلال یا قطعی حلال کو حرام کہیگا یا [illegible]
[illegible] اگر گوشت مردار کا بیچتا ہی اور کہی کہ یہہ گوشت مردا[illegible]
گوشت [illegible] ہوگا اگر ایک مرد نی دوسری سی کہا کہ تو [illegible]
اگر وہ کہی [illegible] ہین محمد بن فضل کی نزدیک یہہ ہی کہ اگر [illegible]
انکار کریگا تو کافر ہوگا نہین تو نہین اگر کہی کہ وہ شخص اگر خدا ہوگا تو [illegible]
لونگا کافر ہوگا اگر کہی کہ خدا تیری مقابلہ مین کفایت نہین کرتا ہی مین تیری ساتہہ کیونکر
کفایت کرونگا تو کافر ہوگا اگر یون کہی کہ آسمان پر میرا خدا ہی اور زمین پر تو ہی کافر ہوگا
اگر کسیکا لڑکا مر جاوی اور وہ کہی کہ خدا اسکا محتاج تہا کافر ہوگا اور اگر دوسرا کوئی کہی کہ خدا نے
تجہہ پر ظلم کیا پس یہہ شخص کافر ہوگا اگر کوئی کسی پر ظلم کری اور مظلوم کہی کہ ای خدا تو اوسی مت
قبول کر اگر تو قبول کریگا تو مین نہ قبول کرونگا کافر ہوگا اگر کوئی کہی کہ مین عذاب اور ثواب
سی بیزار ہون کافر ہوگا اگر کوئی بدون گواہ کی نکاح کری اور کہی کہ خدا اور رسول کو گواہ
کیا مینی یا کہی کہ فرشتونکو گواہ کیا مین نی کافر ہوگا اور مجمع النوازل مین لکہا کہ اگر کہا کہ داہنی
بائین فرشتونکو گواہ کیا مین نی تو کافر ہوگا اگر کسی جانور نی آواز کی پس کہا کہ مریض مریگا یا کہا
کہ غلہ مہنگا ہوگا یا کسی جانور نی آواز کی پس سفر سی پہرا یعنی گہر سی نکلا تہا سفر کی قصد سی
جانا موقوف کیا اس شخص کی کفر مین اختلاف ہی اگر کہی کہ خدا جانتا ہی کہ مین ہمیشہ تجکو یاد کرتا
ہون [illegible] کافر ہوگا اگر کہی کہ خدا جانتا ہی کہ تیری خوشی اور غمی مین ایسا
[illegible] ہی اور غمی مین ہون اسصورت مین ہی بعضی نی کہا کہ کافر ہوگا اور
بعضی نی کہا [illegible] نیکی اور بدی مین اپنی جان اور مال سی اسطرح حاضر رہتا ہی کہ
[illegible] حد رہتا ہی تو کافر ہوگا اگر کہی کہ قسم خدا اور تیری پاؤنکی کافر ہوگا
اگر کہی کہ روزی خدا کی طرف سی ہی لیکن بندی سی ڈہونڈ لینا چاہیی تو کافر ہوگا اگر کہی کہ فلانا
اگر نبی ہوگا اوسپر ایمان نہین لاونگا یا کہی کہ اگر خدا مجکو نماز کا حکم کریگا مین تو بہی نماز نہ پڑہونگا
یا کہی کہ اگر قبلہ اوسطرف ہوگا تو نماز نہ پڑہونگا کافر ہوگا اگر کسی پیغمبر کی اہانت کی تو کافر ہوگا

اگر کوئی کہی کہ آدم علیہ السلام کپڑا بنتی تہی دوسرا کوئی کہی پس ہم سارے جولاہے ہین کافر ہوگا
اگر کوئی کہی کہ آدم علیہ السلام اگر گیہون نکہاتی تو ہم سب بدبخت نہوتی کافر ہوگا اگر کسی نی
کہا کہ پیغمبر علیہ السلام ایسا کرتی تہی دوسرا کہی کہ یہہ بی ادبی ہی کافر ہوگا اگر کسی نی کہا کہ ناخن
ترشوانا سنت ہی دوسرا کہی اگرچہ سنت ہے مگر مین نہ ترشونگا کافر ہوگا اور اگر کہی کہ سنت کیا
کام آویگا کافر ہوگا اگر کوئی امر معروف کرتا ہی دوسرا اوسکی قبلہ ذکرنیکی واسطی کہی کہ یہہ کیا
شور و غل تمنی مچایا کافر ہوگا فتاوی سمرقندیہ مین لکہا ہی کہ قرض مانگنی والا اگر کہی کہ اگر وہ
جہانگا خدا ہی تو بہی اوسی مین اپنا قرض لی آونگا کافر ہوگا اور اگر یون کہی کہ اگر وہ پیغمبر ہی
تو بہی لی آونگا کافر ہوگا اگر کسی نی کہا کہ حکم خدا کا اسیطرح ہی دوسرا کہی کہ مین بی حکمی کو
کیا جانتا ہون کافر ہوگا اگر کوئی شخص فتوی دیکہہ کر کہی کہ یہہ کتاب ایک [illegible] تو کی
فتوی لایا اگر شریعت کو سبک جانکر کہا تو کافر ہوگا اگر کسی نی کہا کہ حکم شرع کا ایسا ہے
دوسرے نی اوسکو رد کیا اور کہا کہ تو دیکہتا رہ شریعت کو کافر ہوگا اگر کسی نی کہا کہ فلانی آدمی
کی ساتہہ صلح کر اوسنی کہا کہ بت کو سجدہ کرونگا لیکن وسی صلح نکرونگا کافر ہوگا کیون منظور
اوسکا یہہ ہی کہ بت کو سجدہ کرنی سی بہی زیادہ بدہی اوسکی ساتہہ صلح کرنی اگر کوئی شخص
فاسق متقی کو کہی کہ آو مسلمانی کی سیر کرو اور اشارہ کری فساق کی مجلس کی طرف تو کافر
ہوگا اگر کسی شراب خور نی کہا کہ خوش رہی وہ آدمی کہ خوش رہتا ہے ہماری خوشی پر اوسیطرح جا
نی کہا وہ کافر ہوا اگر کوئی عورت کہی کہ لعنت ہے دانشمند شوہر پر تو کافر ہوگی اگر کسی نی
کہا کہ جب تک حرام مجکو ملی حلال کی گرد کیون پہرون مین کافر ہوگا اگر کوئی بیماری کی حالت
مین کہی کہ اگر چاہی تو مجکو مسلمان مار چاہی تو کافر مار کافر ہوگا فتاوی بزازیہ مین لکہا کہ اگر کسی
نی کہا روزی مجپر کشادہ کر یا کہا کہ مجپر ظلم مت کر ابو النصر نی توقف کیا اوسکی کفر مین ظاہر یہہ ہی
کہ کافر ہوگا کسواسطی کہ خدا پر ظلم کا اعتقاد کرنا کفر ہی ایک نی اذان کہی اگر دوسرا کہی کہ تو نی جہوٹہہ
کہا کافر ہوگا اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عیب کریگا اور موی مبارک کو حقارت سی موئک کہیگا
تو کافر ہوگا اگر کوئی ظالم بادشاہ کو عادل کہی امام ابو منصور ماتریدی نی کہا کہ کافر ہوگا اور
امام ابو القاسم نی کہا کہ کافر نہوگا اس لئی کہ البتہ کبہی اوسنی عدل کیا ہوگا حمادیہ اور سراجیہ مین

کہا کہ اگر کوئی اعتقاد کری کہ خراج وغیرہ جو بادشاہ کی خزانہ مین ہین یہہ سب بادشاہ کی ملک ہین
کافر ہوگا اور سراجی مین لکہا کہ اگر کوئی کہی کہ تو علم غیب کہتا ہی وہ کہی کہ ہان تو کافر ہوگا اگر
کوئی کہی کہ اگر خدا بغیر تیری مجکو بہشت مین لیجاوی تو مجہی بہشت منظور نہین اسکی کفر مین اختلاف ہے
صحیح یہہ ہی کہ کافر ہوگا اگر کسی نی کہا کہ مین مسلمان ہون دوسرا کہی کہ تجہپر اور تیری مسلمانی پر لعنت
کافر ہوگا اور جامع الفتاوی مین لکہا کہ اظہر وہ ہی کہ کافر نہوگا سراجیہ مین لکہا کہ اگر کسی نی کہا کہ
اگر فرشتی اور پیغمبر سب گواہی دیوین کہ تیری پاس چاندی نہین ہی تو بہی یقین نکرونگا کافر ہوگا
اگر ایک شخص نی دوسری سی کہا کہ اتنی کافر اور وہ کہی کہ اگر مین ایسا ہوتا تو تیری ساتہہ خلا ملا کرتا
بعضی نی کہا کہ کافر ہوگا اور بعضی نی کہا نہوگا اگر کہی کہ کافر ہونا بہتر ہی تیری ساتہہ رہنی سی کافر ہوگا
کہ تنہ واسطی کہ مراد اوسکی کیا ہی دور رہنا اوسی اگر کوئی شخص کسی سی کہی کہ نماز پڑہ وہ کہی کہ اتنی مدت
تو نی نماز پڑہی کیا حاصل کیا یا یون کہی کہ اتنی مدت نماز پڑہی کیا حاصل کیا یعنی کافر ہوگا اگر کوئی کسی
سی کہی کہ کیا کافر ہوگیا تو وہ جواب دیوی کہ تو اپنی نزدیک ہمکو کافر جان لیا کر کافر ہوگا اگر کہی کہ
میری نزدیک یہہ عورت خدا سی زیادہ پیاری ہی کافر ہوگا لازم ہی توبہ کری پہر اوس عورت سی نکاح پڑہ
لیوی اگر کوئی کافر کسی مسلمان سی کہی کہ مجکو مسلمانی بتلا تاکہ تیری نزدیک مین مسلمان ہو جاؤن
اگر مسلمان نہی کہ تو توقف کر جب تک فلانا عالم یا فلانی قاضی کی پاس جاوی کہ وہ تجکو بتلاوین پس
اوس وقت تک اوسکی نزدیک مسلمان ہونا اسکی کفر مین اختلاف ہے صحیح وہ ہی کہ کافر نہوگا اور اگر کوئی واعظ
کہی تو توقف کر کہ فلانی دن واعظ کی مجلس مین تو مسلمان ہونا اسوقت مین فتوی یہہ ہی کہ واعظ کافر
ہوگا اگر کہی کہ [illegible] تعالی نماز روزی جلدی اوٹہاوی کافر ہوگا اگر کہی کہ کتنی دن نماز پڑہونگا
تا جاوی [illegible] کافر ہوگا اگر کہی کہ کام عقلمندونکا ہی وہی اور کام کافرونکا ہی یعنی دونونکا
[illegible] اور اگر اوس کام کا اشارہ کسی عالم معین کیطرف کریگا تو کافر ہوگا دعا مانگنی مین
[illegible] کہا کہ الہی تو اپنی رحمت مجہسی دریغ مت رکہہ یہہ لفظ الفاظ کفر مین سی ہی اگر کوئی شخص کسی عورت سی
کہی کہ تو مرتد ہوجا اسواسطی کہ تو اپنی شوہر سی جدا ہو جاویگی کہنی والا کافر ہوگا کفر پر راضی ہونا خواہ اپنی خواہ غیر کی
لیئی کفر ہی صحیح وہ ہی کہ اگر کفر کو برا جانتا ہی لیکن چاہتا ہی کہ دشمن اپنا کافر ہوجاوی اس چاہنی پر
یہہ چاہنی والا کافر نہوگا اگر کوئی شخص شراب پینی کی مجلس مین بلند جگہہ پہ واعظونکی مانند بیٹہہ کر ہنسی کی

باتین کری اور ساری اہل مجلس اون باتوں سی ہنسین اور خوش ہوین تو وہ سب کافر ہو وینگی اگر کوئی
شخص آرزو کری اور کہی کہ اگر زنا یا ظلم یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کیا خوب ہوتا کافر ہوگا اگر کوئی آرزو
کری اور کہی کہ شراب حلال ہوتی یا روزہ مہینی رمضان کا فرض نہوتا کیا خوب ہوتا کافر نہوگا اگر کوئی
کہی کہ خدا جانتا ہی کہ یہہ کام مین نی نہین کیا اور حال یہہ ہی کہ اوسنی کیا ہی پس اسکی کفر مین دو قول
ہین قول صحیح یہہ ہی کہ کافر ہوگا اور امام سرخسی سی منقول ہی کہ اگر قسم کہا نیوالا اعتقاد رکہتا ہی کہ
اس کلام مین جہوٹہہ بولنا کفر ہی اوسصورت مین وہ کافر ہوگا اور اگر اعتقاد نہین رکہتا ہی تو نہوگا
حسام الدین کا فتوی امام سرخسی کی قول پر ہی امام طحاوی نی کہا کہ مومن ایمان سی خارج نہو
مگر جب انکار کریگا اوس چیز کا کہ جسپر ایمان لانا واجب ہی امام ناصر الدین نی کہا کہ جس چیز کو اختیار
کرنی سی یقیناً مرتد ہوجاتا ہے اوس چیز کی ظاہر ہونی سی حکم ردت کا کیا جائیگا اور جس چیز کی اختیار کرنی
سی مرتد ہونی مین شک ہووی اوس امر کی ظاہر ہونی سی مرتد کا حکم نہ چاہئی کرنا کیونکہ امر یقینی زائل
نہین ہوتا شک کے سببسے اور حال یہہ ہی کہ اسلام غالب رہتا ہی مغلوب نہین ہوتا ہے مسلمانکو کافر
کہنی کا فتوی جلدی نچاہئی دینا کیونکہ کفار کی اکراہ سی جسنی کلمہ کفر کا کہا علمانی اوسپر ہی حکم کفر کا
نہین فرمایا بلکہ فرمائی کہ ایمان اوسکا قایم ہی تاتارخانیہ مین ینابیع سی نقل کیا کہ ابوحنیفہ نی کہا کہ
جبتک کفر پر اعتقاد نکریگا کافر نہوگا محیط اور ذخیرہ مین لکہا ہی کہ مسلمان کافر نہین ہوتا مگر
جسوقت کفر کا قصد کریگا کافر ہوگا مضمرات مین نصاب الاحتساب اور جامع اصغر سی نقل کیا کہ اگر کسی نی
کلمہ کفر کا قصداً کہا لیکن اعتقاد کفر پر نہین رکہتا ہی علمانی کہا کہ کافر نہوگا کیونکہ کفر اعتقاد سی علاقہ رکہتا ہے
اور اوسکو کفر پر اعتقاد نہین ہے اور بعضی نی کہا کہ کافر ہوگا اگر کوئی جاہل کفر کا کلمہ کہی اور جانتا نہین کہ یہہ کلمہ کفر کا
ہی بعض علمانی کہا کہ کافر نہوگا نہ جاننی کی سببسے اور بعضی نی کہا کہ کافر ہوگا کیونکہ جہل عذر نہین مستفتی سی [illegible]
کہ جورو خاوند دونین سی ایک کے مرتد ہونی کی ساتہہ فی الحال نکاح ٹوٹ جاتا ہے قاضی کی حکم پر موقوف رہتا
نہین اگر کسی نے آتش پرستونکی مانند ٹوپی پہنی یا ہندوونکی مانند لباس پہنا بعضی علمانے کہا کہ کافر ہوگا اور بعضے
نی کہا نہوگا اور بعضی متاخرین نی کہا کہ ضرورت کی سببسے ہے تو کافر نہوگا اگر زنار باندہا اسصورت مین فقیہ
ابوجعفر کہتی ہین کہ اگر کفار کی ہاتہہ سی خلاصی پانیکی لیئ باندہا ہوگا تو کافر نہوگا اور اگر تجارت کی فایدہ
کیواسطی باندہا ہوگا تو کافر ہوگا جب مجوس نوروز کیدن جمع ہووین یا ہنود دیوالی اور ہولی کیدن جمع ہووین

اوسوقت اگر کوئی مسلمان کہی کہ ان لوگون نی کیا اچہی سیرت رکہی ہی کافر ہوگا جمع النوازل مین لکہا
کہ اگر کوئی مرد گناہ کری خواہ صغیرہ ہو خواہ کبیرہ پس دوسرا شخص کہی کہ توبہ کر اور وہ کہی کہ کیا کیا ہی جو
توبہ کرون کافر ہوگا اگر حرام مال سی صدقہ کیا اور ثواب کی امید کہی تو کافر ہوگا صدقہ لینی والا اگر
جانتا ہی کہ صدقہ حرام مال کا ہی باوجود جاننی کی اگر دعا کری اور صدقہ دینی والا آمین کہی تو
دونون کافر ہوجائینگی کوئی فاسق شراب پیتا تہا اوس حالت مین اوسکی قرابتی آئی اور دراہم اوسپر
تصدق کیئی یا سب نی اوسکو مبارکبادی دی ان دونو صورتون مین وہ سب کافر ہوئی اپنی عورت
سی بواطت حلال سمجہنی سی کافر ہوگا اجنبی عورت کی ساتہہ حلال جاننی سی کافر ہوگا حیض کی
حالت مین وطی حلال جاننا کفر ہی اور استبرائی حال مین حلال جاننا بدعت ہی خسروانی مین لکہا ہی
کہ ایک مرد اگر بلند جگہہ پر بیٹہہ جاوی اور لوگ ہنسی کی راہ سی اوسی مسایل پوچہین اور وہ بطریق
ہنسی کی جواب دیوی تو دونو کافر ہوجاوینگی دینی علوم کی ساتہہ ہنسی کرنی کفر ہی ہنسی کرنیوالا چاہی
بلندی پر بیٹہا ہو یا پستی مین اگر کہی کہ مجلس علم کی مجلس سی کیا کام یا کہی کہ جن باتونکو علما کہتی
اونکو کون کر سکتا ہی یا کہی کہ مین عالمونکی حیلہ کا منکر ہون کافر ہوگا اگر کہی کہ زر چاہیئی علم کیا کام
آویگا کافر ہوگا اگر کہی کہ ان علمونکو کون سیکہی یہہ تو کہانیان ہین یا یون کہی کہ یہہ تو مکر و
فریب ہین کافر ہوگا اگر ایک شخص کہی کہ چل شرع کیطرف دوسرا کہی کہ پیادہ لی آ کافر ہوگا
اور اگر کہی کہ چل قاضی کی پاس وہ کہی کہ پیادہ لی آ کافر ہوگا اگر کوئی کسی سی کہی کہ نماز جماعت
کی ساتہہ پڑہ وہ کہی کہ ان الصلوة تنہا کافر ہوگا کیونکہ آیت قرآن کی ہی کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ
تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنْكَرِ جسکی معنی منع کی ہین اوسنی ہنسی کیلی کی معنی مراد لیا اور ہنسی کرلی
قرآن کی آیت کی ساتہہ کفر ہی اگر کوئی قرآن کی آیت پیالی مین رکہہ کر پیالیکو پر کری کہی
كَاْسًا دِهَاقًا کافر ہوگا ویک مین جو کچہہ باقی رہ جائی اوسپر اگر کہی وَالْبٰقِيٰتُ
الصّٰلِحٰتُ کافر ہوگا اگر کوئی بسم اللہ کہہ کر شراب پیوی یا زنا کری تو کافر ہوگا اگر بسم اللہ کہہ کر حرام کہاوی
ایسی صورتون مین بہی کافر ہوگا اگر رمضان آوی اور کہی کہ کیا بیچ سر آیا کافر ہوگا اگر کوئی کسی سی کہی کہ چل فلانیکو
امر معروف کرین پس اگر جواب دیوی کہ اوسنی میرا کیا کیا ہی کہ مین اوسکو امر معروف کرون کافر ہوگا کوئی مرد
اگر تصدیق کری کہ میرا زر دنیا مین دیکہو نکہ آخرت مین نہوگا اگر وہ جواب دیوی کہ وس ... اوری آخرت

مجھسے لینا دین مین وہ نگا کافر ہوگا بادشاہ کو اگر سجدہ عبادت کا کریگا بالاتفاق کافر ہوگا اور اگر جسطرح سلام تحیہ کا
کرتی ہین اسیطرح اگر سجدہ تحیہ کا کریگا تو علما کو اوسمین اختلاف ہی ظہیریہ مین لکھا ہی کہ کافر نہوگا اور یہی شرح
فواید الدرایہ مین لکھا کہ سجدہ کرنا نہین جایز ہی بالاجماع لیکن خدمت کرتی دوسری وضع سی مثلاً کھڑا رہنا
بادشاہ کی روبرو یا ہاتھہ چومنا یا پیٹھہ جھکانا جایز ہی جو کوئی بتونکی نام پر یا کسی جگہہ پر یا دریا اور کنوا چشمہ وغیرہ
پر ذبح کریگا پس وہ ذبح کرنیوالا مشرک ہوگا اور اوسکی عورت اوسکے نکاح سی نکل جائیگی اور وہ جانور ذبح کیا ہوا
مردار ہوگا دستور القضاۃ مین امام زاہد ابو بکر سی نقل کیا کہ جو شخص کافرونکی عید کیدن جیسا کہ مجوسکی نوروز
مین اوسیطرح غیرہ ونکی ہولی اور دیوالی اور دسہرہ مین جاوے اور کافرونکی ساتھہ بازی مین شریک ہووے تو
وہ کافر ہوگا یا اسکا ایمان قبول نہین اور یا اسکی توبہ قبول ہوتی ہی یا نہین اسمین اختلاف ہے صحیح قول وہ
ہی کہ قبول ہوتی ہی شرح مقاصد مین لکھا ہی کہ جو شخص انکار کرتا ہی عالم کی حدوث کا یا انکار کرتا ہی
حشر جسمونکی ساتھہ ہونیکا یا کہتا ہی کہ حق تعالی کو علم جزئیات کا نہین اور انکی مانند جو ضروریات دین
کی ہین اونہین انکار کرتا ہی پس وہ شخص کافر ہی بالاتفاق جنکی عقیدی سنت و جماعت کے برخلاف
ہین مثل روافض اور خوارج اور معتزلہ اور غیر انکی جو فرقی باطلہ ہین کہ دعوی اسلام کی کرتی ہین
اونکی کفر مین اختلاف ہے منتقے مین ابو حنیفہ سی روایت ہے کہ کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتا ہون مین
اور ابو اسحاق اسفرائنی نی کہا کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر جانتا ہی مین بہی اوسکو کافر جانتا ہون
اور جو کوئی کافر نہین جانتا ہے مین بہی اوسکو کافر نہین جانتا ہون علامہ علم الہدی نی بحر المحیط مین
کہا کہ جو ملعون پیغمبر علیہ السلام کو گالی دیوی یا اہانت کری یا اونکی دین کی امور مین سی کسی
امر مین یا اونکی صورت مبارک مین یا اونکی اوصاف مین سی کسی وصف مین عیب کری اگرچہ وہ لوگ
کی اہسی ہو خواہ وہ آدمی مسلمان ہو خواہ ذمی خواہ حربی وہ کافر ہی اوسکو قتل کرنا واجب ہے
توبہ اوسکے قبول نہین اجماع امت اسبات پر ہین کہ نبیون مین سی کسی نبی کو
نبی ہو اونکی جناب مین بی ادبی کرنا اور اونکو خفیف جاننا کفر ہی بی ادبی کرنیوالا کافر ہوگا خواہ حلال
جانکی بی ادبی کی ہی یا حرام جانکی روافض جو کہتی ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی دشمنونکی
خوف سی خدا کی بعض احکام کو نہین پہنچایا یہہ کفر ہی

نقشہ سایۂ اصلی

اس جدول مین احوال مقدار ہر ماہ کی سایۂ اصلی کا اور اوقات نماز کا اور مقدار شفق اور صبح صادق کا لکھا گیا ہی اول اسکی اصطلاحات معلوم کرنا چاہیے قدم سایہ دقیقہ کا ہوتا ہے اور ایک دقیقہ ساٹھ انگل کا اور انگل کا مقدار یہہ ہے کہ اوسمین گیارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکین اور ایک گھڑی ساٹھ پل کی ہوتی ہی اور ایک پل ساٹھ ذرہ کا اور ایک ذرہ ساٹھ ریزہ کا اور ریزہ بقدر دو حرف کھینچنے کی ہوتا ہی جیسے کہیں اَن اور ذرہ اسقدر ہوتا ہی کہ اوسمین ایک حرف لکھہ سکین اور بعضون نے کہا ہی کہ پل وہ ہی جسمین چہار بار لفظ اللہ کا کہہ سکین یہہ جدول میرزا خیر اللہ منجم نے حسب افق دار الخلافہ دہلی لکھی ہی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی پسندیدہ ہی

نام ماہ	[illegible]	سایۂ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
حمل چیت ۱	۴ گھڑی ۲۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۵ گھڑی	۱۰ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۲۳ پل	۱۷ قدم ۱۹ دقیقہ	۴ گھڑی ۴ پل
ثور بیساکھ ۳۱	۳ گھڑی ۲۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۴ پل	۹ قدم ۱۰ دقیقہ	۷ گھڑی ۹ پل	۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ	۴ گھڑی ۲۹ پل
جوزا جیٹھ ۳۲	۳ گھڑی ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۷ گھڑی ۵۶ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۸ گھڑی ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۴ گھڑی ۵ پل
سرطان اساڑھ ۳۱	۴ گھڑی ۶۰ پل	۳۸ دقیقہ	۱۷ گھڑی ۱۵ پل	۸ قدم ۳۸ دقیقہ	۸ گھڑی ۲۸ پل	۱۴ قدم ۳۸ دقیقہ	۵ گھڑی ۱۱ پل
اسد ساون ۳۱	۳ گھڑی ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۱۵ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۸ گھڑی ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۴ گھڑی ۵۷ پل
سنبلہ بھادون ۳۱	۳ گھڑی ۳۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۴ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۷ گھڑی ۹ پل	۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ	۴ گھڑی ۹ پل
میزان اسوج ۳۲	۴ گھڑی ۲۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۵ گھڑی	۱۲ قدم ۵۹ دقیقہ	۶ گھڑی ۲۳ پل	۱۷ قدم ۴۹ دقیقہ	۴ گھڑی ۶ پل
عقرب کاتک ۳۰	۴ گھڑی ۳۲ پل	۵ قدم ۴۵ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۴۶ پل	۱۲ قدم ۴۵ دقیقہ	۵ گھڑی ۴۵ پل	۱۹ قدم ۴۵ دقیقہ	۳ گھڑی ۴۵ پل
قوس پوس ۲۹	۳ گھڑی ۳۶ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۴ پل	۱۵ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۴۰ پل	۲۲ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۱ پل
جدی پوہ ۵ ۲۹	۲ گھڑی ۴ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۱۲ گھڑی ۳ پل	۱۷ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۳۶ پل	۱۳ قدم ۱ دقیقہ	۲ گھڑی ۵۱ پل
دلو ماہ ۳۰	۳ گھڑی ۳۶ پل	۵ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۴۰ پل	۱۵ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۴ پل	۱۲ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۱ پل
حوت پھاگن ۳۰	۳ گھڑی ۲۷ پل	۵ قدم ۵۴ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۵۷ پل	۱۲ قدم ۵۴ دقیقہ	۵ گھڑی ۵۴ پل	۱۹ قدم ۵۴ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۴ پل